

خزانہ کرامات

حصہ اول

مصنف

جناب گوسائیں سوامی دیبال جی۔ ایس والی سیمائیر مالک کارخانہ راجیوگ

حسن ابدال پنجاب

جملہ حقوق محفوظ ہیں

۱۹۱۱ء

خسب فرائیش لالہ ناتول اگر وال سابق مالک قیصر نند پریس لودیانہ

مطبع بلالی سٹیم پریس ساڈھوہ ضلع انبالہ

فند خوشی کی امید

میں یہ ناچیز شخص اپنی بزرگوارہ جناب سترانی بی منت
صاحبہ رکن اعظم تقیہ و فیکل سوسائٹی مدراس و
بانی مسابانی سنٹرل ہندو کالج بنارس کی نذر کرتا ہوں
کیونکہ آپ ہماری پراچین یوگ اور برہم و دیاسکے
پرچار میں ہر طرح کوشاں ہیں

شباباں چہ عجب کرنواز نگہدارا

سوامی دیوال

مفتاح المغالیق

۳۵

ایک لکھت ہی ناواب
قدیم قلمی کتاب کی بکھر

۳۵

(فارسی)

تالیف: محمد محمود جدار میانی

وکی خوشخط کتاب

جزیات و علم الحروف

علوم و اسرار حضرت علی بن طالب و اہل بیت رسول + شرح الحروف + تیسر
آفتاب + جز خابہ + درجات آفتاب + عملیات جز نادرہ + حروف مقطعات +
دعوت اسماء اللہ + تشریح اقصام + علوم انبیاء + تسخیر قلوب خلائق عملیات و عملیات
+ الواح تکمیل + طلسمات روحانی + دوا + منازل قمر بحروف ابجد + اعداد و
طلسمات + بسط و تفسیرات + کتابت الواح عددی + تقسیم حروف + تفسیرات
اسماء الہی + حرف خاتم + اعمال شیخ محی الدین ابن عربی + سلر آدم + عمل حب
اعمال + خابہ خمس + تسخیر مطلوب + اعمال سیما

کامل دو جلدیں قیمت

2000/= روپے

جز و اعداد کی انتہائی کتاب کی نایاب پرانی قلمی کتابوں کا مجموعہ

فونوٹیت بجلد

صفحات 618

ملنے کا پتہ

راحت مارکیٹ چوک اردو بازار لاہور

042-7351120

0321-4363585

کتابخانہ شان اسلام

طبع چہارم اور شکرہ

خزانہ کرامات اول دوم سوم و چہارم کی قدسانی کا شکر یہ نصیب واسب ہو
جو میری سب سے زیادہ میرے بند وستانی بانیوں نے توجہ کے ساتھ فرمائی
قریب قریب ہر شعبہ و قصبہ میں طبع اول دوم سوم و چہارم کی تمام حدیں پہنچ گئی ہیں
استعدادانی شہیری بہت بڑھادی ہیں پاتائے چاہا تو اب بہت جلد اس کا ترجمہ نکال
تو بھی گہرائی زبانوں میں شائع ہوگا۔ اب میں خوشی کیساتھ اس امر کا اظہار کرتا ہوں کہ
وقت قیام اس جلد کی پانچویں بار چھپنے کی نو بہتائی چاروں حصے ہاتھوں ہاتھ فروخت
ہو رہے ہیں۔ گو میں نے اپنا پس بوجہ جاری نمودار نہ ملنے سے شکر کے بند کر دیا ہے مگر شہری
نئی تصنیفات چھپوانے کی طرف میروہی خیال ہے۔ چاہے کتنا اور قیصر نہ ہو کہ
تایم کی ہر گز گناہیں سب منشا چھپتی اور فروخت ہوتی ہیں۔ یکم اپریل ۱۹۱۷ء
بندہ مانول اگر وال سابق ملک قیصر ہر پریس لودویانہ پنجاب

وجہ تصنیف کتاب ہذا

اہل ہند کو مدت سے ہر قوم کا شوق رہا ہے۔ اسی واسطے اس ملک کو گیتا سم مالک
کی آستانی اور ماں کا خطاب ملا ہوا ہے۔ جن فلاسفوں کو جنم کسی دوسرے طبقہ
میں ہو رہا ہے۔ وہ انہیں کرتے ہیں۔ کہ کاش جہ جہات درش میں کیوں ہو نہ ہو کہ
جہاں تھوڑی مدت سے آجنگ ہم کیا کے کیا بن جاتے۔ ہمارے ملک کے ہر
چھوٹے بڑے شہر میں قریب چوتھائی کے ایسے اشخاص ضرور نکلیں گے جو چھوٹی
عمر سے طلبگار رہے ہیں۔ کہ وہ اس حالت میں اسی جسم کے ساتھ ہوتے ہوئے
کوئی روحانی نظارہ پر محسوس دیکھیں۔ یہ لوگ متوں کا گروہ لکھو تا شکوں لکیر کے
فقروں اور خشک گیانیوں سے کروڑوں درجہ بہتر ہے۔
مگر اویا شک وہ لوگ ہیں جو پیدا ہونے کے بعد اب تک صرف دنیاوی وسوسوں
میں مشغول ہیں۔ اور ان کا عقل و دل اسی معاملات میں قید ہے۔ ان کو دھرم
یا روحانی گیان سے کچھ واقفیت نہیں گویا جڑ ہیں۔
لکیر کے فقیر وہ لوگ ہیں جو مولیٰ کاموں کو دھرم کا کام سمجھ کر تمام عمر ان میں ضائع
کر رہے ہیں۔ حالانکہ وہ کام صرف دھرم کے بتدیوں کیلئے ہے۔ لیکن وہ ہت دھری
سے برابر کئے جاتے ہیں۔ صرف اس خیال سے کہ ان کے باپ دادا بھی وہی کام
کرتے تھے اس گروہ کا آپدیش ہے کہ بطرح ہمارے باپ دادا زندگی بسر کئے ہیں
اور باعزت (یا بے عزت) ہو کر مرے ہیں۔ اسی طرح ان کی اولاد کو بھی ہونا چاہیے
گروہ میں بعضوں کے خاندان میں ہزار پشتوں سے سورتی پوجا چلی آتی ہے
اور بعضوں کی نسل مدت سے صرف پشکوں کے پائے میں غرقاب ہیں یہ لوگ
گیان اور دیانت کے نام سے چڑتے ہیں۔ بدکار بھٹ لینے والے شراب خور

۱۔ ہر کام میں کو خوب غور سے مطالعہ کرو۔ ہر بات سمجھو۔ ہر بات سے اپنے ملک کو فائدہ پہنچاؤ۔
۲۔ جو بھی کام کرو۔ اس میں کوئی دھوکا نہ ڈالو۔ نہ کسی کا جاننا۔ نہ کسی کے مال

یسی مدت کے مقرر شدہ گوروں کا جو ٹھکانا کھاتے ہیں۔ اور ان سے اپنے بیڑا پار جانے کی امید رکھتے ہیں معترض کو جواب دیتے ہیں۔ کہ شر و حلت سب کچھ ہو سکتا ہے +

خشک گیانی وہ لوگ ہیں جو اعلیٰ یوگ متوں کی شکل اڑاتے ہیں اور نظام کرتے ہیں۔ ہم نریپ ہیں اور پورے خود مست ہیں اور کرشن کی مثال قائم کر کے زنا کاری اور جیو بتیا میں مشغول ہوتے ہیں زبانی بیان کرتے ہیں کہ کرشن نے گوہیں سے جوگ کیا نریپ رہا۔ اچن سے کروڑوں خون کئے گیتا کے آپدیش سے نریپ رہا دیا سا مئی نے سینکڑوں من مٹائی کھائی ٹھکے پانی کے پے نہاری اور نریپ رہا۔ اگر من چوکوں سے دریافت ہو کہ اگر نریپ یا تیاگ کر من سے دہت ہو جو کوئی لے سے۔ وہی حقد تو گواہ لے اگر آزمائش کرتے ہیں تبہیں تمہاری ماں اور من سے مل کر آتے ہیں تاک کی انگاری بدن پر رکھتے ہیں۔ اگر گیانی اور دوندہ ہو تو بیشک نریپ ہو۔ ورنہ وہ کہ باز اور نا لائق ہو۔ سودانی اور پاگل ہو۔ میرے ناویدہ جہوٹوں پہ خواہ کسی مذہب میں پیدا ہوئے ہوں یا اب ہوئے ہوں۔ اس زندگی میں آئندہ زندگی اور اصل زندگی کے نظارہ ہو نیلے بغیر توری تسلی اور شانتی ہونی نہایت مشکل ہے۔ نظارہ ہوتے ہی سب شکوک رفع ہونگے۔ اور اگلائی روح کو ان کی آن میں روشنی نظر فرمگی اور نام گاد میں قیام پزیر ہونی۔ اور یہ یوگت مت کے پرکاش کائنیاں سے کتاب لکھی گئی جو تمہارا دو کا غریب دست بطرح اس کام میں تمہاری مدد کرے گا۔ وہی

کرامات

نیامین منعت قدام کے شیشے ایجاد ہوئے ہیں ایک ایسا ہے کہ اگر اس کو آگ کے آگے رکھ دیں تو نہایت با یک شے ہوتی نظر آتی ہے اس شیشہ کو نور میں رکھتے ہیں ایک جیوٹی جیش کے برابر نظر آتی ہے۔ وہ سر شیشہ جو ایجاد ہوا ہے اس کا نام

نور میں ہے اس میں دیکھنے سے اندو کی شے نہایت ترویک نظر آتی ہے یہاں تک کہ دس دس دو کا پہاڑ اپنے پاؤں میں معلوم ہوتا ہے تیسری قسم شیشہ کی یہ ہے کہ اس میں شے با یک نظر آتی ہے اور چوتھی قسم سے ترویک کی شے کو سوں دو۔ لکھ پڑتی ہے بیٹے شیشوں میں دیکھنے سے بازار مکان و راست گھر کے کھڑے نظر آتے ہیں اور بیٹے شیشوں سے اچھلے ہوئے اور بیٹوں سے عرو و سطر وارائے اور بیٹوں سے برعکس نیچے اور اٹھنے دکھائی دیتے ہیں۔ اور بیٹوں سے لٹے کو پیرائے سے کہیں دھونے اور کہیں با یک کہیں دور اور کہیں نزدیک کہیں کئے ہوئے اور کہیں اچھلے ہوئے کہیں لٹے اور کہیں برعکس نیچے اور کئے اٹھنے دکھائی پڑتے ہیں۔ گویا سب صفتیں اس ایک شیشہ میں آئیں میں طرح آگ کی ایک چھوٹی سی جھکاری اور بڑے آگ کے ڈھیر میں کوئی فرق نہیں جانتے اور ملک بھر کو خاکستر کر سکی طاقت رو نور میں یکساں موجود ہے اسی طرح روح اور روح اعظم (آنا اور پوتا) میں یکساں طاقت ہے۔ آگ ہر جگہ موجود ہے روح اعظم یا پوتا کا بھی اسی طرح سب دیانی ہے ایک سائنس دان کا قول ہے کہ اگر آگ ہر جگہ نہ ہوتی تو چاروں نریپ کی روشنی محدود یعنی نقطہ لٹ تک ہی رہتی تو ہم کہہ کر دیا جاتا تو نقطہ لٹ آگ کی جلتی ایک جی سی نظر آتی وہ کہتے ہیں کہ آگ کے مختلف ادھر ادھر کے پیلے ہوئے قوت۔ ایک سے ایک کے بعد دیگر سے پختہ دھو میں طرح نہایت گنجان اور حاصل ہیں اگر ایک دھوپ کی تپتی جلتی ہوئی اور ایک دھوپ کی تپتی ہوئی با ہم میں پکڑ کر اس کا تجربہ کرے تو کچھ حقیقت معلوم ہو ایک ایسا مکان میں یہاں ہوا خلق نہ ہو یعنی ہوا کے جہو کے نہ آتے ہوں۔ اپنے جانا اور دھوپ کی تپتی ہوا یا آگ کے پکڑنے کے پکڑنے کے سفید سید سے سانپ کی طرح اٹھارے پاد سے تو پاؤں ہر کے فیصلہ سے جلتی جلتی کے زریعہ آگ دودھ آگ دھواں سے تا کہ جب کی طرح گنتی ہوئی نہیں جلتی کو آگ کے کی اس

۱۵ اسی روح سے من آگ کی ہے۔ آدھن کی روح سے من آگ کی ہے ۱۶

تجربہ کو اگر بڑھانا چاہو تو ایک کمرہ میں خوب دھواں بھرو اور ایک تیلی بڑی سی
 دھوپ کی چیت کے ساتھ لگا دو اور ایک چراغ جو جل رہا ہے زمین پر رکھ دو فوراً
 چیت والی تیلی کو آگ لگ جاوے گی اگر مکان کٹری کا ہے تو خطرہ ہے کہ جل کر لکھو
 جاوے کیونکہ پہلے سب دھوئیں کو یکدم آگ لگے گی بعد ازاں چھوٹی سی جھل بنکر
 تیلی کے سرے کو جا چٹے گی۔

ایک جو ہم بہ شہنام۔ یہ وید کی شرتی ہے اس کا مطلب یہ ہے کہ میں ایک سونیک
 ہو جاؤں دنیا بھر کے مذہبوں کے لوگ جو اپنے کو سچا دعوتی کہتے ہیں وہ اعلیٰ جہ
 میں کھیلنے والے دعوتی مذہبوں کی کمزور پابندیوں سے آزاد ہوتے ہیں سچے
 دعوتی خواہ وہ کسی ملک یا مذہب میں پیدا کیوں نہ ہوں سب کے سب ایک
 خیال رکھتے ہیں سب کا عقیدہ ایک ہوتا ہے۔ ہندو ان کو پیدائتی اور لگے مذہب
 یا مت کو ویدانت مت کہتے ہیں آکاش اور دیوار کے اندر کی آگ جس طرح بالکل بے
 روشن پڑھی ہے اسی طرح آکاش اور دیوار کے اندر کے پتھر تو یا برہم کی حالت ہے
 آگ جیسے اور برہم ست چیت آئندہ ہے مگر حالت وہ تو کی ایک ہے ایک جگہ ملتی
 ہوئی آگ کی روشنی جس طرح ذروں کے ذریعہ پھلتی ہے اور آکاش میں مادہ
 آگ یعنی دھواں یا گرمی زیادہ ہونے سے سب ایک دم چیل جاتی ہے اور دوسری
 جگہ جا پہنچتی ہے اسی طرح ایک روح کے خیالات تو ایک اور جزو حریف ہیں رہتے
 ہیں۔ اور ذرا زیادہ جوش یعنی خیالات باقاعدہ قافی کی حالت میں قوت ازوی
 زور پکڑ کر خیالات ہو چوہوں یا پہنچا دیتی ہے جس سے اگلی روح کو پتہ لگتا ہے
 دھرو جگت نے چھوٹی سی عمر میں جس دھیان اور اجیاس کو کیا وہ یہ تھا کہ کل
 برقی خیالات کو قائم کر کے اندر کی تھکتی یا اور کو بندش دی اور گورو کال سے
 یوگ اور برہم ویدیا کی کئی جو پائی تھی اس سے اکثر شن تھکتی (کھینچنے کی سکتی) کے
 خزانہ کال کو لاشروع کیا کئی تارے کو کھنی تھی کہ مکان کے چیلے اور بھرے ہوئے

دھوئیں کی طرح ہر جا اپنی تصور کو اندر سمائے ہوئے اور پھیل گیا ذرا سا اور
 زور کرنے پر اصلی خیال کے چراغ کے سی شکتی اصلی جس طرح چراغ کی آگ آدل
 دھوئیں کو کئی اسی طرح تمام ویرات میں اس عجیب خیالی کشش سے مکمل جی
 جی برقی یا خیالات سب کے سب ترک کئے پس سب دم گھٹ کر مرنے لگے بعد کو
 جس طرح چراغ کی آگ اپنے خاص مقام یا جگہ تصور پر یا کئی اسی طرح ہر جا سے
 خیال کچھ کم ہو کر دھرو کے پار سے یار کو بندش دینے لگا اور وہ فوراً پہنچا +
 صوفیوں کے پاس اس علم کی جو کئی ہے برسوں کی خدمت اور لاکھوں کے خرچ
 نہیں بتاتے اس علم کے انبار کی اہمیت ہمیشہ صوفیوں میں اشارے اور کتا کے
 اور حرم ہو کر رہی ہیں مگر ہم اس یوگ وودیا گریات کے دکھانے کی کئی کوصاف
 صاف آپ بظاہر کرتے ہیں۔ دنیا بھر کے اس علم کے مستفوں نے سب گپ زنی کی
 ہے اصلی مرکز کو یا تو وہ جانتے نہیں ہیں یا جان بوجھ کر جلی کی ہے ہم جوئے بظاہر
 کرنے لگے ہیں یہی یوگ کی کئی برہم وودیا کی چابی سمیریم اور فری میسن کی کی ہے
 (۱) اور استعارہ یوہیسیا کی منشا ہے کئی ہے۔ ہر ملک اس خیال سے جنش ہو
 پار تبار سے مطلب اور تصور کا اور (شکتی) خرچ ہو۔ برہم یا پرتا تانے یا من نے
 خود پہلے پہل یہ کہا کہ ایک سے انیک ہو جاؤں پس ہو گیا میری اس خواہش کے
 کرتے ہی۔ درخت۔ انسان۔ حیوان۔ رنگ بدبو۔ خوشبو۔ پانی۔ ہوا۔ چیل۔ پھول وغیرہ
 پیدا ہو گئے۔ اور میں اپنے بڑے عقیدہ یا روح اعظم سے تعلق رکھتا ہوا اپنے کو مطلق
 سے علیحدہ مان رہا ہوں دراصل جس طرح آگ کی ذرا سی انکاری ایک بھر کو جلا سکتی
 ہے اور تپش کی طاقت رکھتی ہے اس سے دنیا بھر کے چراغ روشن ہو سکتے ہیں
 یہی گن بہت آگ میں ہے۔ پس اسی طرح روح اعظم کی خواہش سے جب سب کچھ ہو
 گیا تو روح یا میں سب کچھ کر سکتا ہوں ذرا سی آگ میں اس لئے لامحدود طاقت ہے
 کہ اس کا مادہ نرا کا حالت میں ہر جگہ موجود ہے وہ اسکو ہر جگہ مدد دیتا رہتا ہے بلکہ خود

اُس کی شکل بن جاتا ہے اسی طرح ہر بات یا روح اعظم ہر جگہ نرا کار حالت میں موجود ہے ایک ہر جگہ ہر جگہ کہ روگے ہو گا۔ تمہاری خواہش ایک دفعہ سب سے کو جنبش دیکر اپنے تصور مقام پر نکلا رہی۔ لازوال طاقت جو ہمارے اوپر اور ہمارے ہے یہ ہماری مدد کو ہر وقت موجود ہے یہ سب ہمارے ساتھ ملا ہوا چھین تھل کا قتل ہے +

کارخانہ راج یوگ سن ابدال کئی اقسام کی طاقت وال کی مضبوطی اور تسکین کے لئے دکھاتا رہتا ہے۔ علامہ دوسب ایک یہ سب دن ہوتا ہے کہ پانی کا گلاس یا بوتل سے کر اس کو گلاب بنو شہو دار بنا دیتے ہیں یا کئی اقسام کی مختلف خوشبوئیں مختلف بوتلوں میں بھر دیتے ہیں اور وہ میدانوی اور خیالی عرصہ تک رہتی ہیں اس سے کہ ترقی ہوتے ہوئے بہت بندہ گروہ کے مرتب خیال کے ذریعہ ذرات جمع کر کے گلاب بنایا جاوے۔ اب سوال یہ پیدا ہوا کہ پانی کی پیدا شدہ اشیاء اور انسان اور حیوانات میں ترقی کیوں ہے قتل جدا جدا کی جدا چوٹی بہت چوٹی پا قی بہت زیادہ اب سٹے ہر جگہ ہر جگہ اعظم سب میں یکساں ہے چھتری و حوب کے جسم میں سے گد رتی ہے سایہ کرتی جاتی ہے ہر جگہ ایک اس قتل کا قتل ہے پانی کی پھلی کی طرح قمر اور حمر تر رہے ہوا تھول شہریر یا مجسمہ جس جو تمہاری شہدائی تمہارے پاس ہے۔ سب کو جنبش دینے کی کل ہے جہاں خواہش ہو اُسکو لگا دو جو چوٹی پا قی اور انسان میں واصل کوئی فرق نہیں سب روح اعظم میں یکساں حالت میں پھر ہے ہیں ہاں شیشے مختلف رنگوں کے باعث مختلف حالت دکھائی پڑتی ہے۔ وید قرآن انجیل۔ توریت۔ ہندو آریہ مسلمان۔ عیسائی۔ اور یہودی نہایت پاک لگا دے دیکھتے ہیں اور ادب و پاک جگہ جگہ سر پر رکھتے ہیں ان کے اندر اور باہر کی آنکھ پر ایک شیشہ لگا ہوا ہے مگر چوٹی دوسرے شیشے سے دیکھتی ہے جسکی اور تختیں ہیں چوٹی ان کتابوں کو

پنی خوراک سمجھ کر کھاتی ہے اور حروف اس کو معلوم ہی نہیں پڑتے یہاں تک ہے ادنی کرتی ہے کہ جنبش جگہ و رتق پر چھتے پھرتے پاخانہ کرتی ہے و تمہاری تمہارے رازہ چھت اور ہمارے کو پہاڑ دکھائی پڑتے ہیں اور وہ ان پر سیر کرتی ہے پا قی کے لئے چوٹی موت سے سائب۔ شیشہ کچھ خواہ وہ زندہ ہوں قن کو کا شنا شروع کرتی ہے اب تمہاری آنکھ میں جو شیشہ عجوبہ لگا ہوا ہے وہ اس کے عکس سے چوٹی کی سوئی یا گھر کے پاس گت کی کہتے ہو جس طرح وہ تمہارے پاں کو تھو کی ہے ادنی ہے سمجھی سے گرتی ہیں تمہیں ہے سمجھی سے ان کی خد ہی کتب کی ہے ادنی کرتے ہو سیکڑوں ٹیکڑوں پتوں۔ اور پتھروں پر ان کے پاک خیال کے گرتے ہو جو میں گرتے پاخانہ کر کے ان سے اپنا مسو پو پھتے ہو وہ قمر کو شیشی کا نید سمجھ کر اور چڑھ آتی ہیں اور تمہارے کان کو زمین کی بڑی جھڑی موری سمجھ کر اس میں سیر اور خوراک کی تلاش میں ہوتی ہیں۔ اگر چہ سیکڑوں کا خون پاؤں کے نیچے گرتے ہو اور خوراک ان کے عالی شان مکان گرا سے ہوتے ہو وہ انہوں نے انکھوں کے شہر سے تیار ہے میں جس طرح وہ چھلے فائے کس جس طرح ہے سمجھی سے ہوتی ہیں جن پر تھن کا مول چھپ رہا ہے اسی طرح قمر بھی شیشے کا نیکو پاؤں کے نیچے ملتے ہیں اور تمہارے سے زمین کھودتے وقت ان کو توڑتے ہو۔ قمر کو بھی معلوم نہیں ہوتا ہے کہ چھاپا پاخانہ کہاں ہے خواہ وہ زمین کے کسی باقی فلا سفر کی طرف سے کوئی کتاب ہیں مشغول چھپ رہی ہو کہ یہ قدر کے شہر سے ہرے پلنے پھرنے والے جاندار انسان جسکے کانوں میں ہم یہ کر سکتی ہیں۔ سب کو ہتیا کر رہا یا کھائے لگیں تو فوراً دیاں پہننے سے ہر کوئی ایک مل جاوے گی کیونکہ یہ دیت اور کشش ہرے ہرے نور سے شہر میں ڈالتے ہیں ان لوگوں سے اسے میری پیاری چوٹی پکپکا ضروری ہے کیوں کہ اگر ایک نور ہماری چشمن کے اوپر گروسے تو ہمارا حال ہو جاوے گا ان راگشوں نے سیکڑوں دفعہ ہمارے چھاپا پاخانہ توڑے +

ہمارے پیارے برہم و دیاکے شایق و واجب یہ مضمون تھیں جس پر ہمارے ہوتا ہے نور و ہوا
 پاتھ یا پاؤں کی حرکت سے مضمون ضلیم اور چھاپہ خانہ تمام ہر بار ہوتا ہے۔ غرضیکہ سب
 جانوروں میں سب کچھ موجود ہے لیکن شیشے مختلف ہونیکے سبب ایک دوسرے کا حال
 کچھ نہیں معلوم ہوتا۔ چھوٹی شے بڑی اور بڑی شے چھوٹی معلوم ہونے والی ناسمجھ
 اور نامعلوم معلوم ہونے لگتی ہے۔ ان شیشوں سے فقط آئینہ کا ہی شیشہ نہ سمجھنا کہ
 ان میں چھوٹے۔ دیکھنے۔ چکھنے۔ سونگھنے اور بھونکنے کی پانچوں آنکھیں شیشہ دار شال
 میں چھوٹی میں چھوٹے کی آئینہ اور ڈھنگ سے لگی ہے دیکھنے کی اور جڑی سے چکھنے
 کی انجو بکر زہر خوش ہو کر کھاتی ہے سو بھگنے کی انوکھی کہنگ لگی اور لگی مٹری لاش
 پر جان دیتی ہے تنے کا حال ہی نہ پوچھو غرضیکہ اپنی اپنی کمال میں سب ہی چھوٹے
 لیکن کمالی سیارہ ڈائن کی طرح بد ضرورت تھی مگر مہنوں کا قدرتی طور پر کس شیشہ نہ
 بھی ہو نیکی حالت میں بہت کچھ انجو بہن گیا اور لیلی اس کو نہایت خوبصورت بنا کر آئے
 لگی تب ہی کہتے ہیں کہ لیلان را بچشم جنوں باید دید اب مان لو کہ سب میں روح و علم
 ایک سی حالت میں ہے۔ اختلاف صرف ہم کو آپس میں ماضی و فیالی نظر آتا ہے
 مگر سب سے آخر کی اعلیٰ ایجاد کا شیشہ جسکو پھرنے سے سب حالتیں اور حقیقتیں ایک
 میں نظر آنے لگی ہیں وہ شیشہ صرف اعلیٰ صوفیوں اور کمال پوگیوں کی آنکھ پر چھتا ہے
 سب کی بولی حرفت اور گھوڑیچتے ہیں دنیا بھر کے سب کام کرتے ہیں اعلیٰ بولی ہی
 ایشور اور اوتار کہلاتے ہیں مگر یہ ظاہر کرنا میاں مناسب معلوم ہوتا ہے کہ اعلیٰ بولی
 پو تر روح اپنے حصہ اعظم باروح اعظم میں ملکر بھی اپنا تعلق خاص و نیا۔ یہ کہتی ہے
 اور بڑی روحوں کو میکہ روح اعظم میں آگے کی کوشش کرتی ہے اعلیٰ سے اعلیٰ
 اور باقاعدہ ایسے ایسے پچھلے طریقہ زندگی میں جاری کئے تھے یا کسی دوسری
 اعلیٰ روح نے کئے تھے ان کی حفاظت کرتی ہے۔ ان کے جانوں کو صاف حل ہے
 دکھاتی ہے تاکہ وہ فرصت خیز ہوں اور اس کا روبرو سے ہر چیز کریں ظاہری و خفیہ

سکھ مر رہی ہے

جو شکلوں اور زبانوں میں تم آپس میں دیکھ رہے ہو کچھ نہیں خزانہ کرامات کے حصہ
 چارم کے دیباچہ کو پڑھو جس میں سب اشیاء جانوروں کی شکلیں بنا کر رکھی گئیں
 ہو تا ظاہر کر گیا ہے اور زبانوں کو عجیب و غریب سے ملتا ہوا۔ ظاہر کیا ہے اس دیباچہ
 میں صاف دکھایا ہے کہ انسان حیوان یا قدرتی تبدیلی خواہ کتنا ہی زور لگا کر زمانہ کے
 تنے رنگ ظاہر کریں نہ کہے مختلف کیوں نہ ہو جائے پر دراصل وہ ایک عجیب
 تنبی اور پوشیدہ قاعدہ پر گھوم رہی ہے جب تم مانتے ہو کہ خدا یا ایشور جنوں جانوں
 کا مال جانتا ہے اور زور اذرا سا جو کچھ ہوگا اسکو معلوم ہے تو پھر اس بات کیوں نہ
 دیتے ہو کہ جو کوشش کر کے سب کچھ کر سکتے ہیں صورتیں بدل سکتے ہیں نئی چیزیں
 ایجاد کر سکتے ہیں ایشور کی تعلیم یہ وہ نہیں ہو اگر تھی کہ پہلے تو یہی اور پھر انجیل اور
 پھر حکم دیا کہ اب انجیل کو نہ مانو۔ قرآن پر ایمان لاؤ۔ ایشور جنوں مزارت نہیں یا دماغ
 مدد کا نہیں کہ آیت آیت جوں جوں غلطی دیکھتا جاوے گا اس کے واسطے خوش
 شایع کرے گا کہ اس کو چھو کر اس پر غلطی اس کا عجیب و غریب واقعہ ہوا ہے ایک
 رس داری بدی اپر رہیگی یا تم کا قاعدہ تو خدا یا انسان کی برکاتی خیال
 ہمیشہ سب کچھ قاعدہ پر بنانے کی کوشش کرتا ہے جو تم کو بے قاعدہ معلوم ہو
 رہا ہے وہ اصل میں ایک عجیب و غریب قاعدہ کی بنا پر قائم ہے جسکو تم موجود و شیش
 سے نہیں دیکھ سکتے اور جسکو تم باقاعدہ دیکھ رہے ہو وہ بھی خفیہ قاعدہ ہے
 با ترتیب ہیں اور جنوں کو جاننے دیکھنے صرف اپنے ملک کی ایک زبان کو بول لو
 اور فوراً کرو کہ پہلے پہل بند وستانی آزاد و فلاسفوں نے اس کو کس طرح بتایا
 اب پتہ تشریح و غیرو کی ضرورت مرکب حالت سے باقاعدہ سب کچھ بتاتا
 گھر میں بیٹھے ہوئے فلاسفر نے اپنی بر و فیسری عجیب و غریب سے ظاہر کی پھر یہ
 ہوتے ہی غریب سے بے کتا ہے بعض کا خیال ہے کہ گے گے کہتا ہے چھوڑو
 کا کام ہے گریہ غلام ہے بے کتا ہے پس بر و فیسر صاحب نے حرف ہے

کما استعمال رکھنے کی طرف سے گھر میں رکھا اور نام رکھ کر زبان بتانی شروع کی
بے بے بات بیٹا بہن بھائی بہنو بھائی بھتیجا بھتیجی بھتیجی بھتیجی بھتیجی بھتیجی بھتیجی
کی شادی کے وقت سہرا شہر شہر سال ساس سلہاج سالی سالہا سکھ
سباگ وغیرہ وغیرہ مطالب یہ ہے کہ انسان جو کچھ غلطی پیشور سے مخوف ہو کر کرتا
ہے وہ باقاعدہ ہوتی ہے خواہ انسان اسکا موجد اپنے کو مانے اور اعلیٰ انسانوں
یا یوگیوں کے دل میں صرف سو حکم اشارہ پہلے پہل ہوتا ہے اور بعد کو ان کو سب کچھ
معلوم ہونے لگتا ہے برہم کے حکم کے بغیر یہ نہیں ہو سکتا سنے حکم کر نیوالا اولیٰ نے
والا کوئی نہیں انسان یوگی اور پتا ہی برہم ہے اسی پتا میں جو برہم کی بدلی ہوئی
ایک پوری نسل ہے اس کا پورا پتہ و خیال بھرا ہے جس کا تعلق روح اعظم کے
ساتھ ہے +

سر و چمن میں یہ گاتی ہے قری
تو ہی ہے تو ہی ہے تو ہی ہے تو ہی

آواہن یا حضرات ارواح

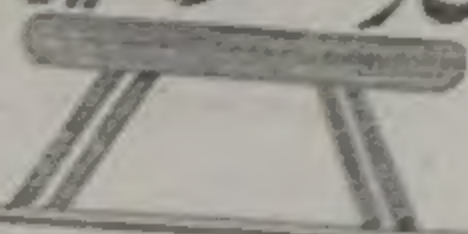
اول تم ایک سیالی جو کی
اس بات کا خیال رکھو کہ لوہے کی سیخ
جو کی ہلکی ہو پھر تمام مکان کو شام یا
رنگ کے کاغذ دیواروں اور چھت
اور تاجہ مبر جتنا چاہتے ہو آپس
کدیم مکان کے اندر ہر گز نہ بولیں بلکہ اشارہ تک نہ کریں ایک لایق آدمی جس پر
سب کا یقین ہو پرنیڈنٹ بناؤ جو وہاں سب پر ہمارا اندر جاوے ذرا سے اشارے

ہے اس کی بات سبھو بھو کیونکہ کہ ہندو میں اس مکان میں کیا کیا عجیب
کرشمے نظر آویں گے آواہن کو سرکل یا چکر بھی کہتے ہیں سرکل میں تین سے کم گز
نہ بیٹھے چاہئیں اور گیارہ سے زیادہ بیٹھے نہ بیٹھیں اور صبح آکر اس کو کسی
سے خط و سب کے معمول بغیر لایق عامل کے سرگرم نہ آئے اور صبح آکر اس کو کسی
طرح کی تکلیف دے اب اس علم کے عامل کے لئے جو چار سادہ بن ہم نے مقرر کیے
ہوئے ہیں لگتے ہیں تاکہ ان کی مشق کر کے ہر کام میں اسکو روک نہ پڑے اور بے
تجاشا کام کئے جاویں آواہن میں خاص کر چاروں کی ضرورت ہوتی ہے اور سرکل
میں بیٹھے دس ممبروں کو ضروری ہے کہ سب کے سب یہ چار سادہ بن حل کریں
۱۱. آنگھ کی متناطیس بڑھانا اور اس کو ایک گھنٹہ تک ہلکا کر کے آنگھ (۲)
ہاتھوں سے متناطیس یا آواز جلد خارج کرنے کی مشق کرنا دس قوت وادی کا
بڑھانا (۳) اور اگر کسی شے میں ڈاکٹر اس سے کام لینا +

آنگھوں کی متناطیس بڑھانا

ایک سالگرم کو اپنے سامنے دو فٹ کے فاصلہ پر فدا ہو گئی جگہ پر رکھو اور اس میں
کوئی باریک نشان یا مرکز جو قدرتی بنایا ہو مان کر اس کی طرف دیکھنا شروع
کر وہاں تک ہو سکے آنگھ نہ جھپکاؤ جب دیکھو کہ پانی بیت آگیا ہے تو جھپکا کر
پانی نکال دو اور پھر دیکھنا شروع کرو جب ایک گھنٹہ تک بغیر پانی آئے اور
جھپکائے دیکھ سکو تبہاری سادہ بن پوری ہوئی +

ہاتھوں سے آواز خارج کر سکی مشق



اوپنی چوکی پر شاگرام کی مورتی کو اپنے نزدیک رکھوا اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پونوں کو بغیر چھوئے اور سر او سر پھراؤ اور خیال کہ تمہارے ہاتھ میں سے آورا تمہارے موجود خیال کا سفید دھوئیں کی طرح نہایت تاریک و سوکھ سا نکل کر اس میں بھرا جا رہا ہے اور پھر اٹھ خیال کرو کہ شاگرام کا نور پاک خیال کا اور تمہارے ہر سے ہونے خیال کا تمہاری انگلیوں کے ذریعہ جسم میں آ رہا ہے جب ایک لمحہ تک بغیر تھکان کے یہ کام کر سکو تو جانو کہ تمہاری دوسری سادھن پوری ہوئی +

قوت ارادی کا پڑھانا

سردار ہری سنگھ صاحب کے وقت ایک مہتمم پر آدمی رات کو چڑیا کی کانٹھ دیا گیا۔ کیونکہ سنگھوں کے فتح کئے ہوئے اپنے ہاتھ میں بندوق تھیں۔ چھوڑ دیں گا رسالہ اب روانہ ہوا تو اس نے سابقہ اس کے مندرجہ سادھن سنگھ تھے کہ پنی کے صوبہ داروں میں سے ایک سردار کو کوئی گورہ کال مل گیا تھا اس نے اسکو دینی تو چاہا مگر اس سے متنازعہ تھا کہ وہ ہر صبح کو سویرے اٹھ کر آرام سے آسٹن پر بیٹھ جاتا تھا اپنے عقیدہ معشوق یا معمول کے دھیان اور تصور میں رہتا تھا کہ اس کے پاس خیالی صورت اطفال بکرا جاتی اور وہ سونے چاندی کے تھانوں اور پیالوں میں اپنی اقسام کے پھل پھول مٹھائیاں چند دن دوپ و پیر رکھ لیتا اور اپنے پیو کو تک دیتا جو گالگا تا اس طرح تین برس سے کرتا چلا آتا تھا اس دن وہ سردار سے کانون تھا اور نو مہتر اس کی پوجا کا وقت آگیا صبح سویرہ پونی کر ساتھی کہاں ٹھہرتے تھے آخر گھوڑے پر بیٹھ کر مہتر شمع کی مورتی اپنے اٹھ یا عقیدہ کی سائے کھڑی کر لی اور حال یہاں تک یہ تک کی مٹھیاں کھینچ کر پوجا شروع کی اس وقت بسبب سے حرکت

ہونے کے گھوڑا بہت آہستہ آہستہ چلنے لگا کیونکہ سردار انھیں بند کر کے دھیان میں مشغول ہو گیا تھا وہ کوس پر جا کر سردار کی پابت جب سادھن سنگھ جنگ نے پوچھا تو سب نے کہا کہ سردار ہر صبح کو سادھن کیا کرتا ہے شاید کہیں بیچے ہو گیا ہو جنگ سادھن سنگھ نہایت غصہ میں آگیا کہ انھوں نے یہ سب کاش سادھن ہے۔ ملک چٹانوں سے لٹ گیا وقت نہایت سختی میں ہے ہمارے کئی سنگ پجائی مارے گئے ہیں مگر صوبہ دار سادھن میں لگا ہے یہ کہہ کر گھوڑا پیچھے دوڑا یا۔ دوکھنا پیچھے آیا تو دیکھا کہ سردار گھوڑے پر سوار ہے۔ اور گھوڑا مزے مزے سے آ رہا ہے یہ دیکھ کر دور سے غصہ میں بڑا بھلا کہنا شروع کیا مگر سردار اپنے پریم میں گمن تھا اس وقت اسکو دھادوں سے کیا غرض تب جنگ سادھن سنگھ نے ترویک آگے بڑھ کر ایک مہتر صوبہ دار سردار کو مارا۔ ہنر لگتے ہی چھین چھین چھین چھین چھین چھین چھین چھین کی آواز آئی اور کانٹھ کھل گئی سب مٹھیاں ہتھ پر سائے سجی جی پڑی ہوئی دکھائی دینے لگیں تھانوں اور سونے چاندی کے پیالوں کا دھیر تک گر مٹھائیاں اور رنگ برنگی جہولوں کے گلے سے پڑے ہوئے دکھائی دینے لگے جنگ سادھن سنگھ اس سردار کے چرنوں پر گرا اور کہا جاتا تھا جھٹو سردار نے وہ آخری سادھن کے پورا ہو چکا کر شہد کیچہ کر گھوڑا سادھن سنگھ کے حوالہ کیا اور فقیر جو کہ ملک میں چلے گئے ہمارے اپنی راج یوگ سوسائٹی میں دو مٹھیاں اس مٹھیاں پوجا کرتے ہیں اور ایک کرشمے ہی دکھلا سکتے ہیں اس پر ہمیں دیوتا کا ٹوکھا کر شہر اس طرح ہے کہ اول سچ سچ کے پیرے اور نامار کے دلنے اپنے سائے رکھ لیتا ہے جب انھیں بند کر کے پوجا کرتا ہے تو مٹھیاں پوجا میں یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے اب بھی بہت چیزیں منگوالی ہیں مگر وہ چیزیں پہلے کی سیان پڑی ہیں سب ایک ہی ہیں۔ تب کہ نامار کے دلنے اور ایک دو پیرے خیالی آٹھار مٹھیاں جو کہ بہت لگے کہ ہے جب کچھ دیر بعد کانٹھ کھینچا ہے تو نامار کے دلنے اور پیرے سچ سچ کم ہو جاتے

اوپنی چوکی پر شاگزام کی مورتی کو اپنے تئہ یک رکھو اور اپنے دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کے پونوں کو بغیر چھوئے اور سر اوپر بھراؤ اور خیال کہ تمہارے ہاتھ میں سے اور تمہارے موجودہ خیال کا سفید و صوفی کی طرح نہایت باریک و سوکھ سا نکل کر اس میں بھرا جا رہا ہے اور پھر ان خیال کرو کہ شاگزام کا نور پاک خیال کا اور تمہارے ہر سے ہوتے خیال کا تیار می انگلیوں کے ذریعہ جسم میں آ رہا ہے جب ایک گھنٹہ تک بندھکان کے یہ کام کر سکو تو جانو کہ تمہاری دوسری سادہن پوری ہوئی +

قوت ارادی کا پڑ پانا

سوار پر ہی مستحکم رہا جب کے وقت ایک سو تھ پرا دہی رات کو چڑ پانی کا مکھ دیا گیا۔ کہو کہ سکھوں کے فتح کئے ہوئے اپنے ہاتھ میں بنو ت پھیل گئی۔ گھوڑوں کا رسالہ اب روانہ ہوا تو اس کے ساتھ آبر و سامنے کے انسر ننگ سادہو سنگھ تھے کہنی کے صوبہ داروں میں سے ایک سردار کو توئی گورو کال مل گیا تھا اس نے اسکو دھنی تو جاکا راستہ بتایا تھا بتے وہ ہر صبح کو سویرے آنکھ کر آرام سے اس پر تڑکے جاتا تھا سپنے میں وہ مستحکم و مسئول کے دھیان اور تصور میں ایسا ہو جاتا کہ اس کے پاس خیالی صورت اتھول بگر آجاتی اور وہ سونے چاندی کے تھالوں اور پیالوں میں اپنی اقسام کے چھل پھول مشائیاں پرندن و صوب و سیر رکھ لیتا اور اپنے پیرو کو تک و سنا جوگ لگا تا اس طرح تین برس سے کرتا چلا آتا تھا اس دن وہ سردار حاد سے کانوں تھا اور آہ سر اس کی پوجا کا وقت آگیا صبح سویر ہوئی مگر ساتھی کہاں غہرتے تھے آخر گھوڑے پر ہی خیالی مشائیں شمع کی مورتی اپنے اٹھت یا عتیدہ کی سامنے کھڑی کر لی اور مثال پیرلو رنگ برنگ کی مشایاں سے بن کر تم با شروع کی اس وقت بیدار بے حرکت

ہونے کے گھوڑا آہستہ آہستہ چلنے لگا کیونکہ سردار انھیں بند کر کے دھیان میں مشغول ہو گیا تھا وہ کوں پر جا کر سردار کی باہت جب سادہو سنگھ ننگ نے پوچھا تو سب نے کہا کہ سردار ہر صبح کو سادہن کیا کرتا ہے شاید کہیں بھیجے تک گیا ہو ننگ سادہو سنگھ نہایت غصہ میں آگیا کہ اسوں یہ جین کا کون سا وقت ہے۔ ملک چٹانوں سے لٹ گیا نہایت نہایت سختی میں ہے ہمارے کئی سنگھ چالی مارے گئے ہیں مگر صوبہ دار سادہن میں لگا ہے یہ کیونکر گھوڑا پیچھے دھنایا ہو گا پیچھے آیا تو دیکھا کہ سردار گھوڑے پر بٹھار ہے اور گھوڑا منہ منہ سے آ رہا ہے یہ دیکھ کر فور سے غصہ میں پڑا بھلا کہنا شروع کیا کہ سردار اپنے پریم میں گمن تھا اس وقت اسکو دھادوں سے کیا غرض تب ننگ سادہو سنگھ نے تنہا ایک آگوند سے ایک جتنر صوبہ دار سردار کو مارا پھینکے جی جین جین جین جین جین جین جین جین جین کی آواز آئی اور آگے کھل گئی سب مشایاں بغیر تصور برساتے سچ چاندی ہوئی دکھائی دیتے تھیں تھالوں اور سونے چاندی کے پیالوں کا دھیر تک گر مشائیاں اور رنگ برنگی پھولوں کے گلے سے پڑے ہوئے دکھائی دیتے تھے ننگ سادہو سنگھ اس سردار کے چروٹی پر گرا اور کی مہا تا جتنو سردار سے ہر آخری سادہن کے پورا ہو چکا کر شہر کے گھر گھوڑا سادہو سنگھ کے حوالہ کیا اور تھیر جوگ ملک میں چرے گئے ہمارے اپنی راج جوگ سوسائٹی میں دو مشائیں ہنسی ہونے کوئے ہیں اور ایک کرشمے می دکھلا سکتے ہے اس پر جین دیوتا کا نوک کر شر میں طرح ہے کہ اول سچ سچ سکر پڑے اور تار کے دانے اپنے سانسے رکھ لیتا کی سب انھیں بند کر کے پوجا کرتا ہے تو ہنسی تو جا میں یہ خیال کرتا ہے کہ میں نے اب ہی بہت میری سنگولی میں گرو دیو پڑ پڑے کی یہاں لڑی میں سب ایک ہی ہیں تب کہ تار کے دانے اور ایک دو میرے خیالی آغا کر ہنسی جوگ کرتے گئے ہے یہ کچھ درجہ انکھ کوں ہے تو تار کے دانے اور میرے سچ سچ کم ہو جاتے

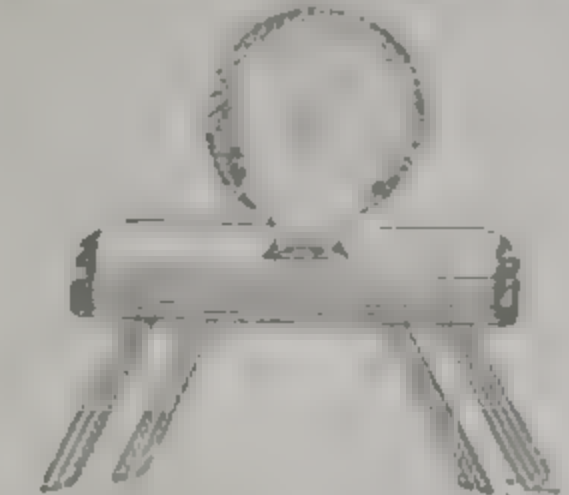
میں گھر میں سے باہر نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے
 کہ میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے
 کہ میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے



اور کسی شے میں داخل ہونا

کہا ہے کہ کسی شے میں داخل ہونے کے لیے کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے
 کہ میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے
 کہ میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے

میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے
 کہ میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے
 کہ میں نے یہاں سے نکل کر کسی کو دیکھ کر نہ کہہ دے



خیال کرنا شروع کرو کہ تمہارا اور ہاتھوں سے نکل کر گھر سے نہیں جے ہو رہا ہو
 اور اس کو دائیں سے بائیں طرف بڑے زور سے پھراؤ گے آنکھیں بند کر دو
 گھر کے کان سے کوئی آواز آتی ہے تو روئی کان میں دیکر سننے کا راستہ بند کر دو
 تو اسے منہ سے پھرنے کا ارادہ ہوتے ہی گھڑا جیلے آہستہ آہستہ پور پھر نہایت
 ندر سے پھر لگا پھر یہ خیال کرو کہ میرا اور اس کو ان یعنی بائیں سے دائیں پھرے



عالم نمکین و برعکس پست ساید کی طرف و چمن شروع کرے یہاں تک کہ نمکین سے
مہر و نمکین کی تیز روشنی کی طرح پہنچے گئے برابر ایک گھنٹہ تک لیکن
سے بعد سات سے نظر دور رہیں یا بائیں کر دیو سے اس طرح لایق حال کو
تین دن سے اندر ہی اندر ویرات کا ورشن ہو جائے گا اور ہی اول کمزور دل
عالم ضرور مرد پ کے تیز چکر سے ڈرے گئے ہیں اور اس سے عجیب کرشمہ
یکچہر چمن سے میں گریو خنچ ہو کہ دیو سے کبھی کسی کو تکلیف و رنج نہیں ہوا کرتے
بوقت عالم میں شکر کا جب ترناست بنے گئے ہیں چہ بہ کہ ایک مالا عالم بوقت عالم
ایک گھنٹہ تک ضرور کرے ایک ماہ کے بعد جب پورا اور استعول یعنی مجسم شکل کلورن
ہوئے تو اس وقت مالا باقمہ میں لپٹنے کی کوئی ضرورت نہیں صرف اس مندرکہ

دھیان کرے جو کہ پستہ بدستہ جو پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے

نیال کرے جو کہ پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
میتھ اور پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
سے شری پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
میتھ وقت ضرور دھیان کرے اور پستہ پستہ کرے
وی تم پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
کیا اور شکر دیو کو کیا کرے۔

میں طری پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
ترقی کو پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
س سے پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے

ایک ماہ تک پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
میں ہو پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
میں ہو پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے

اشارے کرے پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
دن پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
مہر جاوے۔

ایک پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے

اگر ایک سال تک پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
چیز سنگو ناما پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے
میں سے پستہ پستہ کرے اور پستہ پستہ کرے

نہیوں کی سیر کرتا رہتا تھا پھر پڑے بڑے بزرگوں سے ملا جو دوا دیکھتے اور جتنے
 سٹے تھے میرے خیال میں دو برس کا غرضہ اس نگار کو دیکھتے دیکھتے گزریا
 کیونکہ سب کچھ سوچی دیا والی اور موسموں کی تبدیلیاں میں نے دودھ دیکھیں اور
 رات کو سو یا جاگا اور سورگ کے دیکھنے میں جی دو برس غرضہ ہوئے یہ جیہ کہ تو
 وقت دینا نہ تھا کہ بیار سال کیونکر ہو سکے گا جسوں میں پہلے سے بارہوش
 کریت کا طریقہ یہ ہے کہ ایک نہایت گہرے تلاب کے کنارے چند بزرگوں
 کے ہاتھ و پاؤں کے کانوں میں روئی دیدوان کو میں نے یہ سے پہلے آجیج
 جو یہ پائرت سورگ اور زندگانی دیا میں ان کے غرضہ رکاوٹ کے نزدیک اس
 کو دیکھنے کے کو کہ جس چیز کو دیکھتا ہے اس کا وہ بیان کہتے کہ اسی خیال میں
 غرضہ کو دیکھ کر اور دوا اور وہ غیر کسی حرکت کے پانی میں جھینے ہاوس اور پتلیاں
 رستے پس فوراً بعد وہی تالش و لطف ہو جو دیکھتے ہم ہمیشہ لوگوں کو دیکھتے
 رہتے ہیں

خواب دینا

بہت اہم و نشیمن ہزاروں برس تک یہاں دوا دیکھتے ایک باغیم
 رات کو راجہ برسی چند ستاروں کو پہنا دیا کہ میں نے اپنا سب کچھ بویستہ
 برتن کو بیٹھا اور وقت ہوا اور باغ میں وہی شکل بنائے ہوئے تھا دوزخ
 میوہ کے چارے سے پیارے دوستوں و شاگردوں نے میں نے ہر روز تک
 ابجیاس کہنے کی کوئی ضرورت نہیں ابجیاس خاص کے ذریعہ یہ کہ مقررین روز
 میں کر سکو گے اگر عقل مزاج ہو تو ہم سب نجیاں جی آپ کے حوالہ کریں گے۔
 خواب دینا ہے اگر اسکی فوڈ کی تصویر بناوے تو بہت خوب کیونکہ تصویر بننے
 سکا میانی جلد ہوتی ہے اور اس شخص کو دیکھ کر بعد تصور جانے میں کامیابی دیا

دویم یہ ہو جاتی ہے کیونکہ وہ فیوں کے بغیر واقعی عمل ناواقفوں سے پوری طرح
 آغوش میں ہو سکتا ہے یہی حالت میں باقی سواروں کے سوا پوری کامیابی ہوتی ہی
 شکل میں یعنی صرف مطلوب کے نام پر دیا کاس میں ہاوس طرف اس کے
 آخر کے طرف پہنچتا ہوں اور مطلوب کا نام نہ کرنا یا مسرے ہال مجاہدین تو اچھی طرح
 مطلب حاصل ہو سکتا ہے اپنا کام مزایا خود تواری سے میں ہوں کہ کسی شہر
 کامل کے سپرد یہ کام کرو گے تو وہ بھی تیار کام ہو یا نہ ہو کئی غلطی اشتباہ
 نیکے اخبارات میں مضمین سب یا مونی بیٹے تشریح کی بابت شائع ہوتے ساتھ
 ہی کیسا پر ملہ ہوئے اس کے جواب میں خریدار ناواقفوں کی طرف سے جواب شائع
 ہوئے بلکہ خاص یہ یہ اخبار لاہور میں شائع ہوئے سب کا عمل تشریح و تفسیر
 پایاب اسکا تشریح دینی اور دوا نہ سب ہم اس بیوقوفی حاصل رہتے ہیں کہ
 بعد کسی شہر چوایا ہی کہ یہ دونوں چیزیں ایک ہی چیز ہیں کہ اب میں خبروں آتے
 کر جوابے موجود ہیں سب کے واسطے نہیں جس نے شوق سے پتے میں تشریح کیا
 سب میں مفتی اسکو کھانوں کا آپ بیتی ہے یہاں دوستانہ جانتا ہستی خوب
 عالم صاحب ایڈیٹر یہ اخبار لاہور نے خواہش ظاہر کی کہ عامل صاحب ہم کو جی
 دکھلا دیں اور جولائی سنہ ۱۳۸۶ء کے پتہ نمبر میں عامل صاحب سے التجا کی خواہش
 تشریح کا نام بھی نہ جانتا ہوا اور پوری مشہوری کے لئے چھپوایا ہو کہ اس طرح بڑا
 بی فائش نہ ہوگا اور مشہوری میں ہونی ہمارے ساتھ دنیا کا آمینہ موجود
 ہے جس میں ہم سب کچھ دیکھ سکتے ہیں خواہ کوئی کہتے کیوزت ہمارے ہم کو
 معلوم ہو رہے ہیں۔ اخباروں کے خریدار بچا رہے ہے یقین تو خود ہی پوچھ
 کیونکہ دوسرے تیسرے ماہ کوئی نہ کوئی پورے ہزار اشتہار چھپا دیتا ہے کہ میں جب
 یا مونی کا عمل جانتا ہوں اور عمدہ تصویر رکھتا ہوں خوب اشیا میرے پاس جو
 وغیرہ وغیرہ لوگ انکو روپیہ بھیج کر اور ان کو بے اثر یا یقین کو محو پیشتے ہیں ہم

اصلی غاموں اور غامیات کا ہر نام ہونا لازمی امر ہے پس سے خیال کے لوگ
 بھی سچے ہوتے۔ پنڈت رام داس صاحب ہنوت و قریہ کے عامل مشہور ہیں
 اور وہ شمالی ہندوستان میں مقام ایٹھ آباد میں رہتے ہیں جس صاحب
 کو اعلیٰ ترقی اس کام میں کرنے کا شوق ہے وہ ہرستہ پنڈت رام داس صاحب
 سے خط و کتابت کرتے پورا اندر غیبی تہا وینک پنڈت رام داس صاحب سے ایک
 دفعہ ایک عورت کی چٹریاں لگانا چاہیں تھے اور وہی کہ پنڈت صاحب میں تھیں
 سے لکھا کہ آپ کی خدمت میں رہنا چاہتی ہوں پنڈت صاحب نے مشکور کیا کہ
 چٹریاں لکھ کر اس آگنی تمام غلطی کو اپنے کہ پنڈت صاحب نے اس چٹریاں کے
 ذریعہ کیا کیا کریستہ لوگوں کو دکھائے ہیں مریا عورت کو اپنے مکان پر ہونا چاہا
 چٹریاں کو کہا وہ اشارہ کرتے ہی جا کر اس میں پردیش کر گئی یعنی عورت کسی دوسرے
 خزانہ کرامات دیکھیں یا صنف سے احوال معلوم کر دیں جو جوابی خط اس پر
 ہر بات کا جواب یا شیخ اور یہ مطالب تمہارے مدعا کے مطابق دیکھا

ال سے لڈرنا

یہاں جانتے ہیں زبوں کے رہتے ہیں و ہشت سے
 محبوب کہ اس آفتاب سے آواز آگے سے ہے

میرے پیار سے تیرے زبوں سے شوقینوں فرمایا بھیجے ہو کیا آگ سے گذرنا ممکن
 نہیں ہے یہ غیر ممکن ہے کہ میں نہیں ہو کہ خود بخود سمجھ سکوں۔ تو ہم دیکھا ہیں دنیا کے
 کئی معون میں کئی قومیں ہیں جو مذہبی پیار میں آگ پر بھی کبھی چلتے ہیں مگر
 سال کا عہد ہوا ہو گا کہ ہمارے میں دشمن کے دو پنڈت صاحبان آئے وہ
 ہر طرح کی بات کہتے تھے اور جب ہماروں کی آمد اور حاشیہ کی واسطے پہنچا
 کی ہو وہ ان کے کو دیا یہ چیتے تھے ان کے دیکھتے کیواسطے ہندوستان

کے ہر حصہ کے آدمی گئے تھے اور وقت بھر وہاں ہر حصہ کے آدمی آتے
 ہوتے تھے بگیوں اور فتنوں پر ہر حصہ کے مال باجو اور تھوڑے سا موجود
 ہوتے تھے تو یہی لشکر اور یوں میں نہ کہ انہیں کو اپنے لئے تھے
 ہوتے تھے۔ جب پنڈت صاحبان میں تھے تو ان کے صاحب تھے ہاں کو ہر تہا
 تھے کہ گرم میں یا سرد اور کچھ حل گئے ہیں یا نہیں غیر ہموں ہموں ہموں
 یوگیوں کے جتنے لوگ تھے منہ میں انگلیاں ڈالتے تھے کہ یہ کیا عقیدہ ہو رہا ہے
 جو حل نہیں ہو سکتا۔ سب کے سب کہتے تھے کہ آگ اولیاؤں۔ ویوں پنڈتوں
 پنڈت نہیں رہ سکتی خواہ کچھ ہی کرو جو اس کا گن ہے ہمیشہ اس میں موجود رہتا ہے
 آگ سے سانس کو سوں جانتی ہیں جن ہوت۔ ڈاکنی۔ شاکنی چریل۔ بلا۔ شمش
 دیو اس کے نزدیک تک نہیں آتے چل میں رہتے ہاں مہاتمارات کو اس کو
 بلا دیتے ہیں کہ یہ کچھ شیریں شیریں وغیرہ دوزخ ہاں جا دیں

جادوئی انگوشی

بازار سے بجلی کا مصالحہ لیکر بازار سے ہوتے انگوشیاں فرماتے ہیں ہر جگہ
 ہے یہ انگوشی حاضریت کا کام دیتی ہے جس کسی نے اپنے ہاتھ سے ہر جگہ
 کی زیارت کرنی ہو اس میں دیکھنے سے درشن ہو جائے کہ اگر یہ انگوشی کو
 تو ہر مرض کا علاج اس سے ہو سکتا ہے بزرگوں کے درشن ہو سکتے ہیں پنڈت
 اور تاروں راجہ اندر سا مچن رہی ہنومان جی حضرت سلیمان بعد ہریوں کے وغیرہ
 وغیرہ نظر آتے ہیں دوزخ اور بہشت میں تمہارے اپنے شہر کے باشندے
 پر سے ہونے نظر آویں گے مصالحہ تار کر کے خواہ اپنے استعمال میں لاؤ یا فروخت
 کرو آپ کی مرضی پر منحصر ہے یہ تہا دینا کہ میرا فلاں دوست یا عزیز کھلتے یا لاہو میں
 وقت کیا کر رہا ہے بسکے آگے کوئی مشکل نہیں ہو گا۔ یہ دیکھ کر دریافت بھی کر لیتے

اور کبھی خطانہ کرنا اس لیے سب بوتلیں جو بچہ بتوں کے رنگ پر ہیں دھوپ میں رکھو اور سب میں پاؤ پاؤ مصفا پانی ڈال دو اور ان پانچوں بوتلوں کو آدھ گھنٹہ تک دھوپ میں رہنے دو بعد ازاں ان کو سردی میں محفوظ رکھ دو جب کوئی بیمار آوے تو تم بذر بیجہ منفس یا عقل یا ممول بیماری شناخت کر لو اور دو تولے پانی بوتل سے گلاس میں ڈال کر پو دو اگر بیماری کھوڑی اور نئی ہے تو ایک دو دن میں اگر پانی ہے تو چند دن میں کلی آرام ہوگا۔ اگر بیماری سردی سے ہے تو سرخ بوتل کا پانی دن میں تین چار دفعہ پلاؤ سا گرمی سے ہے تو نیل بوتل کا پانی دینے سے فوراً آرام ہوگا بوا سیر بادی کی شکایت ہے تو زرد بوتل کا پانی پلاؤ وغیرہ وغیرہ اگر زیادہ خرچ کر سکتے ہو تو پانچ کمرے اور پانچ خرچ کے لباس تیار کرو ان کمروں میں بیمار چند منٹ میں جینگا بھلا ہوگا جب کوئی ایسا شخص آوے کہ جس کو گرمی سے بخار ہو گیا ہے تو تم اس کو سبز یا نیلا لباس پہنا کر سبز رنگ کے کمرے میں بٹھاؤ جس میں سوائے سبز شے کے کسی اور رنگ کی شے نظر نہیں آتی بلکہ تم اپنا لباس بھی سبز رکھو اور یہ ہم کو سبز کر رہی ہے بٹھا کر سبز بوتل سے پانی پلاؤ بخار دور ہونے کے علاوہ ہر طرح کی گرمی اس کے بدن پر دباؤ سے جاتی رہتی اور پھر کبھی مڑ کر نہ آوے گی منفس حالات کیلئے کتاب علاج شمس قیمتی و معہ محمول فینئر سبدا کبھی لودیانہ سے منگاؤ۔

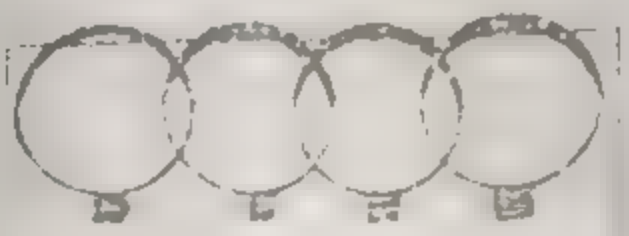
سوال کا جواب

جب کوئی سائل آئے تو تم اُسی وقت معلوم کر لو کہ اس وقت ہمارا کیا مت چل رہا ہے اور سر کون ہے وغیرہ وغیرہ پھر نقشہ سے دیکھ کر احوال کہو۔
ملے دامنی گر ہو تو نیند استعمال کرو ورنہ ہنس۔

[illegible][illegible]

حضرت مولانا صاحب دہلی فرماتے ہیں کہ
 جو شخص اپنے دل سے اللہ کی یاد کو دور کر دے
 وہ اللہ سے دور ہو جائے گا۔

تصویر مکان



مکان ست کودنا

اگر پہلی چار رویتیں نمائندہ شاگرد سے ملے کرنی ہیں تو تم
 ایک مسات چھت مکان سے اپنی شاگرد کو حکم کرے ہی کودنا سکے ہو
 آگ میں پہلے کیوقت اسناد بعد شاگردوں کے آگ کے پاس کھڑا ہوا
 ہے اور ایسے زور سے بولتا ہے کہ موثر امانہ خود بخود اس کے منہ سے نکلتے
 جاتے ہیں وہ کہتا ہے کہ میں جاننا معمولی بات ہے جس علم کے ماہروں
 استادوں اور کاموں سے بڑے بڑے کام کے دی عم ہمارا پیارا اور ہمارے
 جوا تارا اور پیر کھلائے وہ ہماری طرح انسان تھے اس علم کو میکیا اور غوث
 پانی اور یہ آگ سے گذرنا تو اس علم کے آگے نچوں کا کھیل ہے یہ کھڑا استاد
 کسی پر ہیڈ بناتا ہے اور شاگرد خوش آواز سے بولتے ہیں
 جہد ہر دیکھنا ہوں ادھر تو ہی توت ہے

میں علم کے بولتے اسناد اور شاگرد کے ہاتھ میں شاگردوں میں
 میں ہی وہی ہے ہاتھ کی سر دی اور شاگردوں میں ہاتھ کی سر دی ہوتی ہے
 اور اس اگر نہ مالی جائے تو یہ نہیں پہنچے سب سے پہلے ہی ہاتھ میں ہاتھ
 ہی نہیں ہو گیا ہو گا اور شاگرد بھی پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے
 کو ملے میں پہنچے اور شاگرد بھی پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے پہنچے
 اس کو جاننا وہ سب آپ ہی آپ ہے
 اس میں کہ بولنے کے بعد میں اسنادوں سے ملے میں سے شاگردوں میں
 ہے کہ حقت کے لئے گردنوں طاف و کثرت ہے کہ سب کو کرتا ہے
 آئے ہیں اور میں خوب دکھلاؤں گا۔ اور ہر چیز کا وہ ہے اور وہ ہے
 اور آگ کو چکر دیتا ہے یعنی خیال کرتا ہے کہ سب سے پہلے میں وہ ہے
 میں نمون میں ہر کریموں کو جتا میں جنس میں کہ سب سے پہلے میں ہر چیز
 ہا ہے اور انھیں بند کر کے ہر چیز کو ہا ہے اور ہا ہے اور ہا ہے
 کو ایک حالت اپنے اوپر نمودار ہے وہ ہا ہے اور ہا ہے اور ہا ہے
 کہنے کہتا ہے لاکھوں یہ وہ ہا ہے اور ہا ہے اور ہا ہے اور ہا ہے
 وہ جانتا ہے کہتا ہے کہ اگر میں ہوں کہ ہا ہے اور ہا ہے اور ہا ہے
 گذر سکتا ہوں پھر اسی چار درجہ کے جوڑے و قوت و قوت و قوت و قوت
 میں کلاب بیکر سب لوگوں پہنچو رہا ہے اور جہدی ہا ہے اور ہا ہے اور ہا ہے
 کہ ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے ہا ہے
 آگ سرور پڑی ہے اور چہلوں کی طبع ملائم اور آرام دہ ہے سب کو پسند
 دلانا اپنی دلادری با قوت ارادی بر دھاتا ان کی ملک میں آگ پر ہا ہے
 جاتا ہے اور شاگردوں میں اپنی مقناطیس بہر تاجا ہا ہے کہ ان پہنچے
 در اسی حالت حال ہو جائے۔ پس شاگردوں کو کہتا ہے کہ چہلوں سے

سب دھڑکنے لگے ہیں استادیہ مال تماشینوں کی دھند فحاشی ہو رہی ہے
 کہ بچہ منٹ تک نہ اتر پھیں رہا ہے جس کسی سے چٹا ہووے
 جہیز کی گٹ پر چٹے ہیں ہر دو چوڑی دھند سے سب بچے پڑے ہیں
 سے تیرے کے بعد اور میں دھند سے ہوتے ہیں منٹوں میں ہم سے اس
 سے یا کہ کہیں بنی ہوئی کہ ایک کو دودھ کر کے دیا یوں سو مائیں تو ہم
 کرتے درجہ و دنیا پر جا کر ہیں کہیں یہ نام آتشی و روحانی کہیں کہ
 ایک نوحہ ہو رہے رات بچاؤ کی سو مائیں کے کئی دھند دار لائق و فانی ہی
 سے مرے سب سے بہت پارت ہو رہے دھند لگائے گئے تھے پھر دیتے ہوئے
 شوق میں آکر اور اپنے اوپر حالت حال طاری کر کے سب فاشوں کو دل
 ہم ہی شوق کر رہے تھے بچاؤ بہت مندوں میں پھر سے اوکھڑے دکھائے۔
 بعض وقت سی اساتذہ ایک ایک حالت ہو جاتی ہے کہ وہ آگ میں
 خود بخود پڑ جاتے اور آگ اسکو نہ نہیں پہنچتی لوگ اس کو پروا
 اور شوق نہ رکھتے ہیں اس کو جان کی ہوش نہیں۔ دراصل وہ حالت حال میں
 ہوتا ہو جیسی ہی حالت آپ کے قدامت کیفیت طاری ہو جاتی ہے۔
 اگر کوئی دھند ہی نہیں ہو جائے کہ آگ پر چل سکے اور بے ضرر لوگوں
 کو جلا سکے تو ان سب شکر دوں تو میں پرتم حالت طاری کر سکتے ہو جو ہمارے
 حکم کے تحت ہیں ایک دیکھ کے کہ اسے جاؤ جس کا کنارہ بہت اونچا ہو بھگن
 ہوں کہ حالت طاری کرواؤ ان کو کہو کہ ہمارے اشارے کے منتظر رہو۔
 آگ میں بھی یہی بات ہے اگر اشارہ کرتے ہی گزر ہو گیا تو خبر دہ آگ جلائے
 والی آگ ہوگی۔
 ہمارے ان کے سنتے ہی سب سے ایک بچے اپنے آپ کو گرا دیا اور
 بیشک بے ضرر نہایت آرام سے بچے آدھا۔

چشم از خود تیرے
 ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ ایک صاحب کو ایک دفعہ میں فرنگی
 دیکھی کہ وہ ہونے لگا تو اس نے کہا کہ یہ تو میری جہیز ہے
 ہونے لگا تو ایک صاحب کو دور سے دیکھ کر فرنگی



حال جب کہ سے ہی سن کر یہ فرنگی فرانس کے آئے یہ کام ہوں
 کہ نہیں ایک ہی بات ہے۔

سو فی کھڑی کرنا

جب اور دوسری شے نہ بھڑکی پھر سکو ایک سو فی میں اور ابھر کر
 اس زمین پر سیدھا کھڑا کرو یہاں تک کہ وہ کھڑا ہو کہ جب تک سو فی میں
 کھڑا رہے گا خیال اور پر نہیں ہو گیا اور اگر شے پاس پورے نہیں
 کر چکے۔ پھر تم سو فی کو آہستہ آہستہ چھوڑ دو پھر ہی دیکھی بعد ازاں میرا بھی
 کر کے کھڑی کرو اس طرح آہستہ آہستہ ہوا میں معلق بھی کر سکتے ہو +
 فوٹو :- ہمارا یہ مطلب نہیں ہے کہ ٹکٹ لگا کر یا مشہوری کے لئے
 شعبہ بازی پر کمر بستہ ہو جاؤ۔ ایسا کرنا منع ہے ہمارا مطلب یہ ہے
 کہ ابھی اس خاص سے ترقی کرتے کرتے ابھی اس لا محدود پر لگ جانا
 یا اگر ابھی اس خاص میں ہی ترقی کرنی منظور ہے تو بہتر ہے اس سے

بھی وہی مطلب آخر کو حاصل ہو سکتا ہے مگر کچھ کسی کو دیکھ دو مہم فیہ
و دیالکی بندگی کرنے کی خاطر دیکھا دیکھا لوگوں کو مشق ہو۔

پانی پر چلنا

یہ بہت بڑا مشق ذرا مشکل ہے اسکو وہی علم پورا کر سنا اور وہ
سے کرنا شروع کرے عرصہ آتا برس کا گذرے کہ ایک صاحب صاحب
ہر چور میں ایک پہل کے درخت کے نیچے ان کے دوست اس کی سبقت
تھا کہ یہ گو دیکھانے ہیں اور وہ وقت کتوں کا ہوتا تھا کہ بچے نہ آتے ہیں
پہلے کسی دفعہ ہر چور میں آئے ہیں وہیں بہت عرصہ کسیر کے کسی چاروں
گزار سے ہیں ہمیشہ جھٹکتے ہوئے تھے کہ اسے میں عرصہ جوان و خوبصورت
میں اور کسی طرح سے نور نام میں ہوئے ہیں انہوں نے یہ سب سیکھا
دیاست کہ جاؤ گاہ کی دیکھو۔

پھر دیکھنے کیو اسنے کے صفیں دی ہیں جو سنی تھیں یہ سب
بیشمار لوگ گواہی دیتے ہیں کہ وہ اس غیر سر پرست اذیتوں کے بھی
لوگوں سے دیکھتے اور ایک دن میں مردوں کو سون پرستہ جاس
بات کی مضبوطی کرتا ہے کثیر سے کثیر سے ایک دوست اس
صاحب ملازم محکمہ جنگل کا ایک خط میرے پاس آیا تھا کہ جہاں ایک فقیر
پانی کے دریا پرستہ دوڑتا ہوا اور آ رہا تھا ہے۔ دریا سے کچھ دور
تمام قادیوں میں سادھوؤں مشق کی طرح اپنے بہت میں بھونکے جھرتے
ہیں جب بہت میں اور بہت میں ہو و فیض موبدلی بہت ہی پرست
ہیچے اور نہ وہ پرستہ سوجھتے ہیں دریا سے نہ کثیر سے نہ اس
حج خالی پھرتے بہت دن میں یہ بھونکے جھرتے۔

جالی تہستہ آہستہ پرانیا کی حج اندر دم کچھ شروع کر کے یہاں تک
مشق کو بڑھاتا جاوے کہ دم عرصہ تک دھکنے کے علاوہ ہر بہت جھکے
جاوے ہمارے ایک دوست جو ایک راج پورگ سوسائٹی کے پریزیڈنٹ
ہیں اس مشق کو بڑھا کر جہاں تک لے گئے ہیں کہ بدن نہایت ہکا بکا
آہستہ کے علاوہ وہ پاؤں کے ایک انگوٹھے کے بل کھڑے ہو سکتے ہیں
اگر مشق جاری رہی تو جلد کا میاں ہو جائیگا
جس وقت تھکتے تھکے چڑھ جائی ہوئی ہو پہلے پہل ایک پاؤں کے
پر ایک پہلے کے بل اور آخر کو انگوٹھے کے کنارے کھڑے ہو کر وہاں
تک پہنچ جاؤ منزل مقصود وہ ایک بھوکا بھول ہلکا ہوگی اس وقت ایک
بڑی ساری چھتری بنو اور ایک گھڑ پانی کے کنارے اونچی جگہ سے
پانی میں چھلانگ مار دو دم چڑھا لو اور چھتری کھول لو دیکھو کہ کس منزل سے
آہستہ آہستہ نیچے آتے ہو اس کے بعد چھتری کے ساتھ ایسی ہی بانہ جو
اور چھلانگ مار کر پانی پرست جلدی جلدی پھرتے جاؤ اور دونوں ہاتھوں
سے یہی کھینچو جاؤ۔ اس طرح تھیں اپنا ہلکا پن کا پورا پورا لگ جاتا ہے
کتنی کسر اور باقی بہت۔

مشق کرے کرے ہر آدمی کے سلسلے پانی پرستہ چل سکرے اور آخر
یہ وہی آہستہ کے قابل ہو جاؤ گے یہ مشق زیادہ عرصہ مانگتی ہے اس
سے صرف مستقل مزاج اور برہم چرچہ قائم رکھنے والے عامل اسکو کریں۔

تمام شد حصہ اول

پانچوں شاخیں باہر جانی بند ہو جائیں گی اس وقت بروقت کی ہرگز کو تھاری
 عقل سمجھ سکیگی اور بجلی سے بھی چلنے کی دوز کر تری کرنی ہوئی اعلیٰ عقلوں
 میں شمار ہوگی۔ ایک سخت پردہ انہو جاوے اور ایک درہی نظر و نظر آویگا
 ہٹ یوگی کھٹ چکر کا عمل کر کے سب برتوں کو روک کر یہ آئندہ لیتے ہیں۔
 لوگ سادھن سے نظارہ پانے کا بخاری فائدہ دے کہ پھر انسان ہرگز
 نہیں بھڑکتا اور ہر روز نئی ترقی کئے جاتا ہے مگر برقی اس کے بھوکے
 اور خشک دیدار نئی و کرم کا نڈی کے دل میں ہر وقت شک رہتا ہے۔ کہ
 روحانی دنیا پانہ اکر برہم کوئی ہو یا نہ ہو کوئی پوشیدہ پردہ ہو یا نہ ہو جس طرح کہ
 آج کل ایک فرقہ ہو گیا ہے جو صاف کہتا ہے کہ یہ خدہی پانہ یاں سب اپنے
 ہی فائدے کیلئے صرف اسی جسم تک میں رہنے پر خاک ہی صرف ہوگی اور
 ترقی اور زیادتی کچھ نہ فیت و نہ بود جس طرح حالت خواب میں انسان
 کسی طرح حالات دیکھ رہا ہوتا ہے اور دیکھتے دیکھتے اس کے پیچھے چور دوز
 ہے ہوتے ہیں اور سخت گھبراتا ہے کہ اب مرا اور اس وقت ہی ہوا کے
 جھونکے یا سخت آواز سے جاگ مل جاتی ہے ایشور کا شکر بجاتا ہے کہ
 چھٹکارا ہوا۔ حالت غم سے نجات پائی۔ خیال کرتا ہے کہ جھوٹے کھیل کو
 بیچ ماننے سے کیسا دکھ ہوا اسی طرح یقیناً جب اندر کے دوسرے غلاف
 کا نظارہ پڑے گا پچھتاوے کے کہ جھوٹ کو سچ مان لیا اور بے فائدہ آئندہ عظم
 کہ چھوڑ کر دھوکے کے گھر میں جگہ لی۔

مبارودہ ہے جو مرنے سے پہلے مرے دانادہ ہے جو پردہ اٹھنے سے
 پہلے ہی صرف عقل کے زور سے اسکی اندرونی حالت کو جانکر عمل درآمد شروع
 کرتے غرضیکہ خیر یا قدرت دمایا ہمیشہ اسی ترن دوزنی ہے کہ جس سے دیر
 یا دینا پانہ اطر پر ہمیشہ ہی رہے تمہاری ہر خواہش کی اندرونی چال کی

قدرت کی طرف سے ہی ہوگی کہ وہ تو خوب جگر باندھے رکھے قدرت ہی
 ہر روز طرح کی بریں دلت میں پیدا کرتی ہے قدرت ہی ہٹے ہٹے ہوت کا
 غلبہ پیدا کر کے جسم انسان کو حرکت دیتی ہے قادر بروقت اس کے بر خفا
 ریز کر تا رہتا ہے مرن کے سننے کی طاقت غافل نہیں رکھتی مگر اس کی
 پس کی قدرت فائز ہوئی ہے۔
 اب رہی یہ بات کہ لاکھوں جنموں کے برابر ایک جنم میں ہو کر سادھن
 ہو سکتی ہے سینا جو دراصل دھم اور بھوٹا سمجھتے ہیں اور جس میں بچے ہو
 اور آئندہ کے روح کے تعلقات کا حال معلوم پڑے یہ ہے بعض اوقات
 ہماری موجودہ حالت کے برابر اس کی حالت ہوتی ہے۔
 یعنی داناؤں اور مونیوں کے نزدیک اس جگہ کے پٹے سے کچھ نہ
 ہے کیونکہ دونوں پٹے میں اور دنیا میں جہاں کسی خلاف پردہ سے
 ایک دوسرے کے اوپر آئے ہوئے ہیں۔ یہی نزدیک نزدیک ہیں
 حالت خواب میں جب بوجھ چل جاتا ہے اور جاگ اٹھنے پر سچ چلا
 ہوا ہوتا ہے تو مانا گیا کہ دونوں غلاف یا حالتیں میں ہیں مگر
 وقت حالت خواب میں انسان کو اپنا سب احوال دکھائی پڑتا ہے اور
 حالت خواب میں ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور اس کو سمجھ ہوتی ہے کہ
 میں حالت خواب میں ہوں۔ اور یہاں سویا ہوں اور بچھا حال میں
 رہا ہوں اپنے جسم لباس چہرہ اور آنکھوں کو برابر دیکھتا ہے۔
 اسے برہم دیا کے اندلشیو جس طرح ان غلافوں کی چھائی ہو گئی ہے
 اگر اسی طرح اس چادر کو بھی اٹھا کر دیکھ تو پھر چور آئندہ ہو اگر اس جنم میں
 یہ دونوں حالتیں اپنے اوپر قائم کر لیں تو پردہ اٹھنے کے علاوہ دنیا
 کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہیں۔

پانچوں شاخیں باہر جانی بند ہو جائیں گی اس وقت ہر وقت کی ہرگز کو تھاری عقل سمجھ سکیگی اور بجلی سے بھی جلدی دوزخ ترقی کرتی ہوئی اعلیٰ اعلیٰوں میں شمار ہوگی۔ ایک نکتہ پر وہ اپنے جاوید اور ایک درہی نظارہ نظر آویگا ہٹ یوگی کھٹ چکر کا عمل کر کے سب برتوں کو روک کر یہ آئندہ لیتے ہیں۔ لوگ سادھن سے نظارہ پانے کا بھاری فائدہ یہ ہے کہ پھر انسان ہرگز نہیں بھرتا اور ہر روز نئی ترقی کئے جاتا ہے مگر برعکس اس کے بچو کے اور خشک ویدانتی و کرم کا نڈی کے دل میں ہر وقت شک رہتا ہے۔ کہ روحانی دنیا یا نرا کار برہم کوئی ہو یا نہ ہو کوئی پوشیدہ پردہ ہو یا نہ ہو جس طرح کہ آج کل ایک فرقہ ہو گیا ہے جو صاف کہتا ہے کہ یہ مذہبی پابندیاں سب اپنے ہی فائدے کیلئے صرف اسی جسم تک ہیں رہنے پر فائدہ ہی صرف ہوگی اور ترقی اور زیادتی کچھ نہ نیست و نابود جس طرح حالت خواب میں انسان کسی طرح حالات دیکھ رہا ہوتا ہے در دیکھتے دیکھتے اس کے پیچھے چور دور سے ہوتے ہیں اور سخت گھبراتا ہے کہ اب مرا اور اس وقت ہی ہوا کے جھونکے یا سخت آواز سے جاگ مل جاتی ہے ایسٹور کا شکر بجاتا ہے کہ چھٹکارا ہوا۔ حالت غم سے نجات پائی۔ خیال کرتا ہے کہ جھوٹے کھیل کو بیچ ماننے سے کیسا دکھ ہوا اسی طرح بکھوت جب اندر کے دوسرے خلاف کا نظارہ پڑ گیا پھٹا دے کہ جھوٹ کو بیچ مان لیا اور بے فائدہ آئندہ اعظم کہ چھوڑ کر دھوکے کے گھر میں جگہ لی۔

بہادر وہ ہے جو رستے سے پہلے مرے داماد ہے جو پردہ اٹھنے سے پہلے ہی صرف عقل کے زور سے اسکی اندرونی حالت کو جان کر عمل درآمد شروع کرتا ہے غریب نہ پر یا قدرت دمایا، ہمیشہ اسی طرف دوزخ ہے کہ جس سے دیرا یا دنیا پاندہ طور پر ہمیشہ بنی رہے کہ تھاری ہر خواہش کی اندرونی چالاکی

قدرت کی طرف سے ہی ہوگی کہ وہ تو خوب جھڑکنا دے کہ قدرت ہی ہر روز نوجوانی میں پیدا کرتی ہے قدرت ہی ہر وقت ہر وقت کا شہید کر کے جسم انسان کو حرکت دیتی ہے قادر ہر وقت اس کے ہر وقت رزق کرتا رہتا ہے مرنے کے لئے اس کی قدرت عقل میں رکھتی مگر اس کی پس کی قدرت فائز ہوئی ہے۔

اب رہی یہ بات کہ انھوں نے ہوں کے برابر ایک جنم میں سو سو سادھن ہو سکتی ہے سبنا جو در جس دم ورجیو بکھتے ہیں اور جس میں بکھتے ہیں اور آئندہ کے روح کے تعلقات کا اس معلوم ہوتا ہے بعض اوقات ہوری جو جو دو حالت کے برابر اس کی حالت ہوتی ہے۔ یعنی دونوں در دونوں کے نزدیک اس حالت کے پسے سے کچھ متا ہے یونکہ دونوں پسے میں در دنیا میں جہاں ہی غلط ہے وہاں ایک دوسرے کے اوپر آنے ہوئے ہیں یہی نزدیک نزدیک میں حالت خواب میں جب بچ چس جاتا ہے اور جاگنے سے برسی چھو ہوا ہوتا ہے تو ناگیا۔ دونوں غلط یہ حالتیں ہیں میں جس وقت حالت خواب میں انسان واپس سب اجوں دکھائی پڑتا ہے اور حالت خواب میں ہی جاگ رہا ہوتا ہے اور اس کو سمجھ ہوئی ہے۔ میں حالت خواب میں ہوں۔ اور یہاں سویا ہوں اور کچھ حالت میں رہا ہوں اپنے جسم باس چہرہ اور آنکھوں کو برابر دیکھتا ہے۔ اسے برہم و دیا کے امثال شیو جس طرح ان غلافوں کی جانی ہو گئی ہو اگر اسی طرح اس چادر کو بھی اٹھا کر دیکھو تو پھر پورا آئندہ ہو اگر اس جنم میں یہ دونوں حالتیں اپنے اوپر قائم کر لیں تو پردہ اٹھنے کے علاوہ دنیا کو بھی فائدہ پہنچا سکتے ہو۔

جس طرح ایک غلاف میں سے بیج نکلتا تو دوسرے کا بھی چلا گیا اسی طرح جب اس موجودہ غلاف اور غلاف اعلیٰ سے تعلق ہو جاوے گا تو ہمارے کردار سے وہاں بھی جھگیلی بھکرتا رہے دشمن کو نیست و نابود کر دے گی اگر کسی پر رحم کر دے وہ سرسبز ہو جاوے گا اور ایسا ہو جاوے گا جسے وہ بھی اچانت..... اور مقدمات میں فحیانی کرنا ہمارے لئے معمولی رزم ہوگی اگر دوسری حالت میں کامیاب ہو جاوے گی کامل کیونکہ اس غلاف کے متعلق سے نظارہ خاص ہوتا ہے اور پیشین گوئی وغیرہ بھی اسی حالت سے ہو سکتی ہے۔

آپ نے یہ بھی اچھی اور پر پڑھا ہے کہ الجھناش یا عکس پرمانہ کا مستوگن پردان کے اوپر پڑنا ہے اور مثال سواں کے عکس کی دیکھی ہے کہ یہ صرف صاف صاف سمجھانے کی خاطر فرمایا تھا اور نہ جس طرح سرب دیانی نرا کاراگنی ایک اندھیرے مکان میں نعل کو روشن کر رہی ہو اور باہر کی نرا کاراگنی کا اس کے ساتھ تعلق نہیں صرف اس جگہ کی رانی جہاں نعل ہو اسکو روشن کر رہی ہو اسی طرح من جہاں جہاں جاتا ہو وہاں کے برہم سے شکست پاتا ہے۔ جس طرح بھٹی پانی کے تار میں چھوڑ جاتی ہر طرف اسکو پانی ہی پانی میں نظر نہ تار درخس حصے میں جاتی ہے اسی حصہ کا پانی اس کی مدد کرتا ہے اور سہارا اسکی زندگی کا ہوتا ہے اسی طرح من جو نہایت سوکھم تنوں سے بنا ہوا مانس کے گڑے دل کے اندر زندا اسی جگہ ٹھہرے ہوئے ہے اس لامحدود نرلیپ یک رس انسانی برہم سے ہوتا جانا ہی انسان جب ریل پر سوار ہو کر دو گھنٹہ میں کوسوں نکل جاتا ہو تو میں بھی اس کے ساتھ تے تے برہم دسب ایک رس یہ نیا صوفی سمجھانے کی خاطر کہا گیا ہے اسے گنہ جانا ہی چراغ کی روشنی جس طرح مکان کو روشن کرتی ہے اور آئینہ میں اپنے عکس کو گری بہت

تے وہ جہاں جہاں ہے یہ سب تیں ساتھ رکھتی ہو اسی طرح من بھی اس سے ہی پاکر سب شرف و نیتین کر دیتا ہو اور جہاں جہاں جاتا ہو سب مسرت پاس رکھتا ہے تم چھتری کر کے دھوپ کے جس حصے میں جاوے گا سایہ کرتی جاوے گی دراصل سایہ میں بھی دھوپ ہے مگر تم کو معلوم نہیں ہوئی کیونکہ اس کی سوکھم حالت ہی من کے بغیر تمام جسم روح و غم سے پر ہے اسلئے اس پر من ہمارا ہی دلے برہم کا کچھ اثر نہیں پڑتا۔

دنیا میں جس نے کے ساتھ تم تعلق پیدا کر دے اسکی محبت و جدائی وغیرہ کا اثر ضرور ہمارے دماغ میں عکس کھینچتا ہے من پر اس عکس کو کھینچنے پر آواز بھر لینے اور تصویر سے لینے کا آراہی دماغی اصول پر ہے اندھیرا جہاں ہے اور ایسا سنا کہ ہوتا ہو جو انسان کے دماغ وغیرہ کے مادہ کیساتھ کچھ تعلق رکھتا ہے برآورد جو نکالی جاتی ہے مختلف شکل و صورت رکھتی ہو اگر آپ ایک حصول بار یک چمڑا سے منڈا ہوا اپنے نزدیک کسی بند مکان میں رکھیں اور اپنے سے دوسری طرف کے پڑا کی کمال کے اندر موم کیساں سے بھلا کر لگا دیا اور پھر گھبرا کر من اور بند ختم ہو نیکی ایک ایسی نلی جو بار یک آواز کو موٹا سی آواز بنائے کرسانی دیوے اس زحول سے لگا کر نیش زرب آواز ہو و سنان دلی اگر زحول کے اندر کے موم کو دیوے تو مختلف بار یک بار یک رکھیں پھر پانی جو آواز کی ضرب سے ہوتی ہو اور ضرب کے پھر آواز پیدا ہو کر زحول کے اندر بند ہو گئی ہے عکس تصویر کی بھی اسی طرح بار یک ہے ایک تاشم کہ جس پر سیاہ مسالہ لگا ہوا ہوتا ہے کبرہ کے آخری حصہ میں بند کیا جاتا ہے اور اندھیری ہی کو ٹھڑی میں اس پر مسالہ پڑایا جاتا ہے اندھیرے رنگ کے سیاہ کبرہ کے اندر ہی اندھیرا کر کے اسکو اس اندھیرے حصہ میں رکھا جاتا ہے اور کبرہ کے شیشے کے آگے اندھیری کر کے کی خاطر ایک چمڑے کا لٹا

دگر ہوتا جب دن کو سب کا مٹیہ رکھا گیا اور گہرہ کا پڑا ہوا
 جس طرح انسان کو ٹکسرتہ شیشہ پر پڑتا ہے اسی طرح ہر شے یا آدمی کا ٹکسرتہ
 من بچھے رکھے ہوئے شیشہ کی طرح پڑتا ہے اور اس میں اپنے آپ کو عکس کرتا ہے
 ہے اور وہ اس طرح کی تصویر بنی رہتا ہے کہ کوئی سوچ کی شے میں ہر شے کے
 رد و حرکت و حرکات و سکنات کی تصویر بن جاتا ہے جس طرح کہ آئینہ میں
 جتنی بھی شے یا آدمی کا عکس نکلتا ہے اس کے گزشتہ و مستقبل اس کا سایہ اور عکس
 ہی صورت و رنگ پر ہوتا ہے۔

بس یہی حال من کا ہے کہ ہر ٹکسرتہ پر عکس پڑھنے رہتا ہے جس طرح نور ہشوں کی
 شعاعوں کا ٹکسرتہ ہوتا ہے اور یہ بعد دیر سے یا قریب خواہش سے کوئی جہتی
 اپنا اثر دکھاتا ہے یہ سب عکس ہیں دنیا یا بدھ میں اور بعد و من پر پڑنے
 ہیں یعنی من پر ٹکسرتہ کا ٹکسرتہ پڑتا ہے بدھ سے کسی گنا زیادہ رہتا ہے
 تصویر من پر پڑتی ہے ہر جہ کے جس شے یا زمین پر کاش میں یہ کارروائی
 ہوتی ہے اس حصہ کا کوئی خدشہ جو کسی کام کیو اسٹے بنا لیا ہے اس کا
 عکس اسی طرح اپنے میں سے لیتا ہے اسی کو تیر گت یا گندہ ہو پڑتا ہے کہنے وار
 فرشتہ کہتے ہیں ہم ان سب کی مجسمہ شکلوں سے بھی متکرم نہیں ہو سکتے کیونکہ جو
 ہوگی جہاں جس شے کی اوپاسنا میں دھیان یا جس کام کیلئے کر گیا اسی جہت
 و غلطی و درجہ سے ہو ہو وہی شکل مجسم ہو کر اس کا کام پورا کرتی ہے۔

اس کا پورا حال ہمارے ہی کرنے میں دیکھو۔ جو اگلے صفحوں میں درج ہے۔
 یہ من کا عکس آگ سے جھنپے یا توار سے کٹ جائیوا نہیں ہوتا جب تک
 انسان مٹی یا آدھی کے لائق نہیں ہوتا۔ تب تک من اور کاش پر
 یہ عکس برابر بنے رہتے ہیں۔

جس کیمہ یا آواز کے ٹکسرتہ اس کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اسی طرح بے ڈول و ہوتا

ہمارا کیمہ نہیں ہے بلکہ ہمارے اکیس ہزار سات سو سات و سات و منوں کا
 عکس ریت کے باریک ذرے کے لاکھوں حصے سے بھی کہ بڑا ہے اور شیشہ
 پر پڑتے پڑتے ہمارے شیشہ یا گلاس خراب نہیں ہوتے جیسے کہ گڑ کا شیشہ
 اور دوسری شے کا گلاس خراب ہو جاتا ہے۔
 اسی طرح بڑے ذرے سے باریک بیج میں اس کے سارے گزشتہ اور
 آئندہ درخت کی تصویر موجود ہے اس جتنی خیال دلے ٹکسرتہ کے قلب
 طبیعت اور عکس کا ٹکسرتہ مطابق ہی انسان کو دوسرا ہم ملتا ہے اور یہ ایک تہ کے
 تعلق کے عکس تک اس کی اگلی مقرر ہوتی ہے۔
 سرشتی کئی طرح کی ہوتی ہے بعض ہا نور صرف پانی میں ہی رہ سکتے ہیں اور بعض
 پانی میں بھی اور باہر بھی دریا کی گھوڑا جو اسی گھوڑے کی طرح ہوتا ہے برسوں
 تک پانی میں بھی رہ سکتا ہے اور برسوں تک پانی کے بغیر بھی رہ سکتا ہے زیادہ
 پانی میں عجیب عجیب شیا ملتی ہیں سمندر کی سے کسی گنا زیادہ بھی ہے سمندر
 میں کئی طرح کے محل اور ان کے رہنے والی دریا کی عورتیں ہیں سمندر میں سہر
 آباد ہے سمندر میں جو اسرات کے دھیر ہیں سمندر میں سونے چاندی کی کانیں
 ہیں اسی طرح ہماری باہر کی سرشتی کا بھی پتہ اب تک نہیں لگا۔

بحر شمالی نے اپنی تحقیقات کر اسے میں یورپ کا سب روپیہ دقت اور عقل لے لیا
 ہزاروں جہاز غرق ہوئے کروڑوں جانیں تلف ہوئیں ارنیو لے بیون بنائے
 گئے لاکھوں کا ٹھیکہ ہوا کہ جو بیون پر فوج کر اور کچھ آگے بڑھ کر حال بیان کرے
 انعام پادے کو سونے تک سفید برن اور اس پر عجیب بھرتے نظر آئے آخر ایک
 اخبار میں دیکھا کہ یورپ کے جو افسر حوصلہ کر کے آگے بڑھے۔ کالے رنگ کے
 دیو کی طرح ہزاروں آدمی بڑے بڑے بے گزشتہوں میں لئے ہوئے اس
 طرف سے آنے دیکھے جو نزدیک آ کر گرے کہ انسان کا اس طرف کا آنا منع ہے

نظر آتا ہے۔ وہ سب صحیح ہوتا ہے اور کسی نہ کسی انسان پر کسی جنم میں کے اپنے پر گزرا ہو گا جب خواب شروع ہوتا ہے تو دماغ کسی اور غلاف کے اندر گھسا ہوا ہوتا ہے اور اسکی شعاعیں تمام دیراٹ میں پھیلی ہوئی ہوتی ہیں اکاش پر گزشتہ اور آئندہ سب کارروائی کے عکس کھینچے ہیں جس کے ساتھ شعاعیں ملتی ہیں اس کا فوکس اپنے میں لیکر اپنا عکس و فوکس اس میں کھینچ دیتی ہے سو کچھ حالت سے اس میں مکرر وہ سب کارروائی کا عکس تین منٹ میں دوبارہ لیتی ہیں دراصل اصلی انسان نے وہ کارروائی دس برس میں گزاری ہوئی ہے پس ادھر اسی طرح دس ہی برس معلوم پڑتے ہیں۔

یہی حالت نرک و سورگ کی ہے جو اسی رکھ جو نیاں قالب ہیں اور ہر جونی میں نڈی دل کی طرح بے شمار جیو ہیں۔ مگر کرم محو ہے یہی وجہ ہے کہ دیراٹ میں بہت بیون کے کرم نزدیک نزدیک بالکل وہی ہیں کہ آپ نے دیکھا ہو گا کہ بہت لوگوں کی ٹھہیں آپس میں ملتی ہیں۔ اور بہت کی آواز بہت کا دھن بہت کا خطاب وغیرہ دیکھتے ہیں خود اس طسرح کی کئی جوڑیاں ایک ہی شہر میں دیکھی ہیں۔ اور یہ بھی ساتھ ہی روشن ہو کے دنیا ناد کی ہے ایک ہی طریقہ پر کئی جیو نرک یا سورگ میں پہلے پہلے رہ چکے ہیں۔

پس اس ذرا سے وقت میں انسان کی روح اپنی ہم جنس کرم کی روح کے آسمانی عکس سے تعلق پیدا کر لیتی ہے یعنی عکس ماترا اس سے روحانی تعلق کر کے جدا کی لیتی ہے۔ اور جتنے عرصہ میں وہ نرک یا سورگ میں رہا ہے یا اس نے رہنا ہے۔ اتنا ہی عرصہ روح کو معلوم ہوتا ہے۔ اپنی ہم کرم روح کے عکس پر خود بخود یک لخت ہی سب سے پہلے روح کی نگاہ پڑتی ہے۔ اور یہ سب

کارروائی کا عکس ہو ہوتا ہے ہی ہوتا ہے۔ اور وہاں ہی قائمی طور پر رہتا ہے۔ جہاں وہ کارروائی ہوتی ہے اسے نرک یا سورگ میں جانتے سے روح بدہرا دہر کی روحوں کا بھی نظارہ لیتی ہے جن کا اس کی ہم کرم روح سے بھی کیا تھا۔
اس کو ذرا صحیح صحیح سمجھانے کیلئے ایک مثال دیتے ہیں راجہ بکرا جیت جسکو یوگ دویا کا نہایت شوق تھا۔ اجین میں اپنا نو اس رکھتا تھا کہ ایک دن ایک جوگی جو آدیش یوگ سے واقف تھا اجین میں وارد ہو کر راجہ کے پاس آیا۔ اور بیان کیا کہ میں یوگ دویا جانتا ہوں مگر آدیش یوگ کی مجھ کو خبر نہیں اگر آپ کوئی کرشمہ یوگ آدیش کا دکھلا دیں گے تو بعد میں بھی کسی کرشمے دکھلاؤں گا۔ راجہ نے بید جان کر کہ یہ آدیش یوگ تو جانتا نہیں جو مجھ کو نقصان پہنچانے کا۔ آؤ اس کو یہ کرشمہ دکھلا کر اس سے کچھ اور سیکھ لیں۔ راجہ یہ بجا کر جوگی کو ایک مکان کے اندر لے گیا۔ اور وہاں جو ایک مڑا ہوا طوطا پڑا تھا اس کو اٹھا کر پاس رکھ لیا اور عمل کرنا شروع کیا۔ جوگی کے دیکھتے دیکھتے راجہ کا جسم مردہ ہو گیا۔ اور طوطا بولنے لگا جوگی نے جو نہایت جالاک تھا اور اسی مطلب کیلئے آیا تھا فوراً اپنی روح راجہ کے جسم میں ڈال لی۔ اور طوطے کو مارنے لے اٹھا مگر طوطا ڈر گیا اب سنئے راجہ کے سینکڑوں خزانوں کے حالات جو ان کی گنتی زمین میں فن کئے ہوئے لعل دہر محل کے حالات اور کئی پوشیدہ اشیاء اسی وقت اس نقلی بکرا جیت کو معلوم ہوئیں کسین بچپن سے اس پر چاہے تک کی سب باتیں ایک لمحہ میں بالکل ایسی ہی معلوم ہونے لگیں کہ گویا یہی روح تھی مطلب کیا کہ بکرا جیت ہی ہو گیا اسی طرح روح بھی سب کچھ دوسرے کے مابین سے معلوم کر لیتی ہے۔

افعال نیک یا بد پہلے من میں پیدا ہوتے ہیں پھر زبان پر آتے ہیں۔ اور پھر زیادہ غلبہ کے سبب عملی طور پر استعمال ہوتے ہیں ان تینوں حالتوں کی سزا سزا وغیرہ اس جنم درمیانی دنگلے میں ملتی ہیں داس میں سوچے ہوئے خیالات کی سزا وغیرہ جو زیادہ سوکھم ہے اور روح سے نزدیک ہے اسی نرگ و سودگ کی حالت میں ملتی ہے۔

اب سوچئے کہ ان خواہشوں اور آنے جانے سے آزادی ہونے کا کام کتنی ہے عام قاعدہ تو یوں ہے کہ جس جنم میں جو خواہش روح کی ہونی وہ تو آئیں تب تک بنی بیگی کہ جب تک اپنا دورہ پورا کر کے ختم نہیں ہونی یا جب تک اس کا خارجی فوکس نہیں لیا گیا۔

خارجی فوکس اس کو کہتے ہیں کہ ایک کسی تصویر پر ایک آلہ دور سے اس نیت سے لگایا جاوے کہ اس کا غرض تصویر بنائیں ہو جاوے اور آلہ میں بھی نہ آوے۔

عام آدمی کی خواہش سے یہ خواہش پیدا ہوتی ہے جس کی گرم کی جڑ پھیلنا کہتے ہیں۔

اگر آئندہ عکس عین بن جائے وہ اسے اور کچھ کس بنا دورہ پورا کر کے یا بذریعہ خارجی فوکس کے زاین ہو جائے تو خود بخود دست چپت آئندہ ہو۔ اور بس۔

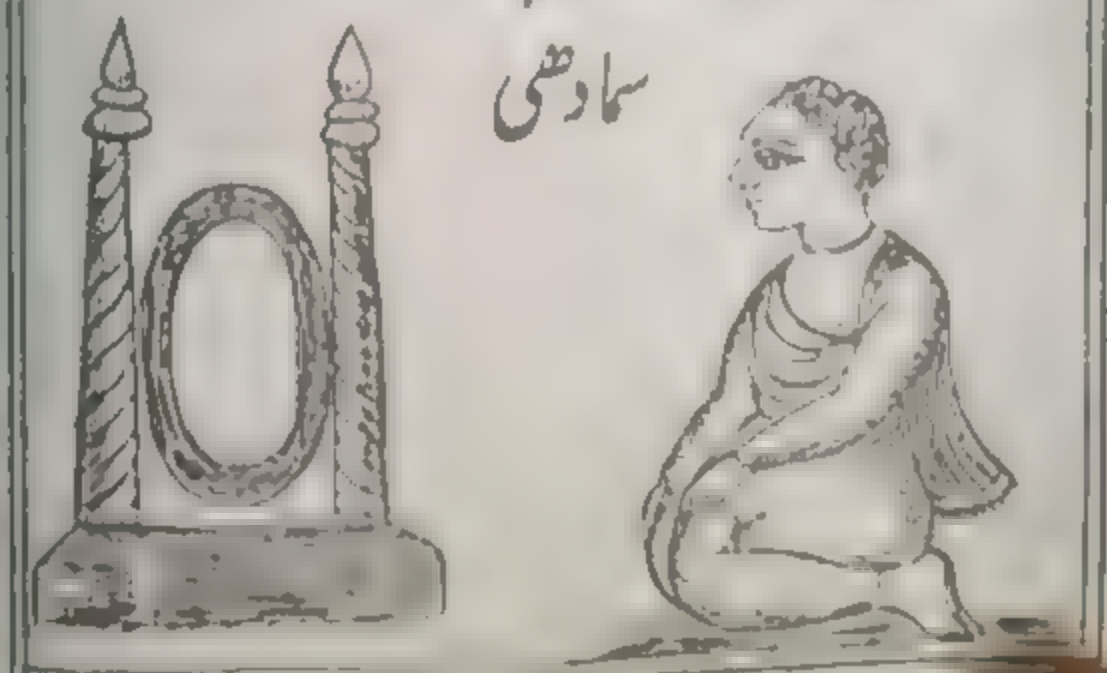
دینا بھر میں جتنے ریت کے ذرات ہیں گروں کو اتنی ہی تعداد میں ضرب دی جائے اور حاصل ضرب سرور پر مائتا کی من سادھی کا بھی ہے تو دنیا کا سبب آئندہ بیش و عشرت ایک ذرے کے لاکھوں حصے کے عکس مائتر کے برابر ہی نہیں ہے۔

ان شکام اور پاشنا یا کرموں کے پھل کے تیاگ سے آئندہ کیلئے بے خطر ہو جاوے کرشن کی طرح جتنی اور در باسا کی طرح زنا رسی بننے کا نام ہی پھل کا تیاگ ہے اپنی خواہش سے کچھ نہیں کیا جانا۔ صرف سادھن کے شریروں کو اگر کوئی دوسرا اگر مجبور کرے کہ کچھ کھانا پلانا چاہتا ہوں تو وہ اس کی خواہش ہے اس کے پھل کا اور حکام کی وہی ہے منہ منہ سے جانتے اور منہ میں ڈالتے وقت میں تم خواہش ہو سادی طرح سب کرم بغیر اسے جونا نہ لینے کی خواہش کے کرو۔ لاکھوں برسوں میں بھی ختم نہ ہونے والے کرموں کا چکر اس طرح مہینوں میں ختم ہو جاوے گا کیونکہ جس طرح نئے پیدا شدہ کرموں سے تم آزاد ہوتے جاتے ہیں اور طرح انہی نئے کرموں میں جو پرانے کرموں سے پیدا شدہ خواہشیں ہیں ان کو بھی سمیٹ رہے ہو۔ اس سادھن کی سادھی کی آزمائش یہ ہے کہ بار بار ہو۔

پار نظر کے نظارہ کو ہو ہو دیکھنے کیلئے اور سپر پورالین کرنے کی سادھی کے سادھن کی تلاش کرو۔ تاکہ یہ بات کہ یوگی کچھ میں سیکھ سکتے ہیں۔ خارجی فوکس اسی سے خارجی فوکس کا تھمت بھی نظر آوے گا۔ شاستروں میں خارجی فوکس کو کتنی طرح بیان کیا ہے اور ایک جگہ اس طرح بھی لکھا ہے کہ سادھی والے اور دیت یوگی کے پیچھے برے کرم اس کو لگتے ہیں جو ان کی خندیا کرتا ہے اور اچھے کرموں کو وہ پاتا ہے جو اس کی تعریف کرے یا ان کی سیوا کرے۔ تیسرا طریقہ کاسی مرن اور کتنی ہے یعنی شری کو کسی جی میں مرنے سے متنی ملتی ہے یوگی پانی کو مسرا کر کے جس کا کہ سیوا سٹے کسی کو دیں وہ کام پورا ہو جاتا ہے۔ پورا ہو تو اس کو کوئی رستہ پاتا ہے۔ سی جی مرنے میں اعلیٰ ریگی ہمیشہ کیلئے تاثیر بھر سکتے ہیں درجہ اول تیرہ ہے کہ شیو جی نے وہ

زمین سحرانزدی ہے کہ جو میرا لکھنڈا جاری ہے وہ کتنی پاؤں سے دوسرا دوم یہ ہے کہ اذلی ابدی دید شامتر اور پران کے اربوں تعداد کے ہندوستان والے اس کو مانتے آتے ہیں انوراب مان ہے جس سے کہ وہ زمین دوبارہ ساتھ ہی ساتھ سحرانزدہ ہوتی جاتی ہے ہوم وجہ یہ ہے کہ شیوجی ہرمنش کے کان میں اس کے شریر چھوڑتے وقت رام دتارک منتر کا اپدیش کرتے ہیں جو یوگی کے منتر سے ٹکرا کر بھو ارضوں کے اس کو سائی دیتا ہے وہ وقت ہوتا ہے جب انسان نا اضر اور نا اضر پینسا ہوتا ہے اس وقت صرف دوسرے نظارہ دیکھنے میں لگا ہوتا ہے کہ اوپر سے یہ اپدیش کارگر ہو کر اس کو آزاد کر دیتا ہے لمحہ کے لاکھوں حصے کی وقت کے برابر وقت میں بھیر و عکس ماترنگ یا سورگ کی دکھلا کر ایک بھاری لازم پر مہیہ ہی برمانے کی سزا کا فی سبھتی۔ یہ بیرونی ارتھ لکھا اب یوگی اس کے گہت ارتھ اس طرح کریں گے کہ ایک اعلیٰ یوگی کے دریا اس کے پھیلائے ہوئے شانتی اور کتنی کے دینے والے اور ایسے کائنات میں مرنے وقت جب ذرا ادھر کی جہانکی ہوتی ہے سب فیصلہ اسی کتنی دینے والے اور اس کے ذریعہ ہو کر منش گت ہو جاتا ہے۔

سادھی



بہت یوگی جس طرح کھٹ چکر دریا بانوں کو اوپر پڑا کر سادھی جیتے ہیں جو جہاں کل سارے دریاں کے دلش میں آتے ہو اور ان کے جہاں موافق ہونے سے خطرناک ہو انک یوگی بھی اسی طرح کتنی آسان ہے اور طریقے اپنے پاس رکھتے ہیں انک یوگ کا ہمیشہ ہر طریقہ ہے خطر ہوتا ہے خواہ سادھی جہاں جانتے ہیں نظارہ خاص پاکر ہمیشہ کا بھرم مٹ جاتا ہے اور بھگت کو تنہائی کا بیج تاش ہو کر صرف ترقی ہی ترقی رہ جاتی ہے دنیا کے ہر کام میں اس سے مدد مل سکتا ہے عامل کا بوقت سادھی سب جسم سن و جڑ ہوتا ہے اگر نشتر لگا نہیں یا آگ کی چنگاری بدن پر رکھیں تو اس کو ہرگز معلوم نہیں ہوتا۔ ابتدائی حالت میں نفس وقت خود بخود ہی کچھ کم عمر بعد جس کی کوئی حد مقرر نہیں، عامل جاگ بڑا ہے وہ وقت جو سادھی میں لگتا ہے روح کو جسم کے تعلق کی وقت (عمر شمار نہیں ہوتا جس آدمی کی عمر وہ جو تیشی جو ہزار برس پہلے ہی چاند اور سورج گرہن کا پتہ دے دیتے ہیں۔ اسی برس کی کہیں تو ان کا یہ مطلب ہو گا کہ روح اسی برس تک جسم کے ساتھ وصل کر کے ہر لمحہ پچھلی خواہشوں کے موافق کچھ نہ کچھ حرکت کرتی رہے گی کہ اگر دس برس کے بعد اس کو کسی یوگی نے سادھی کا رستہ بتایا اگر وہ عامل ہو کر ۲۰ برس سادھی میں رہا تو یہ بیس برس کی اصل عمر میں شمار نہ ہونگے جب سادھی سے اٹھیں گے اس کا گیارہواں برس شمار ہو گا یہ صرف اس لئے کہ ہر انسان کی عمر مختلف تعداد کے سانس گن کر مقرر کی گئی ہے جس کے سوائی جلدی فرج ہو جاوے گا اسکی روح کو جلد جسم چھوڑنا ہو گا اور جس کے دیر کے بعد آہستہ آہستہ فرج ہونگے اس کی روح دیر کے بعد جسم کو چھوڑے گی چونکہ سادھی کے وقت حرکت دل نفس اور سانس بند ہوتے ہیں اسلئے وہ وقت عمر میں شمار نہیں ہوتا۔

سکھوں کے زمانے میں جسکو ابھی مقنن ہی عرصہ گزارا ہے ایک سردار بتلا کر
شکار جنگل میں جا کر ایک غار میں جا گئے اور دلاوری کر کے دور تک اندر
چلے گئے شکار تو نہ ملا صرف ایک مردہ کھینچ کر باہر لائے جب اس کو بغور دیکھا
تو ایسا معلوم ہوا کہ کوئی انسان تو جوان بھی سو یا ہے مگر مٹی اور گردہ کے پر جانے
سے اس کا چہرہ اور بدن کی جلد نہایت سیلی ہو گئی تھی پہلے آہستہ آہستہ اٹھائے
کی کوشش مگر وہ نہ اٹھا پھر یہ خیال کر کے کہ شاید مردہ ہو زور سے کھینچ کر دور
پھینک دیا کہ دور گرنا تھا کہ اس بیماری قریبے اس کی سادہ ہی کھل گئی۔
اٹھتے ہی بولا اکر بادشاہ آب کا تبار بلند جگ جگ پرتاپ لکھاں سے قسم
تب تو سردار اور ان کے ساتھی حیران ہوئے کہ یہ کیا جراب ہے۔

مانسک یوگ کے طالبو

یہ شخص ذات کا ہندو بھانڈا تھا کہ جس نے اپنی روٹی کمانے کیلئے کسی سادہ
کی خدمت کر کے سادہ ہی کا حریف کیونکہ سادہ ہی سے بیدار مونی کا حریف
بھی سیکھا مگر اس کی طرف سے تو جگ کیونکہ وہ اس خوشی میں مست رہا کہ
اب ہمیشہ کی روٹیاں صرف ایک ہی جگہ سے کما لوں گا۔ اکر بادشاہ کو یہ تماشا
دکھلا کر جو چاہو گے سو لوں گا۔

بس وہ اکر کے دربار میں آیا چنانچہ بین کیا کہ میں سادہ ہی لیتا ہوں حضور
میرا تماشا دیکھیں بعد ازاں خواہ آگ میرے بدن پر رکھیں یا نشتر میرے
بدن پر۔ میں مجھ کو کچھ تکلیف نہو گی اور پھر جتنے دن یا مہینے چاہو مجھ کو ایک
صندوق میں بند کر کے زمین میں گاڑ دو بغیر خورد و نوش کے جیتا رہو گا اور ہوا
کہ جس کے بغیر ایک دم بھی نہیں رہنا پڑے بغیر ہوا کے رہو گا یہ سن کر اکر نے اجازت

دی کہ ہاں جو چاہو گے پاؤ گے جو کہ سادہ ہونے کی حیات کو ایسے برتن میں لانا
جو اس کے لائق نہ تھا اس لئے اس کو فائدہ نہ ہوا۔
وقت سادہ ہی نہ تو اس نے وقت بیداری کو یاد کیا اور نہ طریقہ بیداری عمل
میں لایا اور نہ ہی سادہ ہی ہو گیا۔

اکبر نے اپنے اندر سے نشتر چن لیا بدن پر آگ رکھی اور پھر آدھار کیسے صندوق
میں بند کر کے زمین میں گاڑ دیا۔ سادہ مقرر کے بعد ایک دو بار عام کر کے زمین
کھدوائی اور صندوق کھولا کر بھانڈا کو نکالا اور اس کے اٹھانے کی کوشش
کی بغیر نیک نیراز کو کشمیں کس مردہ بیدار نہ ہوا پھر ایک میدان میں رکھوا دیا
اور اس کے پاس ایک برس تک سپرد رکھا کہ شاید خود بیدار ہو مگر نہ ہوا
بیداری کے نام کو بھی بھلا بیٹھا تھا۔ کب جاگتا تھا بیشک اس وقت جو آہش
انڈا غنم میں مچھتا۔

ایک برس بعد بادشاہ نے اس کو مردہ جوت اس غار میں رکھوا دیا
اب مردہ کے سامنے اٹھتے ہی آبر بادشہ کو نام لیکر کہتی تھی مانسک
راہے حال گے اس عرصہ کو سینکڑوں برس گزر گئے ہوتے تھے۔
اب آپ بھگتے ہوئے گئے کہ بھیکو کی خواہش کا قلب دن رات اس
میں رہا کرتا تھا وہ اس کے نقصان کا باعث ہوا اور اس کی اور اس کے
گورو کی سادہ ہی میں ہر طرح کوئی فرق نہ تھا مگر ابراہیم بیان سے خوشتر
کم نہ کرتے اور ہر وقت پار نظر کرنے سے یہ فرق پڑ گیا بس اس کا یوگ
بیکار رہ گیا اور تاشینی میں صرف ہوا۔

طریقہ

انکھوں میں رہنے والی پٹی کو شاستر والے زانجن کہتے ہیں جس طرح ریل

ایسا ہی کام کرتی ہیں جلدیت اس دھن میں دل تا خیال رکھنا ضروری ہے کہ روشنی کا عکس جو آئینہ پر یکجہت پڑتا اس کی چمک آنکھ میں نہ لگے جو نثر رساں ہے۔

دویم انکیلی جگہ نہ ملنے سے اگر عام جگہ پر بیٹھو تو پہلے کوئی نہ کوئی ہمارا جنا چاہتے تھاکر اس وقت داویلا نہ ہو۔

ترکشی دھیان

یہ سادھن سو پر سے چار بجے صبح کے اٹھکر کی جاتی ہے ایک کمرہ ہی جو انی مشتب کیلئے تیار کیا جاتا ہے خوشبودار امیاد اور کانور دھوپ وغیرہ سے معطر کیا ہوا ہوتا ہے جب سب کام تیار ہو ایک پاک دیباقت نرم گرہ لایا آسن بچھا کر اور آنکھیں بند کر کے اس جگہ کو دیکھو جہاں شیو جی کا تیسرا نتر مانا جاتا ہے۔ جگہ متک کے درمیان میں جہاں ہندو تلک لگاتے ہیں ہوتی ہی آنکھیں بند کر کے اوپر کی طرف دیکھنے سے دل غم کی ایک شعلہ پڑیگہ پڑتی ہے جو حن من دماغ پر پڑتی ہے۔

اول ہی اول بہت عرصہ تک نیلی ہی روشنی نظر آتی رہتی ہے جب اس روشنی کو دھیان لگا کر دیکھو گے عجیب نظارہ نظر پڑیگا اور عجیب حرج کا آئند اور شانتی آویگی تمہارا دل ہمیشہ ہی چاہیگا کہ ہمیشہ اس کی طرف دھیان لگا رہے اگر کوئی اس دھیان کی وقت میں تمہارا خلل انداز ہوگا تم اس کو دشمن خیال کر دو گے اور کہو گے کہ انوس تنے غضب کیا سکھ اعظم سے دکھ اعظم میں لے آئے اندھیرے میں جب انگلی آنکھ پر لگتی ہے اور ایک روشنی سی معلوم ہوتی ہے یہ وہی روشنی ہے ہر اس طرح اختیار کی طور پر تم اس نور کے عکس کے

عکس کو دیکھ رہے ہو آخر کو یہی روشنی آہستہ آہستہ سفیدی سے بدلتے گئے تو تم بوز ترنی نزدیک ہی پردہ اٹھنے والی جلدی عکس اصلی پر لگنا چاہیے اور بیشک اس نظارہ کو دیکھو گے دلی دماغی طاقت روز بروز ترستی جاوے گی اور چہرہ پر روشنی آتی جاوے گی۔

راوا سوانی کی مورنی کا دھیان کرتے ہیں جو استھوں جو کر ہو جو رہتے آجاتی ہے اور بعد ازاں ترکشی سادھن شروع کرتے ہیں آہستہ آہستہ سادھن کر کے یہ نظارہ ہوتا ہے اور پردہ غیب سے اٹھ جاتا ہے اگر کچھ بھی کر دے تو بدو کہہ گیا کہ سب میں سوانی دیوارا ج سترتہ دہلی جو میرے گورو مہاراج میں جو سترتہ کے اوس کی مانی رہے ہیں اور مٹ یوگی کا دل بھی میں ہزار لوگوں کے تھاتا دھیرہ اس روشنی پر کھڑا ہو کر اور خواہش کو جنبش بھی دیر خ کروا دیتے ہیں دھیر روشنی سے تعلق پیدا کر کے مدعا دلی رنرا خواہش بیان کیا اور دوسرے کے دل میں اس کام کے ویسا ہی کرنے کی خواہش پیدا ہوتی سوانی دیوارا ج جی کا حوالہ پڑھنے کے لائق ہے جو غوراً غور اس اور اس سب امور میں چھپ سبتہ نکا کر دیکھو۔



تسیر پرتمس



پس مکش کی صورتی ہر جگہ میں برابر بنی چلی آئی ہے نئے سنگتراش اس کو دیکھ کر دوسری بنالیتے ہیں اگر کوئی ایسا طریقہ ہو کہ دیکھن کا طالب اپنے منہ سے اس کے اس عکس کی تصویر جو اس کے دل میں بن رہی ہے کسی یوگی یا راج یوگ سمجھا لگ پہنچا دیوے تو صحیح کام نکل سکتا ہے۔

غرض کہ انسان بوجہ کثیف ہونے کے خود کچھ بھی نہیں کر سکتا جب ہمزاد کا عامل کامل بن جاتا ہے تو وہی دوسرا روحانی انسان جو دراصل ہر طرح وہی ہی اور ہر طرح طاقت و تاثیر وہی رکھتا ہے بوجہ سوکھمتوں کے ہوسیکے دنیا کی خبریں لاتا ہے چشم زندن میں کامل وقتہ مار کے میو جات لے آ موجود کرتا ہے وغیرہ وغیرہ۔ اس دیراٹ کا کچھ حال خزانہ کرامات حصہ اول میں بھی آچکا ہے اور باقی سب حصوں میں موجود ہے دیکھ لو اب ہم سورج کی اداسنا جس کو رشی اور مہنی کرتے آئے ہیں تخریر کرتے ہیں سب لوگ دیراٹ اعظم کے نمونہ پر چھوٹے دیراٹ بنائے گئے ہیں جس طرح پیٹ اندر سے خالی۔ اسی طرح دیراٹ اعظم کا یہ سب اکاش کا پولاڑ پیٹ ہے جو خالی ہے اور جس طرح ہم میں خون کی بھری ہوئی ناریاں موجود ہیں اسی طرح اس میں سمندر ندی بنائے ہوئے ہیں جس طرح ہماری دو آنکھیں ہیں اسی طرح اس کی چاند اور سورج دو آنکھیں ہیں غرض کہ ہر شے کا نمونہ ہم میں موجود ہے جو وہی تاثیر رکھتا ہے ہمارے جسم کے بہت سے دروازے ہیں اور بیشمار ساموں کی باریک سوراخیں بھی ہیں مگر ایسے سوراخ شاید آپ کو آج تک معلوم نہیں کہ جس سے جہانک کر دیکھنے سے اندرونی حالت معلوم ہو اور آخری سوکھمت کا نظارہ ہو کہ صرف آئندہ ہی ہو جاوے اور تپ دیو میں اس کا بیان یہی ہے کہ حال میں بھی آیا ہے جہاں آئینہ پر سادھن کرنا لکھا ہے اہلی بات یوں

ہے کہ آنکھ کے بغیر انسان جیتن انسان نہیں بن سکتا پھر مریخ اندر سے ذرا اپنے میں ہی جیتن بطور زمین کے ہوتا ہے گویا سب بات بتا رہا ہے جب آنکھ ہوتی ہے سب کچھ کر سکتا ہے نہ کہ نظارہ دکھانیوالی بھی سوراخ تو جس سے ایک بار کبھی بدی تک اور بدی سے من تک گئی ہوتی ہے در

من پر پڑے ہوئے عکس کو اپنے ساتھ ملا رہی ہے۔
یہ ظاہر کر چکے ہیں کہ لاپتہ آدمیوں کے نزدیک عکس اور اصل میں کوئی فرق نہیں عکس کے پاس ہی عکس والا ہوتا ہے اور عکس اس کے دیکھنے میں روک نہیں رکھتا جس طرح اس چھوٹے دیراٹ کا منبع معلوم ہو گیا اسی طرح بڑے دیراٹ کا منبع (شعاع یا مقناطیس نکلنے کا رستہ) بھی معلوم کرنا چاہئے پس دیراٹ اعظم کا منبع سورج ہے اور یہی دیراٹ کی آنکھ ہے دنیا کا تمام دار و

دار اسی آنکھ پر ہے دیراٹ اسی سے ہر اکھبر ارتقا ہے تاریخ کو پہلے دن کروا ہفتہ بعد ترش اور ماہ بعد شیرین اسی کی کرنیں بناتی ہیں ذائقہ اور رنگ انہی کرنوں کے ذریعہ ہو جاتا ہے یہ دیراٹ جب اپنا چکر پورا کر کے حالت سوکھم میں ہو جاتا ہے اور جیو اپنے اپنے کرموں کی خواہش کو لئے ہوئے اس کے اندر لے ہو جاتے ہیں تو اسی آنکھ سے دوبارہ مجسم بنتے ہیں۔
دنیا کی سب اشیاء اسی سے بنتی ہیں اب ہم سادھن کا طریقہ لکھتے ہیں دنیا کی سب باتیں انکے اکرو و شبد بے قاعدہ ہیں صرف ایک سنسکرت اکھروں کے شبد اپنی نراکار ازاد کو اس نراکار تک پہنچاتے ہیں یعنی جو تار خزان کے ذریعہ روانہ کی جاوے بغیر اٹھائے کے فوراً وہاں پہنچ جاتی ہے۔ ماں بیشک کچھ دیر ہی بعد اس شخص کی بھی خواہش سنی جاسکتی ہے کہ جو صرف آواز کا اور اس کے مطلب کا خیال کرے اور الفاظوں کی تخریر سے کچھ کام نہ کرے۔

مقدم

پہاڑی ڈاؤن

وہ کون ہو گا جس نے یہ رسنہ ہو کہ ڈاؤن کیجو بخاں سستی بہت سیدنا دیتی ہے کھن
 بنا کر دیوار سے لگا دیتی ہے اور پتے پتے یہ سمجھ کر ڈاؤن کسی اور قالب میں نہیں
 ہوتی یہی عورتیں جو جتر منتر اور منتر جانتی ہیں ڈاؤنیں کہلاتی ہیں ہماری ہیکہ
 عورتیں بھی تھوڑا بہت اس کا عمل جانتی ہیں مثلاً ایک دہا کہ ہوتا ہے جس میں
 ایک منک پر دیا ہوا ہوتا ہے۔ دودا کہ ہماری دسی ڈاؤن کی مر میں برکت
 بند ہوتا ہے اس متن جیسی منکا کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ منکا والی کے اپنے
 گھر میں سایہ اور نظر لگنے وغیرہ کا خیر نہیں رہتا اور جب دوسرے میں
 جاتی ہے اس گھر کے بچوں کو سایہ دیکر نہیں آتی ہے اور ایک محل میں تو
 عجیب طرح کی بیماری ہو جاتی ہے اس کو چنگا جھانکنا چاہیں تو وہی منکا
 بچھوٹے تک رڑکے کے پاس رکھنے اور اس کو چھوٹے رکھنے سے بچہ آرام
 میں ہو جاتا ہے جس طرح پہاڑی ڈاؤن عورتیں دوسرے کا ماحضن چرا کر
 اپنے خیر بجاتے ہیں اسی طرح کا منتر ہمارے دسی ڈاؤنیں کرتی ہیں اور یہ
 ہمارا کئی دفعہ کا آزمایا ہوا منتر ہے ڈاؤنیں کسی کے گھر سے وہی مانگ کر لے
 آتی ہیں اور اپنے گھر کے دودھ میں وہی جاگ لگا کر وہی جہا دیتی ہیں اور
 پھر اس کا مکھن بھاگ کر ذرا اذرا سا اپنے چولہے میں ڈالتی ہیں اور باقی
 استعمال میں لاتی ہیں اس طرح آئندہ ڈاؤن کا کہن ہر روز زیادہ ہوتا
 جاتا ہے اور ادھر کہ ہوتا جاتا ہے تجربہ کاروں نے سکی آزمائش اس طرح
 کی ہے کہ جس کے گھر سے وہی گیا تھا اسکے وہی میں ہدی ہادی پس دور
 ڈاؤن کا سارا نہیں زرد ہو گیا۔

فزا کرامات

اس ایک دینہ جتنے ہیں جو ان کی سستی بہت سیدنا دیتی ہے کھن
 بنا کر دیوار سے لگا دیتی ہے اور پتے پتے یہ سمجھ کر ڈاؤن کسی اور قالب میں نہیں
 ہوتی یہی عورتیں جو جتر منتر اور منتر جانتی ہیں ڈاؤنیں کہلاتی ہیں ہماری ہیکہ
 عورتیں بھی تھوڑا بہت اس کا عمل جانتی ہیں مثلاً ایک دہا کہ ہوتا ہے جس میں
 ایک منک پر دیا ہوا ہوتا ہے۔ دودا کہ ہماری دسی ڈاؤن کی مر میں برکت
 بند ہوتا ہے اس متن جیسی منکا کا یہ فائدہ ہوتا ہے کہ منکا والی کے اپنے
 گھر میں سایہ اور نظر لگنے وغیرہ کا خیر نہیں رہتا اور جب دوسرے میں
 جاتی ہے اس گھر کے بچوں کو سایہ دیکر نہیں آتی ہے اور ایک محل میں تو
 عجیب طرح کی بیماری ہو جاتی ہے اس کو چنگا جھانکنا چاہیں تو وہی منکا
 بچھوٹے تک رڑکے کے پاس رکھنے اور اس کو چھوٹے رکھنے سے بچہ آرام
 میں ہو جاتا ہے جس طرح پہاڑی ڈاؤن عورتیں دوسرے کا ماحضن چرا کر
 اپنے خیر بجاتے ہیں اسی طرح کا منتر ہمارے دسی ڈاؤنیں کرتی ہیں اور یہ
 ہمارا کئی دفعہ کا آزمایا ہوا منتر ہے ڈاؤنیں کسی کے گھر سے وہی مانگ کر لے
 آتی ہیں اور اپنے گھر کے دودھ میں وہی جاگ لگا کر وہی جہا دیتی ہیں اور
 پھر اس کا مکھن بھاگ کر ذرا اذرا سا اپنے چولہے میں ڈالتی ہیں اور باقی
 استعمال میں لاتی ہیں اس طرح آئندہ ڈاؤن کا کہن ہر روز زیادہ ہوتا
 جاتا ہے اور ادھر کہ ہوتا جاتا ہے تجربہ کاروں نے سکی آزمائش اس طرح
 کی ہے کہ جس کے گھر سے وہی گیا تھا اسکے وہی میں ہدی ہادی پس دور
 ڈاؤن کا سارا نہیں زرد ہو گیا۔

کرتی ہیں اور مرد کو اپنے اوپر ڈاکر لیتی ہیں اور وہ ان کے پیچھے ایسا ہر دم دھرتے
جسے بیٹے محاسن کے پیچھے لیدار گویا مرد و لیل بن جاتا ہے اور بعضے عورتیں غریب
بڑا سنے کی خاطر ہفت روزہ میں راتی ہیں۔

عجیب تلمیذ

ایک شخص کے دونوں میں اپنی اندام نہانی میں ایک عجیب سیاری برابری ہوتی تھی۔
کئی روز بعد ان کے پاس کو پیکر اپنے پاس رکھ کر چوری میں بوقت ضرورت
کسی شے میں مدد کر دے گا کہ وہ ان کے عشق میں فریفتہ ہو جاتا
ہے۔ ان کی بیوی ترکہ ہوتی ہے۔ مشقوار اور بعد وارک ملک کی عورتوں میں
کو اپنے گناہ کی بے ادبی کرتی ہیں اور وہ اپنے اپنے اپنا بعد از ان کے

مردانہ لوطی

بہاؤ الدین بکھار کے زمانہ میں ایک شخص کی طرف سے ایک اور شخص سے
اور مٹی ہوئے اور ایک کیت کے پتہ پر سات یا آٹھ ٹھکانوں کے ساتھ ملائے ہوئے
پیشہ ان کے شے میں رہتے ہوں جب دونوں بھی خرد مخلوط ہو جائیں تو ان
کو بختاقت نہ ہو کہ پھر اس شے کو اس ایوار یا غواہ کی چاندنی
مطلوب کو کسی شیریں شے میں کھلا دے محبت ضرور پیدا ہوگی اگر زیادہ فریفتہ
کرنا ہو تو سات چاندنی ایوار بھی کل کارروائی کرے ضرور کامیابی ہو پاپ
آپ کو لیتن دلائیے لئے مثال دی جاتی ہے جھینس ہمیشہ پانی میں بیٹھ جاتی
ہے اور گھوڑا ہرگز نہیں بیٹھتا لیکن اگر گھوڑی کے بچے کو جھینس کا دودھ
پلا دے تو وہ پانی میں بیٹھ جاتا ہے اور بڑا ہو کر بھی برابر بیٹھتا رہتا ہے پس

معلوم ہوا کہ جھینس کے بیٹے کی پرکری دودھ کے رستہ گھوڑی کے پیچھے
آگئی۔

جس میں ہمارے لوگوں میں غصہ اور بدلا لینے کی طاقت اور پرکرتی ہے
پہلے پچانوٹوں میں اس سے بالکل کٹتی تھی۔ یہ خوشامک جو کابل کا
ہے۔ ایک بچی کا آباد کیا ہوا ہے اور عام قاعدہ بھی ہے کہ سرد ملک والے غصہ
کم رکھتے ہیں اور نہایت خوبصورت ہوتے ہیں کہ جیسا کہ کشمیر کا حال ہے جس
سے حسد ملی نے دھنٹ کا گوشت کھانگی اجازت پچانوٹوں کو دی ہے اسی
دن سے ان کا غصہ نہایت شروع ہوا ہے اور بدل لینے کا خیال بھی اسی
دن سے ہوا ہے۔ یہ وہ جس طرح گوشت کے ذریعہ اونٹ کی پرکری دھنٹ
وہ بھی نہیں آگئی۔ دھنٹ کے برابر دیا کا کوئی جاندار غصہ نہیں رکھتا بڑا
کرتا ہے۔ دھنٹوں میں شے غصہ کی حالت میں نکالتا ہے بدل لینے کا خیال
اس کے دماغ میں ہمیشہ جوش مارتا ہے۔ دھنٹ یا مہر برس بعد جب بھی موقع
پاتا ہے تو اپنے دشمن پر وار کرتا ہے پس بآپ کچھ کہنے ہوئے کہ جب اس
طرح ایک کے خیالات دھنٹوں کا اور دوسرے کے اندر دھنٹوں سے
عملی کارروائی کروا سکتا ہے تو کیا ان سے بھی فیتیہ اور اعلیٰ اور اکی بھری
ہوتی شے اپنے خیال دوسرے میں بھرتی اور اس سے عملی کارروائی
نکروا دی اور پرکے ٹونکے کی گنجی یہ بہت خوب سمجھو پس۔

عامل کو پورا دلی شوق ہونا چاہئے یہاں تک کہ عامل متیاب ہو جاوے
اور اسی کے تصور میں محو رہے اور بوقت خاص ایک جان و قالہ ہو جائے
اور تصور میں بھی یہ خیال کرے کہ تو مجھے دسل کر یا مل آنگھیں بند
ہونی چاہئیں اگر ہر دم میرے پاس رہے اور اس کو کتنا جاوے کہ

قطعی فیصلہ کیا جاوے اور اپنے درشن خاص سے اپنے کو اپنے میں ایسی پوری طرح پاوے و ملاوے کہ باقی سر نہ رہے اور ہمیشہ کیلئے انا الحق کہنے اور بدعت و کمیت و جیون کمیت کے بندھن سے چھٹکارا ہو۔

دیوراج سمرقند مارگی ہی اپنا مقام کوئی خاص نہیں رکھتے ان چودہ برسوں میں ہر دور سے شام تک کھانسی یا ہلکے سوج کی طرف دیکھتے رہتے ہیں جن پرال میں گورو نانک دیو ہزارچ چودہ صاحب پر روز باکشی جو بڑا بھاری میاں لکھا ہے تب تین دن اگر ہمارے پاس باب اور درشن و مین پریشان کیا جن جن سوکھ باتوں کا ہم کو اپدیش کیا ان کو استھول و خیم حالت میں ہم نہیں لاسکتے اور نہ ہی وہ ضرر دے سکتی ہیں۔

دیوراج سمرقند مارگی جی وہی ہیں جن کی باتوں کو دیکھ کر گدی پتی عورتوں کو رشک پیدا ہو رہا ہے جس وقت چاہے اس کے تہہ بہ تہہ اس کے لئے اس وقت زمانہ ساز لوگوں کے ہاتھ لگے کہ دیوراج سمرقند مارگی جی اپنے تہان تہیج اور فنا میں وہاں کو رہا ہو ایشی حالانکہ دیوراج سمرقند مارگی جی کے کوئی خاص نام نہ تھا مگر ان کے دل پر ایسی فطرتی انہوں نے صرف ایک دھکاری نفس سے جو ہر روز اگر وہ مشائخ و متاع ان کو ان کا دل بے ہم کو بہت ہی ہم کو اپنی موت کے دن کی ہر اب بھی ہے یعنی اس سادہ من و دل کے شریک کا جب تک سندھ ہے وہ عہد ہم کو معلوم ہے پس یہ بات کسی طرح نہ ساز لوگوں کے پیشی اور فوراً اس سے شہر میں مشہور ہو گئی اور لوگ باجے گاہ کے ساتھ پہن میں پہنچے اس وقت کو قریب دس سال کے گزر گئے۔

دیوراج سمرقند مارگی جی وہی ہیں جن کی عورت زبرد خالہ میں مین ابھی

کے وقت کسی بد معاش نے چکر پیکر یا تھا کہ انکا سرانگ ہو جاوے چکر اس دور سے چا گیا تھا کہ اگر پتھر پر گستاخ کو کاٹ ڈالتا مگر دیت سے رہت پرشوں کو کوئی تکلیف دے سکتا ہی شری شکر چارج جی حالت سادہ ہی میں کئی برس تک خون خوار شیروں کے سامنے پرے رہے اور کسی بھوکے شیر کی توجہ تک دہر ہوئی کیونکہ سوامی جی کی حالت و دیت قطعی یعنی آتما پراتما سے وصل کر چکا تھا اور شریر کے کسی پرانوں کا تعلق دوسرے شریر کے پرانوں سے نہیں رہا تھا یعنی شریر کے پرانوں بھی آزادی پر تھے۔

اسی طرح دیوراج سمرقند مارگی جی ہر طرح آزاد بے تعلق اور بے خواہش تھے ان کے تعلقات دنیا سے ختم ہو چکے تھے اول تو ادیت پرشوں کو کوئی ضرر نہیں پہنچا سکتا کیونکہ ضرر دینے والی خواہش یا پرانوں کا تعلق ان کے پرانوں سے نہیں رہتا و آزاد ہوتے ہیں گر بوقت ابھی اس عامل کی طرف سے کوئی کئی چکر رام ایک یا برقی شعاع ویراٹ میں ہمیشہ کیلئے پیدا بھی ہو جاتی ہے مگر مجسم ہو کر نقصان دینے کی خاطر سامنے اور نزدیک آتی ہے تو عامل کی بے تعلقی کے سبب تعلق نہیں کر سکتی۔

اس وقت اس بد معاش نے یہ جانا کہ چکر گردن پر لگ کر بار ہو گیا ہو مگر چکرزدیک بھی نہ گیا سوامی دیوراج سمرقند مارگی جس کا بنیا یا ہوا ایک منتظر آگے نکھابا و بگا کہ جس سے مقدمات میں فتح حاصل ہوتی ہی اور ہمارا ازموہ ہے۔ اب منت گورکھ سنگھ کا حال سنئے یہ سنت ضلع راولپنڈی تکھیل انک کے ایک قہر بومن پر میں ایک گھپا میں رہتے ہیں جو دریائے سندھ کے قریب ہے یہ فقط ہر اتوار یا پورنماشی کے دن گھپا سے باہر نکلتے ہزاروں لوگوں کو درشن دیتے ہیں اور لوگ انوار و پورنماشی سے

ایک دن پہلے ہی وہاں آجمع ہوتے ہیں سچے بوجھ تو جنگل میں منگل رہا ہی
یہ ہاتھ کچھ بھی کھاتے پیتے نہیں میں صرف ہر روز اتوار بوقت صبح پانچ بجے
پہنچتا ہوں اور آٹھ دن صرف یہی پر گزار دیتا ہوں۔ ہر روز کوئی نہ کوئی
نیا لباس پہن کر پانا انا رہتے ہیں جیسا کہ نزدیک کی بہت سی زمین و گور
دان کر دی ہے مکانات عایشن تعمیر ہو گئے ہیں بھنڈا رنگ رانی
جو آتا ہی اس کو ردی وچ وں وغیرہ ہتے ہیں ہمارے دیواراج سمجھ رہی
جی کا وہ کھیل جو چند استخا ص کی پر اٹھتا پر انہوں نے کیا عجیب طرح سے
سوڑا ہوا یہ صرف یوگ و دیا کی بزرگی دکھانے کی خاطر کیا تھا عام لوگوں کو
اس کا بھید معلوم نہیں ہے کہ اس کی اصل کیا تھی لوگوں میں صرف یہی شور
مچا رہا کہ صاحب صنم نے حکم بھیج دیا کہ چونکہ مومن پور میں خلقت کا ہجوم بہت
ہوتا ہے جس سے بیماری اور چوری چکاری کا خدشہ ہے لہذا سادہ ہو گور کچھ
سنگو جی اس گھیا سے کھالے جادیں اصل میں یہ دیواراج سمجھ رہی جی نے
کھیل کیا جو چند لمحہ کی سادھی کے بعد نودار ہو گیا۔ اور ہم نے اسی دن سنا
کہ مومن پور والے منت کو پولیس نے آکر گھپا ست نکال دیا۔ وروندہ
کے کنارہ کسی دوسری جگہ جانیٹھے ہیں کہ چند دن کے بعد پتی کشتر صاحب
برل گئے تب تو لوگوں میں خوب کھل بلی مچی آخر کو منت جی اسی گھپا میں گئے
اور اب آگے سے بھی زیادہ وہاں رونق ہوتی ہے ہر روز نئی نئی باتیں
سننے میں کہ جو جاتا ہی مراد دلی پاتا ہی اور بہت باتیں سچ سچ دیکھنے میں صحیح
نظر آتی ہیں غرضیکہ یوگی سب کچھ کر سکتا ہے ہندوستان میں اس وقت برہم
کاسماج اور اس کے چار فرستے راداسواہی کے متوالے جے کشتے کو کے
نیکواری سنا تین دہری آریا سماجی بیج کارگی شوبہ نام مارگی بکھی بکھی

جو کی اولاد چاکر کئے۔ اور اسی فرستے دیشنو خاکی پتھری میانی بیودی سلمان
بودھ ساندھنا تھ۔ راداس چرنداسی۔ گلاب داسی۔ بنگ تھتے۔ کیر پتھتے۔
داد دتھتے۔ اور اس کے بارہ فرستے وغیرہ وغیرہ قریب آٹھ سو کے بہت ہیں
اور کئی متوں کے بانیوں کا کوئی خاص مشاجریوں کو بیاس کرنا ہے خواہ
وہ کسی فرقہ کا ہو۔
اب ہم تین حرفتے بھوک دیاس نہ لٹنے کے کہتے ہیں
۱۔ اپر دھم گیان سے فوراً بھوک دیاس جاتی رہتی ہے یعنی ہر شری کو کچھ
کھانگی ضرورت نہیں اور برہم کچھ کھانا پیتا نہیں کیوں نہ جگ گندا کریں پس
س طرح کا اس کے پرانوں اور ہوا کے ذرات کے ذریعے خود بخود شری
عمر و طرح بنا رہتا ہے دیواراج سمجھ رہی اسی طریق اعلیٰ ہیں۔
۲۔ اس کا مائل ہر روز خوراک کم کرتا جاتا ہے اور میاں تک۔ دودھ پر آجا
ہے اور پھر جنگل دین کی بناس پتی پر گزارہ کرتا ہے صرف دینوں کے پتے
ای کی کھا کر گزارہ کر نیوالے دو ہاتھ اب تک ہم کو لے میں ایک نے صرف دیر
سال کی مشق کر کے بناس پتی کھانی اختیار کی ہوئی تھی۔
۳۔ چھ کنڈا کے بیج پنداری کی دکان سے یا جنگل سے لے آؤ اور گائے
کے تازہ دودھ میں کھیر بنا کر زمین میں دفن کر دو۔ جسے دن یہ زمین میں پہلی
راتے دن بھوک دیاس نہ لٹے گی پھر نکال کر کھالو اور ابھیاس میں بیٹھ جاؤ
اگر پچھ کنڈا کے بیج نہ لٹکیں تو بڑا درپہل کے چھوٹے بیجوں میں بھی یہی
خاصیت ہے انکو بھی اسی طرح سے تیار کر کے کھانا ہو گا آزا کر ضرور دیکھنا چاہا
کراماتی منتر

مقدمہ دوم

خداوند تعالیٰ ہمیں تم پر پامانی تمہارے دوست پر کوئی مقدمہ سخت نہ جاوے
 تو تم اس کو اپنی تفریح سے فائدہ اٹھا سکتے ہو جس روز مقدمہ پیش ہونا ہو سو جج
 اٹھو وٹھو ہونے سے پہلے ہی اس کا کوئی دوست یا رشتہ دار دم بند کرے اور
 ایک سو قلم ہو کر حاکم کا تصور باندھے اور کم کا نام لیکر ایک سو سے کا سوا چوتھ
 میں گاڑ دیوے اور آگ اس کے اوپر زور سے سرکاتی شروع کرے یہاں تک
 کہ سب سے بیکر شام تک برابر آگ جلتی رہے بوقت سوا کاڑنے کے اپنی خواہش
 پر بھی خوب زور رکھنا چاہیے کہ یہ سوائیاں کے منہ میں آوے اور وہ ہمارے
 فلاں سے دوست کے ساتھ ہرگز بری طرح پیش نہ آوے۔ اور ہر طرح اسکو بری
 کرے پس ایسا ہی ہو گا کہ ہمارا اپنا آزمودہ عمل ہے کر کے دیکھ لو اور نیز
 جس کے پاس سونیا پا جاوے رخت کی مٹری ہوگی ہر مقدمہ میں دو فتح پاویگا یہ
 مٹری قیمتی فروخت نہیں ہو سکتی صرف جو صاحب واپس دینے کا فرار کرے
 اور ہماری تسلی کر دیں تو ہماری سوسائٹی روادار کر سکتی ہے۔

انند شبد

انند شبد کے معنی نہ فنا ہونیوالی آواز کے ہیں یہ شبد جو اکاس کے پوناؤ کے
 ذریعہ پیدا ہوتا ہے صرف اکاس بننے کے بعد پیدا ہوا مگر انند شبد نادری
 ہے اور ہمیشہ سے اصلی ابدی ہے من اس شبد پر ایسا عاشق ہے جیسا ناگ
 جین کی آواز پر یا مرگ تراگ پر۔ انند شبد کے سننے ہی من استھ ہو جاتا ہے
 جب من استھ ہو گیا تو دست سروپ دیکھنے میں آتا ہے ایک فلاسفر کا قول ہے
 کہ سنی پڑتے انند کا باجا پر جانے ہو جیسے راجا اور گور و ناگ صاحب بھی
 قزم کرتے ہیں کہ من بند لگائے کے انند نے نکور غرض کہ ہر اسرار کی کتاب میں

مقدمہ دوم

نارنگی

اس شبد کی مدد سے اور کئی مہاتما اس کے سننے سے دیکھ گئے ہیں
 ہندو جی اس کا طریق اچھے سے سمجھتے ہیں



پیشک اور طریقہ

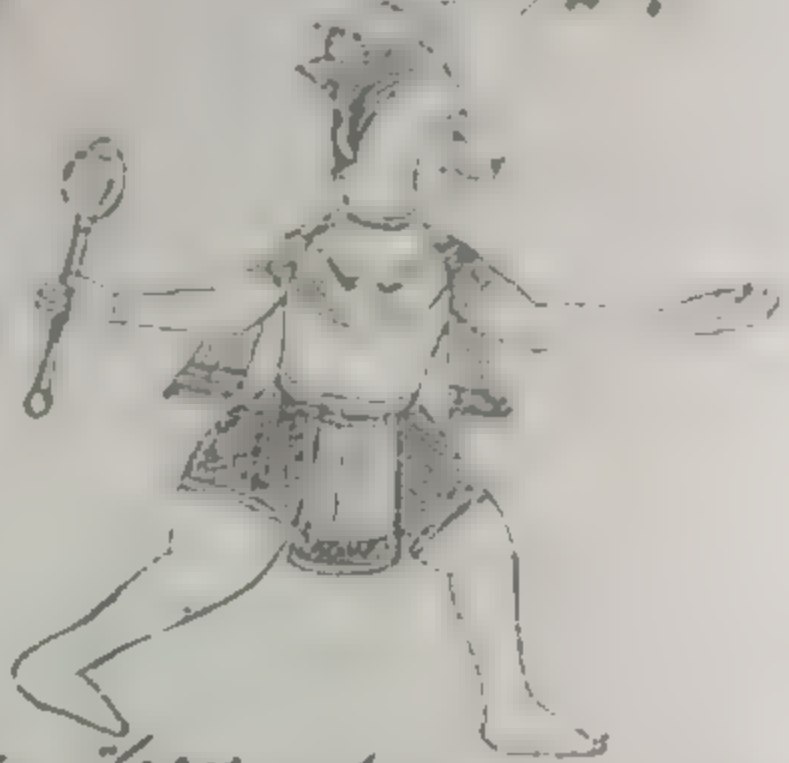
پہلے سے پہلے انکراول نشان سے فارغ ہو جاؤ اور جانے خاص پر من
 بچا کر من اس میں مگر مٹیوں کو ہر باؤں دوسری رات پر رہے اس سلسلہ
 کے میں اپنے دھن کی طرف سے آواز سننے کی خواہش کرے جو اس
 ہرگز نہ کرے کیونکہ بایا کی شعاعیں اور ہر زیادہ ہونی میں پیشک اکاس بنی کے
 نہایت نزدیک ہے بلکہ یہ اکاس باقی سے چپے کی تہرکتا ہے اس کے حامل
 کو اس کے سننے ہی اکاس باقی ہونے لگتی ہے اور وہ ہر غائب سے آنیوالی
 بات کو پہلے کہہ سکتا ہی ہر شے کے اشارے و کنارے کا مگر جس طرح اکاس میں
 بات ہے اسی طرح اس کی ایک گونج دار آواز ہوتی ہوتی ہمیشہ اکاس میں رہتی
 ہے اور اپنے اندرونی اور اس کے ذریعہ آئندہ ہونیوالی بات کا شبد کرتی
 ہے جس میں انسان کا فونو اکاس میں رہتا ہے اسی طرح کل ویراٹ کا مگر
 اکاس میں رہتا ہے اور اسی سے آواز پیدا ہو کر اکاس میں لگتی ہے
 جس طرح آنکھوں میں من سے طاقت پہنچ رہی ہے اور دونوں کا پورا تعلق
 ہے اسی طرح کانوں کا خیال ہے یعنی من سب کا سب صرف دانیوں کی
 طرف ہی لگتا ہے اور اس کی باکین اور ہنسی پھر جاتی ہیں اول ہی ایسی

کو شروع نہ کر دے اگر خواہش ہو تو اول اپنے میں مایل کی سی مہمتیں پوری کر دے
جب جانو کہ بیشک دل صاف ہے اور طاقت کیسویں پوری ہے تو کچھ مہمتیں
نہیں اور خطرہ ہے استاد دل کو تو مابہ کامل گورہ والا ہرگز دغا نہ کھائے

ترکیب منتر سادہ سننے کی

بہینک کلیدنگ بو شتر سے کسی جس کے کنار سے بیٹھ کر سوال کرے کہ
چپ کرنا ہو گا گھی کی جوت اور دھوپ پاس رکھنا ہو گا خواہ کتنی میعاد کی
اند کر دے یہ ہرگز نہ ہو گا بلکہ جس دن ایک جگہ بیٹھو گے جوت و دھوپ ہر وقت
رکھنا ہو گا اور دن رات کو کسی کام میں مشغول رہنا ہو گا شغل پسے
ضروری عمل یہ کرنا ہو گا کہ اس کی مشکلی ہمیشہ پانی میں رست جب پانی نہ
لگے تو اس کو پونچھ کر ہر سی طرح سی صاف میدان میں یا اسی جگہ دوبارہ
اسکو شتر سے اترے اس کا سر کی طرف مشکلی باندھ کر دیکھتا رہے پتے پہل
چھوٹے چھوٹے پرانا نوادہ ہر آواز سے ہونے نظر آویں گے اور آواز سے
جمع ہوتے ہونے نظر آویں گے اور انکی استعمل شکل سی منی شروع ہوگی
اور اسی عرصہ میں ہتھاری سادہ من ہی ختم ہونے پر ہوگی پھر ایک ایسی جگہ آگ
کے بونے کے پاس ہنزدیک یا نیچے پتہ نہ پھر د اور تل سیاہ جو پیشتر ہی
گھر سے ساتھ لے گئے ہو اس سے وضو کر کے وہی پانی آگ کے درخت
کی جڑ میں اوبھنی نمودار ہوگی جو ایک خوبصورت زمانہ کی شکل کی ہوگی اسی
ترکیب سے ایک برہمن سنہی سده کی ہوتی ہے جو اسلی باشندہ شہر دہلی کا ہے
اور اب ایک راجہ کے پاس دربار میں رہتا ہے اور اسی ترکیب سے ہری پور
کے برہمن شورام نے جسکی عمر ۲۳ سال کی تھی اسکو سده کرنا شروع کیا

مہا بیر سده کرنا



بر سادہ من میں بعضے باتیں ایسی ہوتی ہیں کہ دوبارہ مصنف کتاب سے پوچھنے
پڑتی ہیں اپنی طرف سے ہم نے تو خزانہ کرامات کے چاروں حصوں میں سب

کوئل کے گز سے کیا اور کوئلہ نے جنت و شہنشاہ درود
حریت جی سکھ دی۔ جب راکا جیسے کہ ہے ملک یا دریں درود
سے غائب ہونا درود میں ہی جنت و شہنشاہ درود
و تاتیرہ میں چھپ چکا ہے۔ ایسے ہی ایک فقر میں بھی ہے کہ
میں جب اس کر رہے ہوں تو کدو کے بعد پٹ ہوئے جیسے کہ
ہے درود جی شہر ہے کہ کبھی جمع و پینڈی کا ایک درود
نفا کا شتر جانتا ہے خیر اسکی بات جو کوئی ہم سے سوال کرے
دینگے اب نظر سے غائب ہونے در بند مکان سے باہر نکلنے در سو ہم شہر
و غیرہ کا قاعدہ لکھتے ہیں۔

سو حکم شریر بخالنا

رات کے ہنکے کے قریب جب سب سو جاویں اور کسی حرج کی آواز نہ ہو
 رہے تم کسی باغیچے کے خیال میں سو جاؤ اور منہ ہم اردہ کر دو لیکن رات کو بے غم
 جاؤ نہ اگر حقاقت کیسوی قلبی پوری ہووے تو چند دن میں تم رات کو بے غم
 ہو گے اور چاند کی روشنی کی طرح نہیں اپنا بدن نظر آویگا اور بات کی سیر
 کرو گے اور آسمان پر اڑو گے بدن بالکل ہلکا سا معلوم ہوگا اور شیشہ کی طرح
 چمکتا نظر آویگا جس طرح ہم نے دینے سوامی دیال مستفہ ہمزاد میں کامیابی
 کی ہے اسی طرح اس میں بھی کامیابی کی ہے ہاں اگر قوت ارادی کمزور ہے
 تو بیشک اول اول رنجیدہ یاد نہ رہیگا اور پھر آہستہ آہستہ خواب کی طرح یاد
 ہونے لگیگا اور بعد کو بالکل کامیاب ہو گے یہ بھی ظاہر ہو کہ سو کھم شریر ہر کام
 کر سکتا ہے اور ہزاروں کوں پر جا کر نظارہ دیکھتا ہے مگر وہ یاد صرف

بقیہ دوپہر سے روزگاہ ہے

بند مکان سے باہر نکلت

بند گاہ کا بیان
 سن ۱۱۰۰ میں پورن نامی ایک بوجہ دے جس میں سن ۱۱۰۰ میں پورن نامی ایک بوجہ دے
 کرو کہ ایک مکان میں بھیج کر دیکھو کہ وہ مکان سے
 باہر بوجہ دے اور اس جگہ پر بھیج کر دیکھو کہ وہ مکان سے
 جب باہر کے مکان کا نقشہ نظر آئے گا تو تمہاری خیال کرو کہ ہم باہر آئے اور
 بالکل اپنے کو باہر ہی سمجھو ایک دن ہو گا کہ جو بھیج کر دیکھو کہ وہ مکان کو
 مان لگا ہوا ہو تمہاری اس حالت میں شریک ہو کر دیکھو کہ وہ مکان کو
 اور اگر باہر بھیج کر دیکھو کہ وہ مکان کو
 سے ساقہ باندھنے کی سادہ بن میں اس کو مستجاب کر دو گے کہ وہ مکان کو
 میں گز کے فاصلہ سے چارٹ سی اصول پر جو کر کے دیکھو کہ وہ مکان کو

نظر سے غائب ہو جاتا

پھر جب یہ شق اس سے بھی زیادہ بوجا دی گئی تو تھم ہزاروں کے سامنے
 ٹڑے ٹھڑے غائب ہو گئے ہو یعنی وہاں ارادہ کسی دوسری جگہ کاربند
 ہو گیا تو جسم لطیف و استغویٰ کے ذرات ایسے ہلکی جلد ہوتے کہ جدا ہو سکتے
 و فریق ہو سکتے ہیں یہاں پر نہیں گریہ کر رہیں و دیا سے جو کریم کا سود

ہمارے شاگرد اور ہم

۱۰۰ خزانہ کرامات کے خریدار جو پوچھ چاہیں یہ نہایت ضروری ہے کہ وہ ایسی خط

کرن پشاچنی

مرت ہوئی کہ زمین اجال میں ایک پھاڑی پر زمین آہ تھا اس کا بیان تھا کہ اگرین زمین
میں گھسودہ ہے جب کوئی سوال کرنے آتا تو وہ اسکو کہتا تھا کہ اپنا سوال کاں زمین
میں صبح کھو جب سائل ملکہ کر کہ غذا اپنی جیب میں ڈالتا ہے تو زمین دوتا اسکو
کا غذا پر منہل ہے کہ ہر طرف تحریر کرتے اور سائل کو کہتے کہ لو ہمارے سوال
سائل نے جو سوال کیا ہوتا ہر طرف حرف دیکھ وہی کا غذا پر لکھا ہوتا ہر
دیکھ کر حیران ہوتا کہ ہر سوال ہو جو کوئی نہ کر زمین نے کا غذا پر لکھا
پھر زمین ان کی آئندہ زندگی کے لئے سکھ کا احوال تمام بیان کر دیتا وہ سوال
خود جھوٹ ہی ہوتا لیکن سائل اس کو نہ دیکھتا تھا یہ وہی کا غذا پر لکھا ہوتا
لکھا اگر اس کو فابو کر لیتا

[illegible]

卷一

تسلیم و سبقت است از من و از من است تسلیم و سبقت از من

[illegible]

نوت اولی یا من شریک کنیز یک شب خفیه را بقیه

نر حال کے ایک عجیب طریقہ تحریر کیا جاتا ہے جو کہیں کے ضرور فائدہ دے گا۔
 ایک ایسا طاق کر دو جو محل سکون کے قابل ہو سکے اور اول میں وہاں
 ہی بناؤرت کو بنی بستر زمین پر کر دو اور تمام مکان میں عمدہ فرش میں
 صاف کر کے واسے پیچھے سر اچھٹ پر کئی مانتہ نہیں کے لئے ہیں
 اسی طرح ایک قدرتی ٹیڑھی بنی ہوئی کئی کسی جگہ سے پیدا کر کے کسی عورت
 عورت کے بال آپس میں جوڑ کر اس کے دونوں سروں پر باندھ دیجئے
 اس کو پوری غلیں کی شکل اس طرح بنائے اور بال کے مین درمیان
 کی جگہ اور بال آپس میں جوڑ کر باندھ کر تکی کو چھت پر باندھ دو۔
 کے پیچھے کے سر سے اس کو لے کر ایک سوئی کا ٹکڑا توڑ کر اس کو بال کے
 ساتھ اس طرح درمیان سے باندھ کر ترازو کی طرح متی ہے جسکی شکل یہ ہے
 عامل اپنا متقررہ آسن مار کر بیٹھ جاوے اور ہاتھ دونوں سوئی سوئی
 کے پاس لے جا کر انگلیوں کے سروں سے مقناطیسی بجلی خارج کرے نظر کرے
 اور بھاپ سے جی کام ہووے مگر سوئی نہ ہے جس طرح چمک پتھر سوئی کو
 کھینچتا ہے اسی طرح عامل خواہش کرے کہ سوئی میری طرف ہاتھوں کے
 پیچھے پیچھے کھینچی آوے پس بہت جلد یہ معاملہ حل ہو جاوے گا جو حل کر لیں وہ
 جان لیں کہ پورے یوگی ہو گئے ہیں۔

سوہنگ اور پرانا پیام

ایک ایسے مکان میں یا کھلی جگہ جہاں کی ہوا نہایت صاف ہو اور دل و دماغ
 بشامش ہو عامل پرانا پیام کرے جب دم اندر کھینچے لفظ سوکھے اور جب
 دم باہر نکالے لفظ ہنگ یعنی ہم کھو دم ناک کے ذریعہ اندر کھینچے اور جہاں

ایک سوکھے روکے ذائق کو یہ طریقہ صاف کرے۔
 کے کھنڈ چاہے سے تو ہاتھوں سے لے کر اس کی بات دیتے کہ سوئی
 اور ہر سوال کا جواب خوب وقت دلا کر دے اور اس کی بات دیتے کہ سوئی
 لگتا ہے دم اندر نہیں تو نہ ہووے گا۔
 ہمارے خیالات کا اور اچھا دیکھ ہو اور دوسرے دم اندر لگتا ہے
 کسی شے پر غور کر کے ہے اتنا اثر اس پر ہوگا کہ غور کے لئے
 اتنی کر کے دے کر و اور تری مشورہ کے لئے دیکھیں ہمیشہ
 عمل دم روک کر کرنے میں اور منہ میں دم فراموشی سے کام لے جاتا ہے
 مالموں کو چاہئے کہ ہمیشہ بر عمل میں اس سے کام لیں۔

مرصالحہ کی انگوٹھی

مال ایک پتیل کی انگوٹھی باز سے لے کر اس میں مرصالحہ بھر لیتے ہیں مگر
 وہ پورا کام نہیں دی سکتی مگر سی حالت مالموں پر اس سے ہوتی ہے
 مالم مال کرین کے دن آنند دات کی انگوٹھی تیار کر داتے ہیں اور
 اس میں مقناطیسی مہر کہہ کر کام لیتے ہیں جس کا طریقہ یہ ہے کہ سندھ
 نینا متو تھا۔ براوہ جہت۔ گندک بھونڈ اور ان سب کے برابر لکھ اور
 تاکہ سمیت ان سب کے جائز روزہ خشک دکر مینہ کی بندھ جائیں۔

ترکیب دنانے کی

ایک سوہے کے برتن میں اول بروزہ خشک کر ڈالیں اور نیچے کوٹوں
 کی آگ کریں جب وہ گل کر پانی سا ہو جاوے تب پانی کی بکری ہوئی

اشیاء بکثرت چھوڑ دیوں اور ذرا ہلکا کر لینے کی جگہ بھر لیوں یہی حجادوں کا
حاضرات کی انگوٹھی بن گئی ہے جس کی قیمت بہت لوگوں سے مراد ہو
رکھی ہوئی ہے بنا کر فائدہ افتادیں دیکھو خزانہ کرامات حسنہ اول۔

پسنا بچار یعنی تبیر خواب

جتنی اشیاء سفید ہیں اگر پسینے میں نظر آدے تو ضرور نیک ہیں ہو دے گا کر
کیا پس لسی یا چھچھا جھجھک بھات یہ چاروں سفید اشیاء خوش ہیں ضرور
دیکھ دینی اور جتنی سیاہ اشیاء ہیں اگر پسینے میں نظر آدے تو ضرور بد
مرگوبہ یا بھتی دیوتا برہمن اور گھوڑا سیاہ اگر خواب میں نظر آدے تو
ضرور اچھا اور نیک چل دیں گے۔

خط میں تاثیر ڈالنا

سیاہی قلم اور دانت پاک و صاف لیکر عال پاکیزہ ہو کر ایک جگہ آسن
جمادے اور اپنے سب خیالات دل سے دور کر کے نہ بن جائے غصہ
کا خیال دل میں لاوے اور دل میں خوب مصمم ارادہ اپنے دلی
کار سے اور ہر لفظ جو لفظوں کے جوڑ سے بنتا ہے اس کے ہر لفظ پر اپنے
مطلب کی چابی گماوے یا در ہے کہ اگر عامل با عمل ہے اور قدرے
بھی طاقت رکھتا ہے تو خط میں اگر یہ تحریر کر رہا ہے کہ یہاں ہرگز نہ آنا
اور تاغیر ڈالے جاتا ہے کہ مطلوب بدیدہ خط میرے پاس آجاوے
تو بیشک مطلوب خط کے دیکھتے ہی غالب یا عامل کے پاس آجاوے گا۔
لیکن پہلے پہل یہ ضروری ہے کہ عامل خط اس طرح برعکس نہ لکھے جیسی

فریبہ و سیاهی در خواب و بیداری و در وقت خواب و بیداری
فریبہ اور غراول ہیں دل میں جو کچھ ہو سکتا ہے اس کی تائید
ہو جانے کا اندیشہ ہے۔

جن یا بھوت کو کوزہ میں بند کرنا

ایک لمبی زلفوں والا دھڑلے سے چلتا ہوا شخص اپنے ہاتھ میں
عامل ایک خاص منہ کا جھڑپٹ ہے اگر جو سیل مراد کو وہ نہیں سمجھتے کہ سب
کچھ صرف قوت ارواح ہی کا کام ہے یہ وہی ہوتا ہے۔ شک توں کا
انہو کی حقیقت سے اپنی قوت ارواحی کو فریبہ یا بھوتوں کی مدد
ہوئی سانپ کے گالے میں جو اپنے ہی زہر کو فروز ہو جاتی ہے وہ بھی وہی
کی زہر کا بیجاپ لگنے ہی اثر جاتا ہے جیسا کہ راجیوں کی بیماری کو خیر ہے آئے
کا ہور دم کر کے دینے سے موکھ ہوتا ہے جیسا کہ یونان فرستی سے باز آجی۔
دودھ دیکھا ایک دہل پر دم کر کے لٹے کے گھٹے میں باندھتے ہیں ہرگز نہ
ڈریگا اور روئے سے باز آجی عورتوں کا سوکھا ہوا دودھ ہرگز نہ

دغیرہ وغیرہ ۴ راز

جیسا کہ عورت یا مرد پر کپڑے کی حالت غاری ہوئی ہو اس وقت تم دناں جاؤ
ایک کوزہ منگواؤ اور ایک چاقو یا کھری پاس رکھو برعکس کے کان تک یا دل
تک یہ آواز پہنچا دو کہ کپڑے کو در کرنا والا عامل کامل آگیا ہے جب دودھ میں تنا
بچھ لیوے تم کہو کہ تم کون ہو اس کو چھوڑ دو ورنہ کوزے میں بند ہو کر آگ میں جلائے
جاؤ گے پس اگر برعکس عورت سے اور کپڑے یا روحانی شے کا سایہ مرد کا ہے تو مرد کی

طرح وہ عورت بائیں کرے گی گویا وہ عورت بے جان ہے صرف سلفی
شدہ روح کی ہے اگر مریض مرد سے اور بزرگسی موش کی روح کی ہے
موشانہ ہوگی تم مریض کو متوجہ کر کے پھری زمین میں گاڑ دو اور اوپر
سے کہو کہ اب کہاں بچکر جاؤ گے کل جاؤ گے زمین پر پھوڑ پھوڑا پھرتا ہے
پر پتھر مار دو جو پڑ ہوگی جن ہو یا بھوت چڑیاں نہیں ماریں و دیلا کر
اقرار کرے تو خیر ورنہ گندہ کے دانے دم کر کے کوزے میں ڈالو اور مذکورہ کا
تھنر کر بند کر دو خوب وادیل ہوگا اور بیماری کا فائدہ باقی آئندہ
(نوٹ) دم سے مراد قوت اسادی یا موقع ہونے کے ہیں مریض کی جس سے
وقت بہت تیز ہوتی ہے کیونکہ روحانی شے سے تعلق ہوتا ہے کامل غافل
بغیر زبان کے بولنے کے صرف دل کی توجہ سے سب کچھ کر سکتے ہیں

ہمزاد کھیل

ہمزاد دیکھنے والوں کیلئے یہ ضروری بات ہے کہ درمیان میں کسی دن نہ
نکریں کیونکہ اس طرح کھیل تاثیر نہیں رہتی اور مستقل طبیعت ہو کر دینے میں جب
رنگ بدلتے شروع ہوں تو ان کا پھل دیکھ لیوے اگر کرشن جینی شام رنگ دیکھے
ترجمہ ماہ بعد مہ بدلتے اگر زرد رنگ دیکھے تو کچھ خون ہو اگر نیلا رنگ دیکھے آبی
جائیں اور جو بہت طرح کے رنگ ملے ہونے دیکھے تو وہ مال جلدی کا سیاب
ہو گا اسکا آسان ہوگی اور ویراٹ جلدی حل ہو جاوے گا اگر گھیا یا یعنی ہمزاد کے
پاؤں گھٹنے اور پیٹ نہ دیکھے یا دونوں بازو کٹے دیکھے تو ضرور اپنی موت ہو جائیگا
بازو کوٹا دیکھے تو عورت کے دائیں بازو کوٹا دیکھے تو بھائی مرے۔ سر نہ دیکھے تو
ایک ماہ بعد آپ مر جاوے گا نگیں نہ دیکھے تو آٹھ ہی دن میں مرے۔ اگر گندہ

دیکھنے والا خود نہیں مرے گا بلکہ کسی اور کو مرے گا
اسی دن موت خیال کرے

برہنہ کے بخارا تار نے کا عجیب ٹوتا

یہ سب بات اور عمدہ سائیکو پٹری کے پاس لیا اور اس کو
تاریخ ایک عجیب ٹوتا ہے جو آج رات وہی جاوے گا اس وقت ٹوتا
یہ حال سے ہونے ہونے پس وقت رات جبکہ مریض گہری نیند میں ہو
برہنہ سات بار اس کے جسم سے چھوٹا ہوا گدار اس طرح کا اسکو معلوم
ہو وہ سب پٹری سے مریض کے سر اسے ہشیدہ جگہ رکھ دو مگر اس کے بہتر
کے اوپر سے جب ایک گندہ گزرا جادو اور لوگوں کی آمد و رفت بند ہو جائے
مریض کے سر سے ایک شخص خواہ عورت ہو خواہ مرد سب کو لیا کر جوڑے
اس چینک آدھے گز سے کسی کو نہ دیکھے اور اس رات کی وقت کسی کو نہ
دیکھے جگہ خود ہی نہ بولے اور سب پٹری کے وقت سانس روکے اور سب پٹری
ات ہی دم روکے ضرور کار بآمار ہوگا اور جو وقت سب سب کوزمین سے لیتے
سورہاری چاہئے گی

مقناطیسی قرص



سورج گرہن کے دن ایک نیک ملین بزرگ کے پاس جاویں
اور پارہ جست اور تانہ تینوں نہایت خالص تلاش کر کے ساتھ
لیجاویں اور اس سے ادھنی کے برابر کے ساپنے لیا کر اوپر جب گرہن لگ جائے
انی قرص سوا نولہ جست خالص اور ۳ رتی پارہ کے حساب سے لیویں۔ جب

سایل کا نشانہ جادو کی چٹری

چتر اور درخت کی ٹکڑی اگر پاس ہو سانب سے دور جھانکنے میں سوچنا
 یا جادو درخت کی ٹکڑی اگر پاس ہو دسے عجیب برکتیں نازل ہوں تقدیر میں
 فتح پاوے لیکن یہ سوئی سنوئی ہوتی ہے اس کو جادو کی چٹری کہتے ہیں۔
 مگر ای خواہ کسی درخت کی ہو اس کی ٹکڑی بن سکتی ہے اول تخت طبع سے
 کا ایک ٹکڑا لیا کر اس کا استکان اس طرح کرو کہ وہ ایک پاؤں سے اونچا
 لیوے اور اگر صندوق میں بند ہو تو ایک کڑے سے ایک ٹکڑی سے لڑے
 کو کھینچ لیوے جس میں ایک لوبہ کا ٹکڑا لیا ہو اس طرح جان سنبھال
 تماشا کرتے ہیں۔

دست کی جادو آٹھ دانت کا دستہ ہوا کہ
 لگو اور اس میں اس چمک پتھر کو
 بطور تھینڈا وا فرادہ ہوا کی لوبہ
 میں رکھ لو جگہ تھینڈا کی جگہ میں بستہ
 کی سی چمکیاں کر لو جو شخص اس کو

دانت میں سے کر دیکھ سکے اس پر ایک دفعہ حالت ہو جاوے گی اس وقت
 اور ارواح کا نظارہ بھی ہوگا۔ مگر اس وقت لوبہ کا ٹکڑا دیکھو
 کا وقت آٹھ سے ہونے لگے وہیں آویں گے جنہوں سے کہہ دو جو کچھ
 ان کے دانت پر ہو وہی ہے سونے کا لوبہ اس سے کہہ دو
 بہت دیرانت ہو۔

واپس آجانے والا روپیہ

خزانہ کرامات کی جلدوں کا سلسلہ جو میرے کدناشہ روح کیا ہے اس میں
 دو عجیبہ نشیہ اور سینہ تھینڈا کا لوبہ لڑتے ہیں جو حامل لوگ پوس
 کی خدمت اور ان کے کونوں کے لئے بھی لڑتے ہیں اور ان کے دانتوں میں
 دانتوں سے کام لیا جاوے گا اور سب سے سونے میں دو روپے لڑا جائے
 اور پھر سب حامل روپے لڑا جائے اور پھر سب سے سونے میں دو روپے
 لڑا جائے اور پھر سب سے سونے میں دو روپے لڑا جائے اور پھر
 لڑا جائے اور پھر سب سے سونے میں دو روپے لڑا جائے اور پھر
 لڑا جائے اور پھر سب سے سونے میں دو روپے لڑا جائے اور پھر

مطلب

جو شخص اس کو دیکھ سکے اس پر ایک دفعہ حالت ہو جاوے گی اس وقت
 اور ارواح کا نظارہ بھی ہوگا۔ مگر اس وقت لوبہ کا ٹکڑا دیکھو
 کا وقت آٹھ سے ہونے لگے وہیں آویں گے جنہوں سے کہہ دو جو کچھ
 ان کے دانت پر ہو وہی ہے سونے کا لوبہ اس سے کہہ دو
 بہت دیرانت ہو۔

کردگے تب لطف دیکھو گے۔

گور و منتر

شاید آپ نے بھی کسی سے سنا ہو گا کہ آج کل صرف اہل اسلام کی کلاموں میں مست۔ اے یعنی وہ موثر اور ٹھیک ہیں اہل ہنود کے منتروں میں تاثر مطلق نہیں۔ یہ بات اہل اسلام کو خود بھی تعصب سے کہتے ہی ہیں مگر ماکھوں بند و بھی یہ اپنی زبان سے کہتے ہیں کہ آج کل کل جگہ ہمارے پورا اور پاک منتروں میں تاثر مطلق نہیں۔

ہم ہر طرح کے تعصب سے بری ہیں۔ اہل اسلام کے غلام ہیں اور اہل ہنود کے خاکیا ہیں صرف سچائی ہمارا مذہب ہے جھوٹ سے نفرت ہے۔

سچ تو یہ ہے کہ قوت ارادی ہر کلام اور منتر کی جان ہے یہی تاثر ہے اس کے بغیر سب کلامیں اور منتر بھوکے ہیں۔ منتر سائیری بالکل بے معنی اور من گھڑت بنائے ہوئے ہیں مگر ہٹ سے جب کوئی ان سے کام لینا چاہتا ہے تو برابر چلتے ہیں اگرچہ ان کے چلانے والا منتروں کی تاثر جانتا ہے دراصل یہ اس کی اپنی تاثر ہے والا تاثر اور بھی تحریر کرتے ہیں کہ بعض منتروں اور کلاموں کی بناوٹ باقاعدہ ہے اور وہ مختلف عاملوں کے سمرائز شدہ ہیں سائیری منتر ٹونا چپاری کے دید منتر اور دیگر سنسکرت کے منتر مختلف ریلوں کے اور آئیں اور کلامیں مختلف پیشہ ایان اہل اسلام کے سمرائز

شدہ ہیں گائیری منتر جس کو گور و منتر بھی کہتے ہیں اس کی بزرگی تیس ہزار اہل ہنود مانتے ہیں اس کی بناوٹ باقاعدہ مانتے اور اس کو سمرائز شدہ مانتے ہیں لکھا بیان ہے کہ ملا وہ اس کے اصلی رشتی کے دیگر سب بیٹوں نے اس کا چاہ کیا اور اس کو سمرائز کیا دکن دیس کی ایک کماوت مشہور ہے کہ وہاں کے ایک پڑھنے والے اس کا کسی نہ کوئی بیٹا اور دل میں اس کو رکھا کہ وہ نہ بخش کر چھوڑا۔ فرودہ دنیا کے خیالات سے دور ہو کر اسی منتر کے ذریعہ ہر جہ میں پورا محو ہو گیا اور اس

خاندان میں باس کر گئے۔ ایک دن اتفاقاً گائیری : قد بانہ و زسانے اکھڑی ہوئی کہ پڑھیں دیر تا صبری دولت چاہے لے جائیں ہوں پڑھیں ہوں جب محکمو ضرورت ہی تب نہ پوچھا اب میں بے خواہش ہوں تب گائیری نے ہمارا کیا پڑھیں لے لیا کہ اس دکن دیس میں سونے کی بارش کرتی تھی سونے کی بارش ہوئی۔

بھوٹ ہونا سچ ہمیں اس سے کیا مطلب : ظاہر یہ کرنا ہے کہ بغیر قوت ارادی اور بدھی کامل اور ادھکار کے جو لوگ بند ہو کر اس کا چپ شروع کر دیتے ہیں مذہب کی سخت نوہن کر دیتے ہیں اور اپنے کو سنگار بناتے ہیں اگر اس طرح جلدی کچھ چکار نظر نہ آیا تو گائیری کی بزرگی ختم ہوئی اور لوگ اس سے بے شرم ہو گئے۔

حسن ابدال میں ایک صاحب بن بن مدت دراز سے اس کا چاہ کر رہا ہے سویرے ۳ بجے اٹھ کر جاتا ہے اور بلب تالاب اس کی سادھن کرتا ہے مگر اب تک تین گانے نہیں پڑھیں دیسی کی دیسی

سب اور من ویسے کا وید ہر سادھن میں برہم و قریب ترقی و ترقی
یہ سب کہ بہر ہی بڑے یہ پوری شانی من شانی و شانی و شانی
بڑھتی نہ کہیں تو جان یوں کہ مجھ جھگڑت ہے اور اول درجہ کا
ہے۔ ایسے لوگ ہرگز سادھن کے لایق نہیں ہوتے یہ لوگ صرف
کانہ میں مشغول رہیں ہم میں یہ ہی شدہ ہو جائے گی ایسے لوگوں کو
شخص دان اس نیت سے دینا ہے کہ اچھا کام کر رہے ہیں وہ شخص
بہا پانی ہو جائے گا۔

اگر کسی شدہ کل کا برہمن کسی کل کا ترقی یافتہ شخص ایک ماہ
کا تیری کی سادھن باقاعدہ کرے تو مستلیم پورا ہو۔ ایسا اگر تیرے
ماہ کریں یہ کسی کو کراویں شب کشیں دور ہوں اور دنیا کو چھوڑ کر دکھاؤ
جو کوئی چھوڑ نہیں دھلا سکتا وہ سچ جانو بگلا ہے اور مہا پانی ہے وہ
دھوکہ باز ہے۔

ڈائین کا سایہ ڈالنے والا دھاکہ

بہاڑی شہروں کے علاوہ میدانوں میں بھی ہر چھوٹے بڑے قصبہ
دھاکوں میں دس بارہ دھاگہ دی گئیں ہوتی ہیں جن کے پاس دھاگہ
ہوتا ہے اگر وہ مشہور میں تو لوگ ان کو گھر میں نہیں آنے دیتے۔ اگر
نامعلوم ان کے پاس دھاگہ ہے تو جس گھر میں جاویں اُس گھر کے
بچوں کو اسی دن سے کچھ بیماری ہونے لگتی ہے اور سوکھنے لگتی ہے
سایہ تو بڑے لوگوں پر بھی پڑتا ہے مگر وہ برداشت کر لیتے ہیں چھوٹی
بچے جھلس جاتے ہیں بنائے کا قاعدہ دیاں صاف صاف اسلئے نہیں

میں رہتا ہوں چاروں طرف سے جس کا وقت یہ سب ہو جاتا ہے
نہا جاتا ہے خون ریز سے جس کے ہر جی تھک جاتا ہے
بچوں کو چاہئے تو بڑی خون ریز کا و کچھ دیکھتے ہیں
روکے صرف پیر و خیالات کے ساتھ ان سے قریب کر رہتے ہیں
وہ نیت لڑاویں جواب دیتے ہیں کہ وہ
سرتن دین رنہ رنہ سات جوڑاں سات دو کمر دین بند ہوا وہ ختم
سورج کے سات کے سی واکر کر رہے کر رہا اور میں کے

لکڑی کا لگنا

بڑے لوگ کے ذریعہ بے ہوش کر دینے کا یہ سبب ہوتا ہے کہ ان کی
مقناطیس نکل کر معمول کے بدن میں بجلی کی طرح تاثیر پیدا کر دیتی ہے
معمول بے ہوش ہو جاتا ہے بیہوشی کے کسی کسی درجہ میں مرنے کا ذریعہ
بہر آندہ درجہ کے انسانی اور چار جگہ سے نکل کر انسان کے بدن
میں دھس جاتا ہے۔

(۱) اس کی ہوا سے بذریعہ سانس دھماپ کے۔
(۲) ہاتھوں کی انگلیوں یا بذریعہ سوس کے۔
(۳) کسی چکیل شے کے ذریعہ۔

(۴) بذریعہ نظر کے
 واضح ہو کہ مقناطیس کم و بیش ہر انسان میں موجود ہے اور زندگی
کا دار ہی ہے۔ بلکہ یہی رُوح کا لطیف ارتا ہوا جو ہر ہے ہر شخص
بشرطیکہ مستقل طبیعت ہو ہر شخص کو قابو میں لاسکتا ہے اور اس

کو سحرانہ کر سکتا ہے ابتدائی حالت میں اگر کامیابی نہ ہو تو کبھی انہیں
چاہئے ضرور کامیابی ہوگی۔ کامل عامل ۹۵ فیصد می معمولوں پر
کامیاب ہو سکتا ہے ہندی کے لئے ۱۵ فیصد می کامیابی کافی ہے
بعضے اشخاص میں قدرتی طور پر مقناطیس از حد زیادہ ہوتی ہے
ان کی آنکھوں کے ذریعہ خارج ہوتی رہتی ہے ان کا قیاس یہ ہے
کہ قد کے کم اور بہت چھٹے ہوتے ہیں آنکھیں موٹی اور پیشانی چھٹی
ہوتی ہے ایسے لوگوں کی نظر بحالت خوشی زیادہ ملتی ہے اگر کسی
جوان کو دیکھ کر خوش ہو دے جو ان اسی وقت بیمار پڑ جاوے اگر
گھوڑے کی چال کی تعریف کریں گھوڑے کا بچنا محال ہو جاوے
اس میں گمان ہرگز نہ کرنا ایک شخص حسن ابدال میں ہو گزرا ہے جو سات
سال ہوئے مر گیا ہے اس نے تقریباً بیس کے حسن ابدال کی بھینسوں
کا خون اپنے سر پر لیا اور ایک پنساری کی دکان پر بوتلیں پڑی
دیکھیں جن میں گلاب بڑا تھا اور دیکھ کر خوش ہوا کہ تھان چند جی یہ
بوتلیں کیا آئندہ بنا رہی ہیں یہ کہ گھوڑی دور گیا ہو گا کہ سب بوتلیں
نکس نکس کر کے پھٹ گئیں اور گر کر ڈھیر ہو گئیں حضور میں ایک
حلوانی کی دوکان پر ایک سوادومن کی بڑی موٹی پتھر کی سل پڑی
تھی تحصیل نوشہرہ کے علاقہ ڈاگی کا ایک پٹھان اس کے پاس گھڑا
ہوا۔ اور کہا کہ کیسا خوبصورت پتھر ہے ابھی وہ یہ کہہ بھی چکا تھا۔ کہ
سل کے دو ٹکڑے ہو گئے یہ دیکھ کر لوگ اکٹھے ہوئے اس نے
بیان کیا کہ ہم جاہل اور جٹ لوگ ہیں مقرر خیر کہہ نہیں سمجھتے ہمارے
علاقہ میں بہت لوگ ایسے ہیں جو اپنے گھرنیئے بیٹھے شرط لگاتے

یہ کہ میں اس پتھر کی قدر نہیں دیکھتا ہوں یہ کہہ کر
لوٹے ہیں۔ تو پتھر اس کی دور ہو کر پڑ گیا یہ کہہ کر لوٹے ہیں
انہیں پس پتھر سے اتنی قدرتی ہے کہ ان کی ہر پرکے لوگوں کو جی
ان کی نظر کا نقطہ ہے کہ یہ پتھر ان کی قدر میں بہت ہے
سے قربان ہوتے ہیں ہرگز اس لیے مرد اور عورتیں بہت ہیں۔ ان
ان کی نظر کے بچہ کے لئے یہ تدبیریں کرتے ہیں
ان کے پاؤں کی منی کے مریض کو اس کا دھوپ دینا
مریض کے بدن پر سے سبز مہین سات عدد وار آل میں ڈالنا
۱۵۰ پتھر می جسم پر سے دھو کر گلوں میں دفن کرنا ۴۰ مریض
جسم پر سے گندہ کا گیدہ آٹا کر اس کو دریا میں پھینکنا ۵۰ کوئی خاص
شے معلوم ہونے کی صورت میں چورا ہے کی منی کا دھوپ دینا
بہن میں مکان پر آگ بجلی لگانے سے مکان محفوظ رہتا ہے اور بجلی
کی ضرب اور تاثیر آگ اپنے میں جذب کر لیتا ہے اسی طرح راجیوک
سوسائی حسن ابدال نے بچوں کی حفاظت کے لئے برقی نعوینہ
ایجاد کیا ہے ایک پتھر دو کلج زیور کا زیور اور علاج کا علاج
بچے کے گلے میں پہناؤ۔ نظر سے روئے سایہ پڑنے اور ڈرنے
سے نجات کلی ہوگی۔

بھوت و دیا اور دایہ ابھی

دایہ ابھی قوم کی مسلمان پختی ہے اور دایہ کا کام کرتی ہی
اور اس وقت ہری پور ضلع ہزارہ میں رہتی ہے نہایت غریب

اور سکین ہے اگر کوئی امیر اس کو گرایہ دو غزنہ اور کچھ لالچی زر
 دے۔ تو ہندوستان کے ہر شہر میں جاسکتی ہے اور یہی روایت
 کپینی کے پاس جو بیٹہ مہنتی یہ ان سے کہی درجہ بہتر ہے غزنہ
 ساٹھ سال کے ہوگی۔ اگر تیسو سو فیصل سو سانی میں اس
 کی پرورش کی دے۔ وار ہو کر اس کو بلا دے تو عجیب نتائج
 نظر آویں اور نیا تجربہ حاصل ہو یا کوئی اور سو سانی اس کام
 میں مانتہ بڑھا دے۔ ہم نے اپنے اخبار کلکی اوتار پیر کا ۱۷ اگست
 ۱۸۹۹ء میں اس کے کرشموں کو لکھنا شروع کیا تھا مگر مانہ کی
 ناموافقیت نے ہماری قلم کو پکڑ لیا اور بڑھنے نہ دیا ہم نے جس
 خزانہ کرامات میں ذکر کریں گے ریوگ و دیانے ہماری کس
 نادک وقت میں نہ دکی۔ اور کس طرح ہم دشمنوں کا منہ
 پھیر کر صحیح سلامت مقدمے سے بری ہوئے۔ دایہ اکتی کا حال
 سننے زیادہ خوشی یا غمی کی حالت میں اس پر ایک حالت ہوئی
 ہے جو وہ ہوش میں بیان کرتی ہے کہ مجھ کو بھوتوں کی پڑ ہے
 اور حالت بیہوشی میں اس کے منہ سے بھاگ نکلتی شرع ہوتی
 ہے۔ سر کے بل کھڑی ہو کر ٹانگیں اوپر کر کے اور اٹھ زمین
 سے ہٹا کر گھومتی ہے گویا اس کو کوئی نگہار رہا ہے کبھی بائیں
 کے درختوں میں بہت سی بیاں میاؤں میاؤں کرنی نظر آتی
 ہیں۔ اور کبھی دروازہ کی آہٹ میں کتوں کے بچے پھرتے نظر آتے
 ہیں تماثیلین یا کوئی لڑکا کہے کہ ابھی اماں غزنوڑے دے تو
 بھاری غزنوڑے آسمان سے گرنے شروع ہوتے ہیں

اور کبھی گنے غزنیکہ اس وقت ملک بھر میں جس شے کا موسم نہ ہو
 آمو جو دہوتی ہے غزنوڑے گرنے وقت بڑی آواز دیتا ہے۔ مگر
 صحیح سلامت آکر پڑتا ہے جو پاپا ہے آکر امتحان کرے۔

حصہ سوم تمام شد

حصہ چہارم

اصولوں کا حال ہے جو سب میں کمی بیشی سے داخل ہیں مذہب و دین اچھا ہوتا ہے جو سب کا سب لائق اصولوں کے ذریعے سے پر ہو اور نہ سے دوسرے اصول سے بری ہو مگر یہ بھی نہیں رہے کہ اصول کے سب غیر محدود ہوں زمانہ آب و ہوا طبیعت اور بیحد کی ان میں کوئی قید نہ ہو فانی روحانی مذاہب کے ہوتے ہوئے ہر معمولی قواعد و فیرو کے بنائیں کوئی ضرورت نہ ہو۔ زمانہ آب و ہوا کی تفریق سے جو فوائد اصولوں میں یا بعد کو اکثر جتنے جتنے ہیں ان سے خالص روحانی مذہب کو کوئی فائدہ نہیں پہنچ سکتا ہے بلکہ نقصان ہے اور جس مذہب کے اصول بدلتے رہیں یا جو اس لائق ہو تو محدود مذہب کے اور کسی جاہل کا بنایا ہوا ہے لیکن یا درہے کہ صرف کسی مذہب و ہرم یا امت کا بانی بن جانا بھی کوئی خارجی کا گھر نہیں۔

مذہب چلاتے وقت تو سب کے سب ریق ہوتے ہیں ہم صرف اس لئے انکو جاہل کہتے ہیں کہ عرصہ دراز تک انہوں نے ایک کثیر تعداد کو وہ انسان کا سبب نام نہ کر رکھا ہے اور ان کو گمراہ کیا و نیز لائق سے مراد ہماری عام معاملہ کے داناس سے ہے نہ کہ خالص و فانی ترقی یافتہ لائق سے۔

بدھ یا گوتم پر لوگ سخت اعتراض کرنے میں کہ اس نے انسانی طبیعت کی موافق مختلف اصول قائم نہ کئے بلکہ صرف ایک ہی راستہ سب کے لئے بنایا لیکن یہ ان کی غلط فہمی ہے وہ مذہب جو سب کے لئے یکساں ہے فوراً ترقی کر گیا اور ہمیشہ جگہ دار ہیگا یہی وجہ ہے کہ بدھ و ہرم بہت جلدی دنیا بھر میں پھیل گیا اور روسے زمین پر پچاس کروڑ اس کے ماننے والے قائم ہو گئے۔ لیکن بدھ کے مت کو بھی ہم خالص روحانی مذہب نہیں کہہ سکتے کیونکہ بعض اصول اس کے بھی محدود ہیں اگر سب کے سب اس اخلاقی مذہب

خزانہ کرامات

حصہ چہارم

کے اصول غیر محدود ہوتے۔ تو دنیا پر آج اسی و ہرم کا جھنڈا لہرا کر آنا اور دیگر مذاہب کی طرح کو تم کی زندگی کے بعد اس کے مختلف فرقے بنو جاتے۔ علم نشان یا حروف صرف حافظہ کی دیکھنے بنائے گئے ہیں کیونکہ آج کل لوگوں کے حافظہ کمزور ہیں ورنہ پہلے زمانہ میں بغیر حرفوں کے نشانات کے کام چلتا تھا اہل ہنود کا بھی عقیدہ ہے کہ دیر لاکھوں ہرزبانی لوگوں کو یکے بعد دیگرے یاد رہے کہ لڑکا اور ستر کے لوں اب بھی سب کچھ زبانی سنا تے بناتے اور سب کا ردائی کرتے ہیں اور سب بھی سچ کہ موجود و خزانہ دولت کی طرح اس روحانی خزانہ کو جمع کریشی کوئی ضرورت نہیں اور سب ہر گھر کے دماغ میں یہ خزانہ ہمیشہ جمع ہی رہتا ہے اور سب کوئی اس سے فائدہ اٹھا سکتا ہے۔

پھر اس خالص روحانی مذہب کے بھی دو حصے سمجھئے۔ جنت اہل مذاہب اپنے پاک اصولوں کو شاگردوں تک ظاہر نہیں کرتے اور اگر کوئی سوال کرے اس کا جواب خاموشی ہوتا ہے دوسرے فرقہ والے ہر سوال کا جواب برابر دیتے ہیں اور اپنے دماغ کا عکس دوسرے تک پہنچاتے ہیں اس سے نہ سمجھنا کہ اس روحانی مذہب کے بھی دو گڑے ہو گئے ہرگز نہیں صرف سمجھانے کیلئے یہ فرق دکھلایا گیا ہے۔

موجودہ مذہبی کتب میں مختلف اصول مختلف آدمیوں کیلئے مقرر ہیں جس سے سب کی طبیعت بھرم جاتی ہے اور نیز ہونے والی بات کا جب حال پہلے معلوم ہو گیا تو وہ ہرگز نہیں ہو سکتی ہے اور نہ ہی اس کی قدر و شوق رہتا ہے یعنی وہ بے اثر ہو جاتی ہے۔ روحانی مذہب کے سینہ بیہ تعلیم دینے والے گورو اسی واسطے جلد کا نیا

مصرعہ

ہوتے تھے کہ جوں جوں شاگرد آہستہ آہستہ بڑھتا جاتا تھا اس کو گہری سے
گہری روحانی تعلیم دیتے جاتے تھے۔ اسی واسطے عام لائق لوگوں میں
مشہور ہے کہ اب سادھنوں و جتر فتر میں اثر نہیں رہا واقعی یہ ٹھیک
ہے مگر لوگ سو سائی من ابدال کے بے شمار باہر کے نمبر جو ہم سے تعلیم
پاتے ہیں اس بات کا ہمیشہ خیال رہتا ہے کہ جس سادھن کا جن نمبر سے
نام بھی نہ سنا ہو وہی اس کو کر دیں اور اس کو ہدایت ہوتی ہے کہ
بغیر سہارے کسی سے اس کا ذکر نہ کرنا دیگر یہ بات سب ادنیٰ و اعلیٰ جانتے
ہیں کہ موجودہ زمانہ میں بیچ قوموں میں سدھیان زور پکڑ گئی ہیں اور وہ
لوگ یوگ کے بڑے بڑے کرشمے دکھلا سکتے ہیں اس کی یہی وجہ ہے کہ
تعلیم یافتہ گروہ اور تو محاطات میں ہر طرح ان سے جلدی ترقی کر سکتا ہے
لیکن یوگ کی تعلیم شروع کرتے ہی اپنی دماغی چالاکی سے جلدی کرنا چاہتے
ہیں اور کتاب میں منگو کر دیکھنا اور ہر ایک سے پوچھ پچھ کر بد چاہتے ہیں
جس سے تاخیر کم ہوتی جاتی ہے۔

مصرعہ

انگشتوں سے حمل ہوتا تو شوہر کب روا ہوتا
ادبنا خواندہ پچارے کمر باندھ کر صبا گور ویا مرشد دکھلاتا ہی یقین
کر کے شروع ہو جاتے ہیں یہی وجہ ان کی ترقی کی ہوتی ہے جب پہلا حصہ
ختم کر چکے ہیں دوسرا تب بتلایا جاتا ہے۔ اور وہ کامیاب ہو جاتے ہیں
ایک اصول ہوتا ہے اور ایک عقلیہ اصول ہوتا ہے اصول اُس کو کہتے
ہیں کہ دل و عقل سے جس کو سیدہ طریقی مانا گیا ہو۔ اور عقلیہ اصول
اس کو کہتے ہیں کہ دل سے اس کو اور طریقی مانا گیا ہو اور عقل سے اور

طریقی مانا گیا ہو یعنی اپنے اور اپنے گروہ کی بہتری کیلئے اس کو گہرے اور
جاگرتا اور ثابت کیا گیا ہو۔
بیجان تیری قدرت اجاڑنے عقل بخش کر اپنا نام آپ گم کرایا۔ اور
عقلیہ اصول ایجاد کرے۔
ناظرین حیران ہوتے رہے جو مذکورہ تھا اور آتم یعنی روح کو بھی نہیں
ماتا تھا لائق و فائق شخص کیوں اس کے مذہب کو قبول کر رہے ہیں اور
کیوں اس مذہب نے اب تک دنیا کو گھیرا ہوا ہے اور اب پھر دوبارہ کیوں نکلتے
رہے۔

دافع ہو کر گوتم آتم جو بی۔ نسا تھا اور نہ اکو جی حدیث عقلیہ اصول انسانی
کی طبیعت حالت خورد کنے کے پتے جاری کیا اس کا عقیدہ تھا کہ دل کی طبیعت
حالت ہی مایا ہے۔ شاگردوں سے کہا کرتا تھا کہ دیا سی کو آتما کہتے ہیں کہ جس
کو میں خیالات کا مجموعہ کہتا ہوں لیکن اس کو آتما کہتے جیتن ماننے اور خدا
تک سلسلہ پہنچانے سے میں سخت نقص دہیتا ہوں کیونکہ انسان خواہشات
انسانی کے تابع ہو کر یہ خیال کرتا ہے کہ میں ہوں میں رہونگا۔ اس سے سخت
نقص ترقی میں پڑتا ہے مگر جو لوگ بدہم کے تعلیم یافتہ ہیں وہ ایسی جات
سے بری ہیں اور ان کے دل میں میں ہوں کا خیال نہیں گذرتا ہے۔ کیونکہ
میں نے وہ سلسلہ ہی توڑ ڈالا ہے۔

روح کو الپک یا علیحدہ حرکت کرنے والا تغیر ہونے والا (صوفی بھی
نہیں مانتے پس بدھ کا بھی یہی قول تھا کہ آتمہ پیدا نہیں ہوتا بلکہ ایک جسم
مذہبی قابلیت اور کوجہات کے جنم لیتا۔
میں کہتا ہوں کہ یہ بڑی بھاری فلاسفی ہے جس کے ماننے والے کا

بڑا پار سمجھو اور اس کو کمت جانو۔ لیکن بدہ کے بعد اس عقیدہ رسول کو بڑا سمجھ جیتے ہیں مطلب تو ان کا بھی مل اچھی طرح ہو سکتا ہے۔ لیکن عام لوگ ان کو ناسک بھی کہہ سکتے ہیں مگر اس میں ان کا کوئی ہرج نہیں ہے۔ کیونکہ ان کے بانی کا اعتقاد ہے کہ بادی النظر میں جو چیزیں ہم نفس بہ خشیت دیتے ہیں اگر بغور دیکھیں تو انسان بہت بڑا سبق ان سے حاصل کر سکتا ہے۔ خود بخود عالم ہو سکتا ہے جس طرح طالب علم مدرسوں میں اپنی کتابوں کو پڑھتا ہے اسی طرح شیخ دنیا کی کتاب کا مطالعہ کرے یہ معاملہ باریک ہے نہ وہ اس سے پڑھنے سے حاصل ہوتا ہے نہ طعنوں سے نہ دوسروں کے سمجھانے سے۔ دانش سوج بچار اور باطنی ترقیوں سے بعض لوگ کہتے ہیں کہ گوشت و فطرت یعنی ہٹ یوگ کی سادہ بن کی بعد اس کا بھی کھنڈن کیا اور کہا کہ ایسی تہمت یہ کچھ حاصل نہیں ہو سکتا لیکن یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ گوتم نے محض اسی تہمت عمیق میں غوطہ مارنے سے سب کچھ حاصل اور دفعتاً نہ سے نکل گیا کہ دنیاوی خواہشات و غلطیوں پر فتح پاؤ۔ تمہارے لیے حیات ابدی کا دروازہ کھلا ہے غرضیکہ جو مسائل بدہ کے ہیں وہی اعلیٰ اور آزاد ویدائیتوں کے ہیں اور وہی صوفی صاحبان کے گھر کے گھر ہیں۔ وہ بھی ان ہی مسائل کا قال ہے۔ فرق اتنا ہے کہ قدیمی بہن اور صوفی لوگ جن باتوں کو پوشیدہ رکھتے تھے ان میں سے ان دو باتوں کا بدہ نے اظہار کر دیا ہے۔

حالانکہ یوگیوں اور صوفیوں کے گھر کی ایسی ایسی پوشیدہ باتیں اور بھی ہیں جہاں بدہ صاحب بھی نہیں پہنچتے۔

مشرکس مولر ویدان یورپ ان آزادی کے اصولوں کو ہی دیکھ کر کہتا ہے کہ اخلاقی مجموعہ بدہ کا ایسا جامع و مکمل ہے کہ شاید دنیا میں کوئی مجموعہ

ایسا نہیں ہے۔ بدہ اور قریب قریب دنیا کے سب مذاہب جو ادھون کو مانتے ہیں مگر م یعنی افعال کو بھی مانتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ جب انسان کے سابقہ اعمال ضائع ہو جاتے ہیں اور نئے پیدا نہیں ہوتے۔ تو دل کے اصلی آرام کی حالت ہوتی ہے گوتم اس کو زون کہتا ہے اور دیگر مذاہب کمت یا نجات کہتے ہیں سب کا بیان ہے کہ ترشنا کی مضبوط زنجیر توڑ ڈالو پس فیصلہ ہوا۔

دھمت سے متبع پیدا ہوتا ہے اور شیخ سے پھر دھمت پیدا ہوتا ہے اور اسی طرح سلسلہ چلا جاتا ہے اگر دھمت کاٹ ڈالو اور شیخ ضائع کر دو تو ان کا خاتمہ ہو گا۔

اسی طرح شیخ انسان کے افعال میں۔ دیکھیں کہ تیس ہوتا ہے۔ چراغ برابر رہتا ہے اور چراغ سے چراغ پیدا ہو جاتا ہے۔ لیکن اگر چراغ کو کل کر دیں یا تیل کو چھینک دیں تو ان کی نجات ہو گی۔

پس جس کو لوگ روح جنم لینے والا کہتے ہیں۔ یہی خیال۔ نرم یا اعمال یا روح ہے جو جنم لیتی ہے۔ اس کو بے شک شے اعظم اصلی سے کوئی تعلق نہیں یعنی نہ اس کی مدد کر سکتی ہے اور نہ وہ اس کی مدد کر سکتی ہے۔

آہد و بارہ اشارہ سے سمجھاتے ہیں کہ یوگ دہرم مائے لہنی اصلی تسلیم کسی کو نہیں سمجھاتے اور نہ ہی کوئی عبارت میں باریک مسائل کو سمجھ سکتا ہے۔ صرن ابتدائی رخ چلانے کیلئے اور لوگوں کو اپنے میں شامل کرنے کے لیے کچھ اٹھتے ترچھے اصول دکھلائے جاتے ہیں درجہ جواب خاموشی یا تعلق خاص کے ذریعہ ملتا ہے۔

ہم مانتے تو کچھ اور ہیں لیکن ظاہر کرتے ہیں کہ بدہ کے موجودہ پیرو

تخلی کرنے میں کہ اعمال جا کر با کسی مرد کے جنم لیتا ہے۔ ایسا ہرگز نہیں ہو سکتا۔ دوسری نگہ جڑ سے نہیں جاسکتی اور نہ ہی جنم لے سکتی ہے۔ قدرت نے امتوں کو اس نور اعظم سے بغیر اس کی خواہش کے پیدا کر دی۔ اور نجاتی ہے اور اعمال اسی کے ہمارے ہیں۔

روگ دہری کو کم کو بھی نہیں مانتے کیونکہ یوں تو میں مینو مار سکتا ہوں اور ہر وقت گرموں سے آزاد ہوتا ہے اور مدت کے بعد شہہ گرموں کا آتی ہے۔

مست میں داخل کر سکتا ہے اور ہمیشہ آزاد ہے۔ ہاتھ پاؤں اس کے سب بکھ کر ہیں۔ اس نے کرنے کی خواہش اس سے بری ہے۔ کیونکہ دوسرے کے گتے کے اشارے کی مرآت سے وہ ہاتھ اٹھاتا ہے اور گرموں کے سلسلہ کو ترے ثمنی بابا کا سلسلہ مانتا ہے۔ یہ فلاسفی گوتم کی فلاسفی سے ایسی ہی درجہ باریک ہے اور اس فلاسفی کے منہ کو خوب کھٹا کرتی ہے۔

کیونکہ اس فلاسفی سے بھوک کی پروا نہیں رہتی اور عجیب مستی کی حالت موجود رہتی ہے اور فوراً عمل ہو جاتی ہے۔

بدوہ یہ اعتراض کہ آئینک برہم یعنی مانا الحق یا میں خدا ہوں کا بھی جانا رہتا ہے اور یوں اس بات کے سمجھتے ہی چند لمحہ میں گیان دان ہو جاتا ہے۔ دنیا کا افعال کا اور گرم کا ہرگز وہی توڑ ڈالت ہے۔

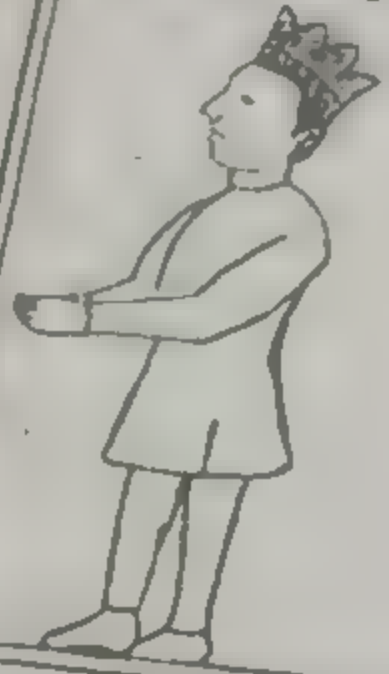
یوں دھیان کرتا ہے کہ میں ہمیشہ سے ہی تھا۔ یہ نہیں کہ عرصہ ہو۔ کھولا رہا۔ اور اب خدا ہو گیا۔ دیگر دنیا کا سلسلہ بھی ہمیشہ سے ہے اور ہمیشہ رہیگا۔ جب یہ خیال کرتا ہے۔ خود بخود خواہشات غائب ہو جاتی ہیں کیونکہ ذورنی کٹ جاتی ہے۔ ایسی ایسی باتیں اس واسطے کہ بحث غور نہیں ہوتی کہ یہ لوگوں کو جسے خیال معلوم ہونگے۔ دراصل سیدہ سیدہ

چلتے آتے ہیں۔ پھر ترے ثمنی بابا کی وجہ کی فلاسفی کو کاٹنے کے لئے ایک اصول یہ ہے کہ صوفیوں و دیگروں نے یہ چاہا تھا ہے یعنی انسان جو کچھ دیکھتا ہے اور اس کو بھی نہیں ہے جو لوگ ہر اذکار میں کرتے ہیں ان کے عقل میں۔ فلاسفی پوری آسکتی ہے اور وہ خوب سمجھ سکتے ہیں ورنہ یہ باتیں قسب کر کے اور بھانسنے کی نہیں۔ بلکہ علی طور پر بوجہ کر کے خدا اٹھانے کی ہیں۔

سادہ بن کے درمیان ہی حال جس شے کی طرف نظر کرتا ہے۔ کھٹوں کٹ شے ہر طرف اس کے پاس ہوتی ہے جس رنگ کو دیکھتا ہے وہ رنگات تہہ آنکھوں کے سامنے چاروں طرف دیکھتا ہے۔ مثلاً اگر خیال نے ایک تپن باقی دیکھی تو جہیز نکال کر کے کھپٹن نظر آوے گی۔ اگر پاز یا درخت دیکھا تو ہر پاز یا درخت نظر آوے گا۔ علی ہذا القیاس غیر پوشیدہ باتیں علم باز کی ہیں۔

اب دنیا کے سلسلہ کی طرف چلتے ہیں کیونکہ عام لوگ براہ کرم اور آواگون کی نظر میں جکڑے ہوئے ہیں۔ اندھے لڑکے کی تصویر

اندھا لڑکا



یہ اندھا اس واسطے پیدا ہوا ہے کہ تجلی زندگی میں منہی کچیلے جنم میں اسے آنکھوں کی طبیعت حالت کو نہ روکا یعنی جد ہر وہ چاہتی رہیں اوپر استعمال کیا۔ اس طرح کرنے سے

اس کی چرولی میں بڑی گئی اور باطنی
کم ہوتی گئی یعنی بہ ہر وہ دیکھتا اندر کی
مقتا عیس آنکھ سے نکل کر اس شے میں
جدا داخل ہوتی ہیں اسی وجہ سے
سوجوہ بنم میں اس کی مقتا عیس کم
ہے اور وہ اندر ہے۔

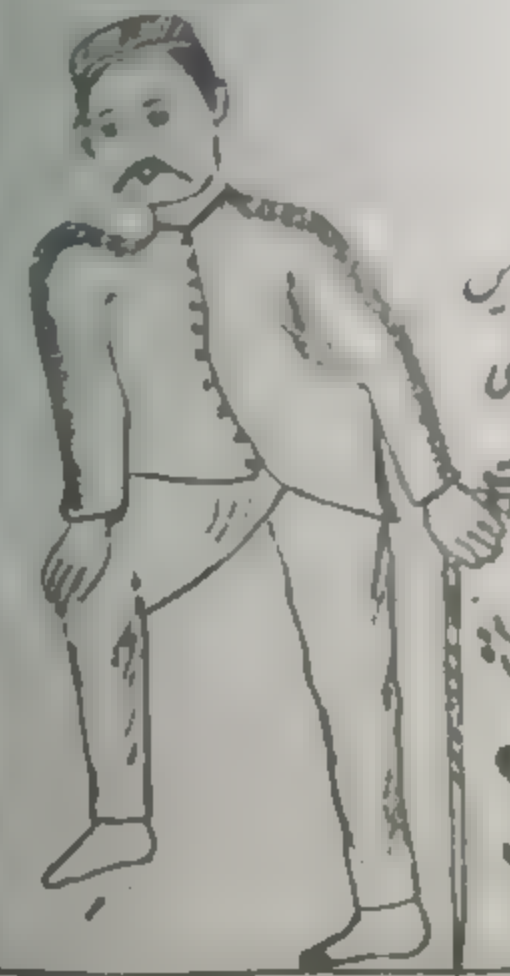


بہر آدمی

یہ اس لئے بہر ہو کر اس نے اندر
کی طرح اپنی قوت سامد کو بے بس
منہج کیا

لشکر آدمی

یہ ایسے لشکر ہو گیا کہ پچھلے جنم میں
انگوں سے بے جاکام آیا اور وہی
سہی شکتی اب ختم ہوتے عین وقت
پر ٹانگ ٹوٹ گئی



لشکر کی تصویر

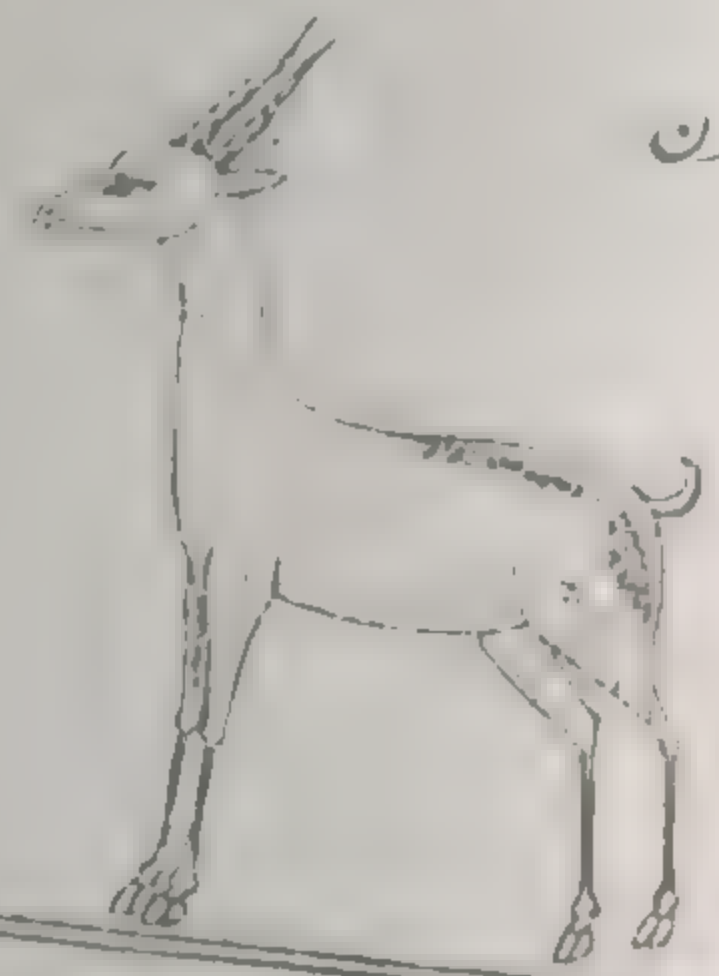
گوندگا آدمی

اس لئے گوندگا ہو کر پچھلے جنم میں
لشکر کا لگا ہوا تھا۔



لشکر کا لگا ہوا تھا

ہرن



یہ اس بے ہرن ہوا کہ کچھلے دم میں چنگل چار ہنری اور دو کدو بہت
 ہی غصہ کیا یہ خواہش اس کی بے حد بڑھست ہو گئی جس کا نتیجہ یہ
 دیکر یہ کچھلے دم میں بہت چالاک و تیز جمع کیا یا یہ کہ کچھلے دم میں
 کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں
 کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں

اونٹ

درختوں سے نیچے کھڑے وقت اس کو بہ وقت خواہش ہنری اور
 کدو میں اونچا ہوتا تو اس درخت کو چھو لیتا جس خواہش بہت ہوتی
 پس ہوتے ہوتے اور بڑھتے بڑھتے وہ اونچا ہو کر پہنچتا اس کا یہ حال
 ہوتا کہ اونچا ہو کر میوہ جات میں نہ ڈال ہوں



یہ بے ہرن ہوا کہ کچھلے دم میں چنگل چار ہنری اور دو کدو بہت
 ہی غصہ کیا یہ خواہش اس کی بے حد بڑھست ہو گئی جس کا نتیجہ یہ
 دیکر یہ کچھلے دم میں بہت چالاک و تیز جمع کیا یا یہ کہ کچھلے دم میں
 کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں
 کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں کچھلے دم میں



باتھی

اہل ہندو مانتے ہیں کہ گیش جی باتھی کے چہرے کی شکل ہندوؤں کی
اور میں یا مٹی سے دبائے گئے ہیں اس کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ باتھی
پر تقویٰ تہمت بہت ہے یعنی مونا ہے۔ جس کا دیوتا ہے اس کو انجیس
بہت باریک بینی ہیں۔ کیونکہ چہرے اس کی انجیس بہت باریک بینی
انجیس تو یہ جانوروں کو دور سے دیکھ کر ان کو تکلیف دینے کیلئے
تھا اور بہت ہی رکرتا تھا۔ باتھیوں کے راجہ گجھ کا بنکا مشہور ہے
کہ وہ خدا کو نہیں ماننا تھا۔ لیکن پھر اس کے بے جا جوش اور بے جا
اتقان کو انتہا مہنیا کا خصل انداز جان کر اس کی آنکھیں باریک ہو گئیں



خرگوش

یہ خوبصورت جانور شکل تبدیل کرتے کرتے جب خرگوش کے نام سے ہوتا ہے
یعنی گدھے جیسے کان دار جانور معلوم ہوتا ہے کہ گدھا اس سے پہلے اپنی

پچھلے گشتی ہے اور جہاں بدہ سارہ جاتا ہے جو گرم ہے نہ خشک بلکہ
مستدل ہے۔ موبک کی وال پیدا ہونے لگتی ہے جو مستدل ہے اور
بہت ہی دیر رہتا ہے اس کے سبب وہی تاشیہ ہمیشہ رہتی ہے۔ وہیں
کوئی زیادہ دیر نہیں رہتا۔ مٹی وہیں سے ہوتی ہے۔ مثلاً کشمیر یا سر دھاک جہاں
تبدیلیاں توں کی گئی ہیں۔ مٹی وہیں سے ہوتی ہے۔ مثلاً کشمیر یا سر دھاک جہاں
سید جگت کا پانی زیادہ ہے۔ مٹی وہیں سے ہوتی ہے۔ مثلاً کشمیر یا سر دھاک جہاں

کو زیادہ غصہ وغیرہ وغیرہ
اس طرح کی باتیں تبدیلیاں ہوتی ہیں۔ لیکن ان کے ملاحظہ
کرنے والے پہلے جانتے ہیں اگر ایک ہی شخص ایک ہی تبدیلی کو دیکھ کر
تو یہ سمجھتا ہے کہ یہ کیا معاملہ ہے۔ یہ وہم کا عقیدہ ہے کہ دنیا تو گشتی ہے
حالتیں اب سے اس طرح پتے گشتی ہیں۔ اور یہ ہوتی ہیں کہ
ایک منہ دشت کی حقیقت اور اس میں دو لمحوں میں کیا تبدیلیاں
ہوتی ہیں۔ یا سانپوں کی جتنی قسمیں ہیں۔ یا مٹی میں اب مٹی میں کم یا
بیش ہیں اور آئندہ بھی کم یا بیش ہوتی ہیں۔ یا لوگ وہم کی کتابوں میں ہم کریم
کی بدن سے آزاد ہیں۔ ان کا ذکر لوگ وہم کی کتابوں میں ہم کریم
اس وقت کہ ان لوگوں کا حال تحریر ہوتا ہے جو لوگوں کے
میں آئے ہوئے ہیں اور پھر آخر میں ایسے لوگوں کا حال چھپڑا جاتا ہے
ہے جو نہ صرف دل کی طبعی حالت یعنی من کو روح مانتے ہیں ایسے ہیں
لوگ بزرگ و بزرگ کے قائل ہیں۔ ایسوں کو ان کی مختلف دلی خواہش
یعنی گرم کے انوسار مختلف مزاہشت و دوزخ میں ملتی ہے۔ اچھے
پرست کا وہ چہرے میں قسموں پر پائے گئے ہیں۔ اس سبب سے چہرے میں زرک

و چون بس سرگ ہیں یہ دکھ و سکھ وین اس میں بہت ہے۔
بہر اثر انجیو قمار ہے اور جب مقرر ہونے کے بعد موت کو چاہتے ہو تو
کام کرتے وقت اس کو مہانگہ لاش سے دیو سے لے لیا جاتا ہے۔
اس سے باز رہنے کی رہنمائی

دنیا کے تمام مذاہب میں سے جو اس خیال کے تحت نہیں آتا
وہ ایسے بھی ہیں جو اس سے بھی تین تین کا خیال رکھتے ہیں وہ یہ کہ
ہمیشہ کے لئے الگ اعلیٰ دیاجا مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہمیں
مانتے ہیں ان کا قول ہے کہ روتے ہوئے کاموں کا عوض اسی دنیا
میں پاتا ہے اور نیک کاموں کا بھی۔ مگر کوئی خاص نیک کام میں
کے عوض روح اس تبم کشیت کو چھوڑ کر رہا نہیں سکتا بلکہ
کرتی ہے اور تیری خوش ہوتی ہے۔ مگر اس طرح اپنے تمام مذہب
درخت پھوٹ آتے ہیں۔ اسی طائر وہ روح سکھ لےوگ کر لے اس
دنیا پر رہتی ہے۔

مگر یہ خیال پہلے خیال سے بھی ہزار گنا خام ہے کیونکہ غیب کتب سے بھی واپس آنا مانا گیا تو ایسی خراب شے کی تلاش ہی کیوں کی جاوے گی یہ تو بت کر دنیا کے تمام موجودہ مذاہب کوئی حصہ کسی خیال کا راجے ہیں اور کوئی کسی خیال کا دراصل جو جو ان کا خیال ہے وہ سچ ہوگا۔ اور ان کی روح ضرور ان کے خیال کے تان رہ کر وہی کارروائی کرے گی کیونکہ سینکڑوں اصول اس خیال کی تائید کے لیے موجود ہوتے ہیں جن کی تسلسلہ کوشش روح کو گھیر گھار کر ویسی ہی جگہ اور حالت نصیب کرتی ہے۔ پس اگر آپ ان خام خیالوں سے اپنے کو آداگون سے بچا کر دائمی سکھ چاہتے ہیں

[illegible]

ہم نے ایک ایسا پرامین اور ترقی میں مہیب ہے کہ جو ہمیشہ
 لوگوں کے دلوں میں سینہ بسینہ چلا آتا ہے جس کی چوٹی کے
 کمرے کی صورت میں ہے خود بخود نظر آتا ہے
 اور یہ ہے جو جاتا ہے اور صرف ایک لوگ دیکھ رہے ہیں کہ پائے
 کے ساتھ ساتھ ترقی ہو جاتی ہے

بنیادیں ان کی آن میں اسلئے ترمی ہو جاتی ہیں۔
ہاں ایسے طلب نہیں ہے کہ کسی مذہب کا تیاگ کر دیا کر رکھنا تھا کے
جو شیعوں کے گرد و کی طرح کان کٹاؤ۔ یا سیناسی بکر بھگوا اپنوں آپ
خواہ کچھ خیال رکھتے ہوں ذرا ہمارے کہنے پر بھی چلو۔ اور اس عالم گیر
مذہب کا بھی نظارہ کرو خود بخود خام خیالی دور ہوتی جاوے گی میں اس
لوگ دھرم کا بانی نہیں ہوں بلکہ اس مذہب کے راز پر گٹ کرنے والا ہوں
عین موقع پر میرے ہاتھ سے اس کا پرچار ہوتا تھا۔ بس میرے ہی قلب پر

ہدایات و رموز ہو رہی ہیں جن میں سے بعض شائع کر دیں ہائیک دفعہ کو ضرور
اس کے پوشیدہ عملی اصول اور نظارے آپ کو دکھلا کر پریم پوکا آئندہ دکھلا
دوں گا۔

اپنی کہوں میں کس کو رسے سنتا نہیں ہے کوئی

اکتوبر ۱۹۰۳ء

سوامی دیال

چتر فتر فتر

دنیا میں اگر کوئی انگو وال پورنی نکال دے۔ یہ تو جتنے فتر فتر
کے بے شمار عمل اس کو نظر آویں گے۔ اور کروڑوں سب اس علم پر بھی
ہونی لگاؤ سے گذریں گی۔ ہر چیز میں کڑی مانتے کہ سب عامل تھے ہوتے
سب کتب جمع ہوتی ہیں بلکہ یہ مانتے کہ کچھ تھیں سچ کے ساتھ اور سچ
بھٹ کے ساتھ ہمیشہ رہا ہے۔ سچ کو سچ کوئی نہ مانتا اور قبول نہ کرتا
کوئی نہ مانتا اس طرح دونوں کی طرف باطل توجہ نہ ہوتی اور کوئی انگو یا کوئی
اس میں کوئی شک نہیں کہ اس زمانہ میں جہو نے عامل اور کتاب
ہست میں جس طرح دنیا باز عامل شہ جیو کر ملک و ستیا اس کر سب
تیں اور لوگوں کا وقت اور پیسہ بد کر رہے ہیں۔ اسی طرح جہو
کا ہوں کی کتابوں کے ملک بھرتیوں شہو پیسہ بد کر رہے ہیں۔ لوگ دیوانے
اور بھل ہو گئے ہیں وقت اور پیسہ بد کر رہے ہیں۔ یہ ہمہ وقت
کہتے ہیں کہ ہر چیز کوئی جتنے فتر فتر کہہ کر رہے ہوگا سب تک کہ عامل ٹول
دیا سے واقع نہ ہوگا اور یہ بھی ظاہر کرتے ہیں کہ سب سے زیادہ بگڑ
بعض وقت سارے کی ساری طاقت عامل کی اپنی ہی ہوتی ہے۔ جہو اب
سے پیدا ہو کر کام کرتی ہے۔ سانہری فتر۔ پونا چار کی اور ہوا بیر و فیر و کے
ایسے ہوتے ہیں کہ ان کا مطلب ہی کچھ نہیں بٹتا۔ اور باطل ٹوٹی بیوی
عبارت ہوتی ہے تو بھی بعض وقت وہ تیر سبوت ہوتے ہیں ان کی بات
مشہور ہے کہ ان کے عاملوں نے بے شمار چلے پھینچ کر ان کو مسرہ کر دیا
ہے اور مدت لا انتہا تک ان کا اور یا متناطیس اس میں بھری رہیگی۔

مگر ناظرین کو جانتا ہے کہ یہ سب کچھ ہوتے ہوئے بھی بغیر یوں دویا کی
واقفیت کے دل کا میاں نہ ہوگا۔ بہت فترت سے رات میں کوہ میں کوہا
اور پر مطلب مگر سزا نہیں ہیں۔ یہ فترتوں کے بیٹے میں یوں دویا کی رات
کو سخت ضرورت ہے بعض پادشہ اور فترت میں فترت اور فترت والی بات اور
زور دینا ہے کہ یہ شوچی سے رات کے موجد سے لیکر دیکھ کر یوں ہے اثر
نہیں دیکھیں یہ جہوں کی باتیں ہیں صرف اس وجہ سے کہ یہ سابقہ
بہت آج کل تعلقات زیادہ ہو گئے ہوں چال کے الفاظ زیادہ ہیں۔
لہذا دیں اور معلومات بہت زیادہ دیکھیں ہیں اس کے سبب انسانی دل کی
سو ہونا مشکل ہے۔ کیونکہ پتہ جیسی ہے ممتھی اور ممتھی دین کو شہ شہین
اور تجویز پڑیوں کا باس نہیں۔ ہاں اندازہ نہیں چلتا اور نیز مال برعاش
اور برے خیالات کے اور یوں دویا سے واقف ہوتے ہیں۔ ہونا کا یہاں
کی صورت میں ان کو بے اثر اور لکیر سے ہوتے یعنی روی کے ہوتے مانتے ہیں۔
ایسے لوگوں کا بیان ہے کہ شوچی ہمارا ج جو دن رات یوں سما دی میں
نور ہتے تھے۔ بیدار ہو کر پارتی اپنی استری سے شغل کیا کرتے تھے اور
بر سادہ ہی کھلنے پر کوئی نہ کوئی علم تہتر مترا یا مترا پارتی کو خوش کرنے کے
لئے دکھایا کرتے تھے۔ جب زمانہ بدلے بدلتے بہت گناہوں سے آلودہ
ہو گیا۔ بقول ہرکے راز دہائے۔ اس وقت سے کل جگ کی نیا
ساکم ہوئی تب پارتی نے کہا۔ اے سوامی اگر یہ مترو مترا اور مترا اس
کل جگ میں بھی با اثر ہے تو آلودہ دل لوگ ایک دوسرے کو سخت تکلیف
دیا کریں گے۔ واجب ہے کہ یہ بے اثر کیے جا دیں۔ تب یوں کال سے
سب کو بے اثر کر دیا:



جس کو کہتے ہیں کہ داری ہو اور جب تیسری باری آوے۔ تو اس
سور سے اپنے دائیں ہاتھوں سر و ذال کو بہتر دیکھ کر کہتے ہیں۔ ہونا
دوینا ایک اور پتہ ہوگا کہ اس کو ایک چوراستہ کی طرف سے جوتہ آئے
اس سے بولوا اور جاتے اور آتے پیچھے دیکھو اور جاتے۔ ہونا پتہ کوچہ
رستہ میں کہ تو جا رہا تھا ہے گا۔ اولہ کو دریا میں بھی بہا سکتے ہیں۔

عورت یا مرد کا خون چلانا

باق اور ایسا خارا آدمی کو چاہیے کہ ہرگز کسی کو تکلیف نہ دے صرف
ایک بار آنا ہیوے اور جب امتحان ہو گیا۔ تو اور مثل کرنے اور آزمائے
پر نہ باندھے بہت جلدی پردہ اٹھ جاوے گا اور بارہ خاص نظر آوے گا
یوں کہ تمام طریقوں سے زبردست ہی طریقہ ہے کہ جس سے فوراً دل میں تسکین
پڑتا ہے



دھوا آدیں۔ ماما پتا کو آدیں۔ پون پانی کو آدیں۔ چند سورج کو آدیں
تری کارے۔ تری کنورے۔ تری گنگر و نہارے۔ برہگے۔ بت شے
جنہ شے۔ ایک پھول بنے ایک پھول روئے۔ ہماری بدہی تب چھوڑ

مگر ہم دوبارہ تکرار کرتے ہیں کہ یہ مسئلہ ان کا کثرت بہت دراصل کسی
اند جاہل۔ راج یوگ سوسائٹی حسن ابدال اگرچہ ہندوستان کے مشرق میں
نہیں ہے۔ ہندوستان کے شمال مغربی گوشہ پر گوہ ہمالیہ کے دامن میں ہے
تو جس نے اپنے اصول پھیلانے میں پوری ترقی کر رہی ہے اس کی مش
ہے کہ یہ گم شدہ علم دوبارہ اسی طرح ترقی کرے جس طرح پہلے ترقی کر چکا
اور ہر جگہ سچے اور لائق عامل پیدا ہوں اور جنت مراد جنت جنت دو دو
کے منکروں کو دانت شکن جواب دیوے۔ بس بس لیئے یہ سوسائٹی طور پر
ہونی تھی اس نے تھوڑے ہی عرصہ میں بہت کچھ کامیابی حاصل کر لی ہے
اور ہندوستان کے ہر قصبہ و شہر میں اس کے مجوزہ جو ہیں ایک دور
لو اپنا حال کہنے کی اجازت نہیں ہے لہذا ظاہری شہرت کم ہے۔
عنقریب اس سوسائٹی کے میر اپنی مقناطیسی روشنی کی چمک سے دنیا
کی آنکھیں چند میا دیں گے۔ اب چند موثر تحفے و جوتے ہیں لیکن
اپنے ناظرین پر ہم یہ بھی روشن کرنا چاہتے ہیں کہ ہر ایک منتر کا جنت اور جنت
بھی ہوتا ہے۔ منتر کا جنت اور جنت میں ایک ذات ہیں۔ بحساب کیرلی تتر
سے جنت نہایا گیا ہے اور جنت سے جنت بعض دفو اکیلے بھی خوب چلتے ہیں
مگر اگر عامل کو ایک ہی عمل کرنے کے وقت اپنا سادھن کی تینوں شاخیں
معلوم ہو جائیں تو بس کامیابی ہی کامیابی ہے۔ چند ہویں کا جنت ہوتا
بہت لوگوں نے سدہ کیا ہوا ہوتا ہے۔ جو سوا لاکھ کرنا پڑتا ہے۔
لیکن عمدہ طور سے ہر کام اسی سے چلے گا جس کو اس جنت کے جنت
(جو قانون کے متعلق ہیں) اور اس کے تتر سے واقفیت ہے اب کچھ
عمل تحریر کیا جاتا ہے

جب کہ رجاں مانی کا تارہ نوٹے۔ پچھلے پچھلے سے ہمارے تارہ پچھلے سے
جی اور ہو پیت میں تھے۔
اتوار کے دن ایک عجیب تلاش کریں اور ایک لوبہ کی قینچی سے اس کا
تارہ ہوسے سمیت نکال لیں۔ اور اسی اتوار کو اس کو ایک چھوٹی سی ٹوٹی
کی ڈلی میں ڈالیں اور ڈلی کے مناسبت بند کر دیں بر لب دریا جا کر اول ڈوبیا
کو خوب دھو پت کریں اور سات دن بیٹھا پختہ رہنے کی تیاری کریں اور نو ڈوبیا
سمیت نکال کر پتھل آویں اور پتھل پر بہت اسی قیت سات با جنت
پتھل جنت جاویں اور نو ڈوبیا کو پتھل پر ایک لوبہ چھوڑیں۔
اطلاع ضروری۔ اول ایک بڑا منتر چپ کر دو رو بہن کرنا چاہیے
اور پھر منتر چھوڑ دینا ہے تو اس دن نو ڈوبیا کو ایک لوبہ چھوڑ دینا
ہے۔ دن بدھ کی وقت نہ دیر سے جنت کے مطلوب کے نام پشیا ب
جن چھوڑنا سکتے ہیں اب تم ہمارے مطلوب کے نام پشیا ب کی جگہ یا کر ڈوبیا
یا بت فوراً رو بہن اور منتر چھوڑ دینا ہے اس کی پشیا ب کی جگہ یا کر ڈوبیا
سے لگتے لگتے اس میں جگہ بدھ سے لگتے لگتے اور سوا لاکھ کرنا پڑتا ہے
اور اس حج کہ سب ڈنک زمیں میں چھپ جاوے اور سوا لاکھ کرنا پڑتا ہے
دن ہو پس آو بر تم دفن کرو گے اور ادھر اس کی جگہ پشیا ب میں ایسا
دو ہو گا کہ اس ڈنک جگہ کو چھوڑنے کا کما یا بت اور از حد تک عین ہو کی
اور خون جانی سو جاوے گا پھر چھپ جاوے وہ مطلب نکالو جب تکلیف دو
کر ہی ہو اور خون بند کرنا چھپ چھپ چھپ جا کر ڈنک نکال لو اور اسکو ڈوبیا
میں بند کر لو آرام ہو جاوے گا یہ ہمیشہ کے لیے کام آئے گا جب چاہو
عین اٹھاؤ۔

بحوث کا قابو میں لانا

مہم بات یہ ہے کہ یورپ کے لوگوں نے دنیا کی ہر طرف سے
 اپنے دشمنان ملت انسان کے ایک ایک گوشہ پر اپنی ہمت و
 ہمت سے نہیں توڑا تو ان کے ہاتھ میں کچھ نہ رہا۔ یہ سب
 آج کے دن کے لئے ہم ان کی شرمندہ شہادت سے ہوا ہے۔
 اس میں کوئی ایک مغربی ملک کرے اپنی ریفورم بہت مشرق میں
 اس میں ایک ایسی ایجا دیں ہوتی رہیں کہیں ترقی ہوتے ہوئے
 مگر یہ جو پیچھے اور مقام خاص کو فتح کیا اور بڑے حوصلے سے لاکھوں برس کی
 محنت کے بعد کھوج لگائے لگائے وہ میاب ہوتے

یہاں جو کہ مدت سے مشرقی ممالک لوگوں کی آمدورفت سے
 تباہوں کے مغرب میں جا گئے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ چاہا وہاں
 دیکھا ہے اور وہاں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ہندوستان میں یہ
 پیر ایجا دیں شروع ہو گئی ہیں اگرچہ وہ اسلئے داغ جو غیب پر فتح پال کے وقت
 سر اور کرنل جرنل تھے نہیں تھے۔ مگر یہ سرورپ ہو کر دنیا کے کسی
 ملک ہو گئے تو بھی ان کی پیدائش کی زمین میں ان کی نسل سے بہترے
 جو عنقریب کیا کیا کر دکھانے والے ہیں اور ہر حال پہلے اب تک
 فی الحال آزاد مکت کو نہیں مانتے ہیں اور ان میں کمل کوئی اس کا
 قصور سے جو مانتے گئے ہیں وہ زندہ ہیں اور ہر سال ہندوستان
 نئی نئی ایجا دیں ہوتی ہیں ہم کو کئی صاحب نے جنہوں نے سخت
 ہم نے نئی کل ایجا دیں مگر ہمارا کوئی بھائی روپیہ کی مدد نہیں دیتا ہے

مہم بات یہ ہے کہ یورپ کے لوگوں نے دنیا کی ہر طرف سے
 اپنے دشمنان ملت انسان کے ایک ایک گوشہ پر اپنی ہمت و
 ہمت سے نہیں توڑا تو ان کے ہاتھ میں کچھ نہ رہا۔ یہ سب
 آج کے دن کے لئے ہم ان کی شرمندہ شہادت سے ہوا ہے۔
 اس میں کوئی ایک مغربی ملک کرے اپنی ریفورم بہت مشرق میں
 اس میں ایک ایسی ایجا دیں ہوتی رہیں کہیں ترقی ہوتے ہوئے
 مگر یہ جو پیچھے اور مقام خاص کو فتح کیا اور بڑے حوصلے سے لاکھوں برس کی
 محنت کے بعد کھوج لگائے لگائے وہ میاب ہوتے

یہاں جو کہ مدت سے مشرقی ممالک لوگوں کی آمدورفت سے
 تباہوں کے مغرب میں جا گئے ہیں۔ انہوں نے جو کچھ چاہا وہاں
 دیکھا ہے اور وہاں ترقی ہوتی جاتی ہے۔ ہندوستان میں یہ
 پیر ایجا دیں شروع ہو گئی ہیں اگرچہ وہ اسلئے داغ جو غیب پر فتح پال کے وقت
 سر اور کرنل جرنل تھے نہیں تھے۔ مگر یہ سرورپ ہو کر دنیا کے کسی
 ملک ہو گئے تو بھی ان کی پیدائش کی زمین میں ان کی نسل سے بہترے
 جو عنقریب کیا کیا کر دکھانے والے ہیں اور ہر حال پہلے اب تک
 فی الحال آزاد مکت کو نہیں مانتے ہیں اور ان میں کمل کوئی اس کا
 قصور سے جو مانتے گئے ہیں وہ زندہ ہیں اور ہر سال ہندوستان
 نئی نئی ایجا دیں ہوتی ہیں ہم کو کئی صاحب نے جنہوں نے سخت
 ہم نے نئی کل ایجا دیں مگر ہمارا کوئی بھائی روپیہ کی مدد نہیں دیتا ہے

لئے تو ہمیں اسے لایا گیا ہے
 اول تو آپ ایک کمرہ دیکھتے تو اس میں
 واپس آئے تو وہاں ایک کمرہ تھا جس میں
 کچھ لوگ تھے اور وہاں سے اس نے
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ



اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ

مستطابہ پیر

میں نے اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ

صلح کرانی

روزی تو اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ

سدہ یوگی

بارہوا اور قلندر بھائی اور فرید میں لڑائی ہوئی کہ ایک ایک
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ
 اس کے پاس آئے اور اس نے اس کے ساتھ

مصرعہ

اما بھی جانتا ہے کہ کوئی کوئی مجھ کو یاد کرے وہ کافی مذہب میں سے اسو
 یقین و عقیدہ اس علم پر ہم جا رہے ہیں لیکن ہمتی کو چاہئے کہ ہرگز ہمتی سے
 کوئی کام نہ کرے دنیا میں سے یہ حقیقت ہے کہ انسان کا دل ہرگز ہمتی سے
 نہیں اور یورپ میں کوئی ڈاکٹر ایسے ایسے عرق کمال پہنچے ہیں کہ جو دھن میں
 استعمال کر سکتے ہیں ہر ایک کیونکہ ہمتی کو نہ بگاڑا اور فاسد نہیں ہوتا
 لکچر سے گرفتار کرتے ہیں جس سے ہمتی کو اکثر سوال کیا گیا ہے
 کی عمر ہی بڑی ہوئی چاہئے تو اس سے جواب دیا کہ میں نے ہمتی کو ہرگز
 مرزا لگا اور اب میری ایک ہزار ہمتی کی ہمتی سے ہمتی کو ہمتی سے ہمتی سے
 پوچھتے تو سب ایک ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے

نویارک کا مشہور ڈاکٹر ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 ہے اس کا بیان ہے کہ ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 کے بعد زندہ کر دیئے یہ مانو گے یا نہ

ایک امریکن انجنیر لکھتا ہے کہ ایک مسن ابراہن کسی نے امریکا
 کو پوچھا تھا کہ ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 بعض برابر ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 اس حیرت انگیز عمل کو سن کر ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 واسطے دور دور سے آئے ہیں ان کی سمجھ میں کچھ نہ آیا ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 لڑکی بے ہوش رہی آخر جب اس کی ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 چیرنے کے لئے چھو ایک ڈاکٹر نے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 کر اپنے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے

مصرعہ

لوگوں میں دوست و دشمن اپنی انصاف سے انجائے ہیں اس کو نہ
 کے ہیں
 غیر انصاف میں ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے
 ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے

طاقت متقا طیس کی امتحان



عام اگر چاہے کہ میں اپنی متقا طیس یا یکسو قلوبہ ہمتان کر لیا کہ یہ
 ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے ہمتی سے

معنی

بیدار ہو گئی اور سوال کیا کہ میری داوی کہاں ہے۔ لیکن اس کی داوی وہ
سے مر چکی تھی۔ اس کو مانو گے یا نہ

مشہور جوگی بابا نیو جو تحصیل فتح جنگ اور پٹنہ کی گھیب میں لوگوں کو ادا
کیے ہوئے نظر آئے اور مردوں کو عجیب تجربے دکھائے کسی بار ہندوستان
میں جیتے جاگتے سادھو نے چکے ہیں اور دو مادھیاں ان ہی کے پاس
شہر میں پھر دوبارہ اس ملک میں نہ گئے اور خیرا سی طرح سب کے سامنے
نہلی۔ اسکو مانو گے یا نہ

علاقہ جموں میں ایک شہر چھوٹا سا میر پور رست۔ وہاں ایک برہمن دیوتا
ہیں انام کی کوئی ضرورت نہیں جس کی مرضی ہو جا کر طاقت کر سکتے ہیں۔ جب کسی
کو تماشہ دکھلانا چاہتے ہیں تو کوری مسوں پر کچھ تل کر کے کسی گھر میں یا
گھر میں پھینکتے ہیں اور مسوں چیشکی اور اس میں سخت جنگ برپا ہوتی ہے
وہ نکالی شجادے جنگ فتح نہیں ہوتی یہ مانو گے یا نہ۔

کا نگڑہ میں ایک برہمن دیوتا ساہنوں کا شتر اور حمل جاتے ہیں اور وہ
متر پڑا کر چاروں طرف پھونکتے ہیں۔ پھونکتے ہی چاروں طرف سے سانپ
ہر قسم کے دوڑتے آتے ہیں اور جو تماشہ دیکھنے والے ہوتے ہیں ان کو
ضرر نہیں یہ مانو گے یا نہ۔

منظرف آباد میں ایک سنیاسی ہمارا جہا تمانو اس رکھتے ہیں جب ان کی
صبح ہو ایک کرشمہ دکھلایا کرتے ہیں بڑے بڑے منشی بابو اور اہل کار لکھتے ہوئے
ہیں اور ان کو کہتے ہیں کہ ہمارا جہاں کر پا کر دیں وہ آسمان کی طرف لکھ
کہتے ہیں کہ آؤ ہاں۔ طرح طرح کے کلکتہ کابل اور دیگر دلاتیوں کے میرجات
گرنے لگتے ہیں۔ اسی سمت کی سولہویں ویندہ ہوں بساکھ کو ہمارے ایک

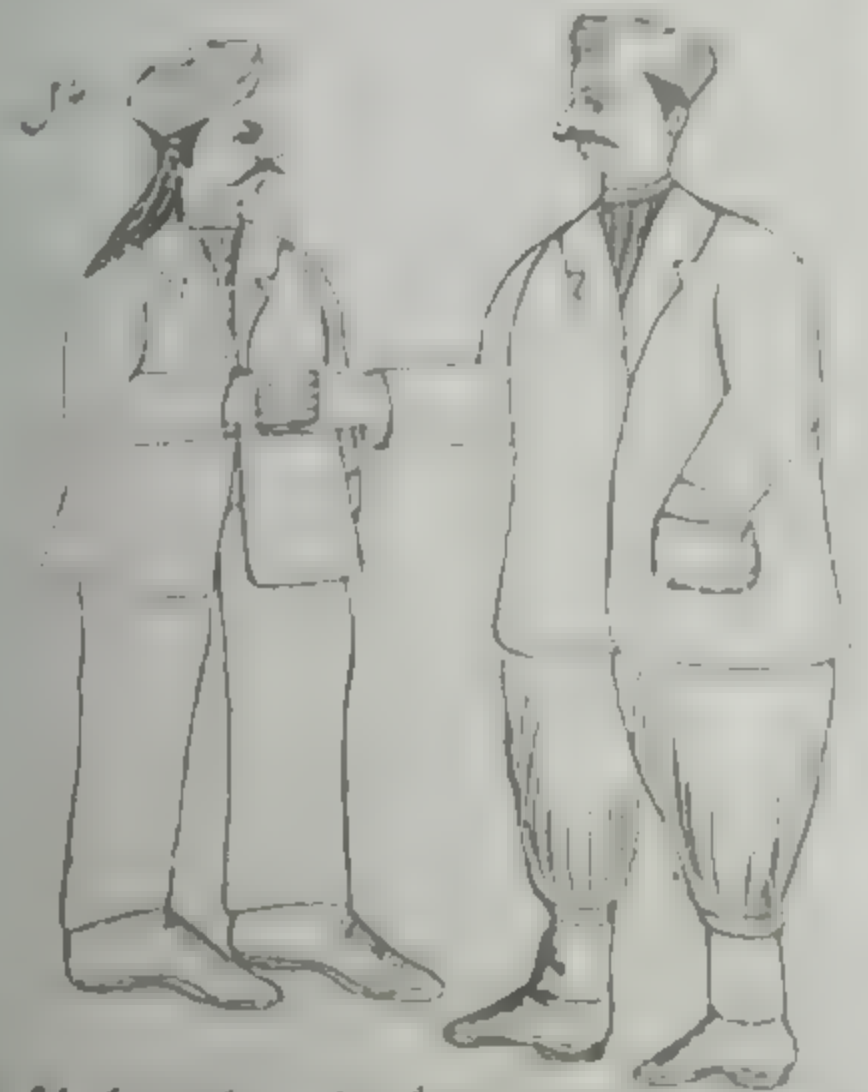
معنی

دوسرے من شدہ میرجات ہراق کا شش اور کیو کرتے گا اس سے نور کمر
کوئی حریف نہیں ہے۔ دو لوگ جو یہ کہا کرتے ہیں کہ ہم جانتا ہیں۔ یا ہمارا من شدہ
ہے یا دل کیو ہے آئیں اور گزائیں۔ ہاتھ کشن کو آہی کیا خود بخود مال
برجواد سے گا اور دوسرے دل جو کسی غیر کو ہاتا مان بیٹھے ہوں اس دانت
پر ضرور کرواویں وہ سمجھیں کہ یہ کھنڈ کی بت ہے اس دانت سے نہیں ہے اور
تس سو ایک بنایا ہے یا حیوانوں کی عقل رکھتا ہے ہمارے ملک کی یہ بھی سرس
فلاطی ہے کہ جو حیوانوں کی عقل رکھتا ہو یعنی جڑ ہو۔ اس کو ہاتا مانا جاتا ہے
خدمت اس کی ہوتی چاہئے جو چیتن دماغ کا ہوا اور ہا خیالات رکھے ہوئے
ہوں ایسا شخص جن پندہان ہمارے کا پڑا پار ہو جاتا ہے۔ آج کل بہت سے
ہندو متی دالے ملک میں پھرتے ہیں ان کو تو دشت یعنی گناہ کرنے کی طاقت
حاصل ہے اور زمین کرنے کی اور خیالات دماغ سوئی دھپا کا مادہ میں رکھتے ہیں
ایسوں کی پوجا کرنی ایسی بیٹے پختہ پڑھ چول چڑھانے اور اس کی پوجا کرنی
خیر سب کا امنی ان اس سا جن میں ہو سکتا ہے۔

خود جنگل ہو خواہ میدان یا مکان ہو۔ آسن مار کر بڑا جادو اور کل داوی
کا پودا جو تم نے ایک گلد میں پتیر لگا رکھا ہے اپنے سامنے رکھو اور جنگلی یا کھجور
کے ایک پھول کی طرف دیکھنا شروع کرو اور خواہش کرو کہ پھول خشک ہو
برجواد۔ اور تمہارے مقابلے سے آتش پیدا ہو کر پھول کو تھلیس دے
جھنڈے کر۔ بہتہ میں کامیاب ہوتے ہیں بعضے دو ہفتہ اور کسی تو دو بلکہ
ایک ہی دن میں پورے اترے میں کر کے دیکھو۔ اس سادھن کے عالی
کو عجیب طاقت حاصل ہو جاتی ہے پہلے چاروں سادھنوں کا خود بخود عالی
ہو جاتا ہے۔

نوٹ خواہ پورا کسی پھول کا ہو لیکن گل داؤدی کا اس کام کے لیے ذرا
بہتر ہے اور خدادادہ زمین میں لگا ہوا ہو تم اس کے پاس آسن جو در

پہلوان بنتے اور عمر بڑھانے کا عمل



بعض جن ایسے ہیں کہ ان کو تجربہ کرتے ہوئے ہم خود کا پتہ نہ لے سکتے ہیں۔ اس وجہ سے کہ شاید کوئی بد چلن ان کا پرلا استعمال کر کے ہم کو بھی وہیں نہ لے کر دیے۔ اور نہ ایسے ایسے اچھے تعلیمات کا ڈھیر ہمارے پاس ہے۔

[illegible]

حصہ چہارم

سماد ہی لینا یا سلف سمرنیم

یہ عمل بھی پینا نزم کے متعلق ہے
 اہم حصہ پنجم میں پینا نزم کا خوب ذکر
 کریں گے اور عمدہ عمدہ قواعد تحریر
 کریں گے کیونکہ اس کے خاص کو سمرنیم
 کی طرح اتنی محنت نہیں کرنی پڑتی ہے کہ
 ایک دوست یا لکند کا جو مانسہ وضع ہوا
 میں ریلو سے اوٹ ایجنسی کے کلرک
 میں خط آیا تھا کہ ماثر شہرام بہ حب
 بانی ہری پور نواسی حال ملازم نشیر خٹک



جنگل نے مانسہ میں آکر تارست دفتر میں بے شمار لوگوں کے ساتھ عجیب
 و غریب کرتہ پینا نزم کے دکھلائے۔ آپ پینا نزم سوسائٹی کی لان امریکہ
 تعلیم پاتے ہیں اور براہ راست خط و کتابت کر کے تصویریں بھیج دیتے ہیں خوب
 رلی کر گئے ہیں میں اپنی طرف سے بھی اس شخص کی تعریف کرنے کے بغیر
 میں رہ سکتا۔ کیونکہ چھوٹی ہی عمر میں اسے سمرنیم میں بھی خوب ترقی کی تھی
 بارے سامنے قوی میل انسان کو گرامسنا تھا اس ایک بار ہم کو اطلاع دی
 - آدہ گھنٹہ کے بعد فلاں لڑکا سکول میں پہنچ سے گرجا دے گا۔ من یا م
 میں یہ صاحب سکول مانسہ تھے اور وہ لڑکا ان سے تعلیم پاتا تھا اگرچہ یہ سنگ
 ان کو کل میلک لگائے ہوئے ایک قبیل میں بن گیا ہے۔ لیکن اس وقت

خزانہ کرامات

حصہ چہارم

نیک میں وقت پڑتی ہے یہ چھ ماہ اور بیوش ہو گیا سارا سکول اور
 سکول مانسہ کے ٹرک کا دوسرا پاسو قدم ہاتھ اچھا ہوا کر کے ہیں کہ ضرور
 حصہ پنجم میں مفصل ذکر کریں گے ناظرین منتظر رہیں
 آپ بوقت رات ایک بجے جبکہ پانچا سن جہاں گمراہ رہے کہ سحان
 خط بینی میدان یا جنگل ہو بلکہ تیار سے سونے کا مکان ہو تم تیار لباس
 اور دوسری پڑنی یا دنی نوئی سر پہرت اور سونے کے لئے تمام ہتھیار
 طیار ہو تم خیانت سے پاں ہو یا نوئی لی چوٹی (پہل) کو یہ پڑنی کے سرے
 سرے کو ماتھے کی طرف سے آؤ اور تمام تر نئی تک پہنچاؤ اور دونوں آنکھیں
 کھول کر اوپر کی طرف موزہ اور اس کے سونے کو ماتھے پر مٹھی باندھ کر دیکھو
 اول دن خوب ترقی دیکھو آؤ سونے کی دوسری دن اس سے زیادہ ترقی دیکھو
 ایسا آویک کہ تم بے ہوش ہو جاؤ گے اگر کوئی تم کو جگہ دیکھو کہ ہرگز نہ جگہ سکون کے
 اور بعض وقت اندر سے ہوش ہوگی تو آؤ نہ کھول سکو گے جیس دنو کتنے کتنے
 دن ہوش رہتے ہوئے جوں جوں جو کچھ دیکھو گے ان باتیں نمودار ہوتی ہیں۔

موتی نتر

جس مطلوب کو تابع کرنا ہو۔ اول دو چار روز اس کے تصور جانے کا
 جیسا کریں جب آتسو خوب سمجھنے لگے مطلوب کے تصور میں اپنے دونوں
 ہاتھوں کی نیل بیسوں۔ خنوں کی نیل بیسوں ناخن اور دونوں آنکھوں کی
 نیل بیسوں کا پیر اور سر کے بال اور بدن کی نیل آنکھی رکے آگ میں خاکستر کریں
 وہ کسی شے میں مگر مطلوب کو کھلا دیں فریفتہ ہوگی اگر دیکھیں کہ تاثیر تھوڑی
 ہوتی ہے چہ ایسا کریں فریفتہ ہوگی۔

بسی کرن کا عمل



یہ تفسیر مطلوب کی اچھوتہ ترمیم ہے
 کہ جس کو ہر صاحب ایک بار دیکھ کر
 کسی موقع پر اس کا امتحان کریں گے
 گھر میں یا درجہ کہ اگر کوئی وہ ہے
 کہ غزل کرامات میں سے آٹھ کر پڑھے
 اور بس کتب کا عمل صرف ایک بار
 اگر اس کے کرتے پر تیار ہو سکے اور
 عمل شریف کر دیا، اس طرح کے عمل کے ہم ذمہ داری میں کہ شاید اثر ہو یا
 نہ ہو ہاں ہمارے دو ناظرین جو ہر تیار حسوں کو بغور دیکھ کر اور سمجھ چکے ہوں
 چاروں سو دہائیں جو ہر شے سے غور و فکر میں آئے کر چکے ہوں، ہر شے
 طرہ اس کا امتحان کر چکے ہو، ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ وہ غور و فکر کا میاب ہوئے آپ
 مطلوب کے سر کے باں یا اس کے بدن یا سر کا تازہ مستعد کہ کسی طرح پیدا
 کریں اور کسی اور ہی معرفت یہ کام کروائیں تو اس کو سخت ہدایت کریں کہ وہ
 نہ کسی سے ذکر کرے اور نہ ہی اس کو بہت دیکھے اور نہ اس کو بہت بات
 لکھوے جب وہ شے اس کے ہاتھ میں آوے تو فوراً کاغذ میں لپیٹ کر اس
 کو پاس رکھ لیں اور جہاں تک جلدی ہووے وہ تمہارے پاس پہنچا دیو
 جب یہ شے تمہارے پاس آجاوے اور تم کو یقین ہو جاوے کہ وہ واقعی
 شے نہیں بلے شک مطلوب کی ہے تو تم اپنی چاروں مشغلوں کو یاد کرنا

جس میں مانتے ہیں کہ ہیں اسی رشتہ سے متعلق ہیں جاوے گی۔ مثلاً
 تمہارے ہاتھوں کو چھو کر اور کاغذ سے متعلق ہوئے آدمی کے ہاتھوں کو چھو کر
 اور وہاں سے نہیں آتے سے تعلق بنا دوں گے ہیں رشتہ سے ہاں سے ہوا
 ہو کر مطلوب کے سر کے مساوی ہوں جاوے گی اور وہاں سے اس کے
 اس میں بلکہ کر کے اس کو توبہ کی طواریش کے مطابق ترمیم دے گی
 میں اگر عمل کرے گی کہ تو فوراً میرے رشتہ سے تعلق کے متعلق ہیں
 ہاں سے کر کے گی ہم خود ہی قسم کہ تو در استعمال میں لایا کرتے ہیں جو
 صاحب اس کو توبہ میں کروں کیسے ہوئے کے سبب بھی اتفاقاً اثر ہو
 تو ہر توبہ میں نہ ہو کہ میں اپنی توبہ کی ایک بار کا میاب ہو کر تو
 اس کی یاد رکھو

تپے کا بنجارا تارے کا نتر

جنت

دش پ



دل تمہوں سے ٹکائی بانہ پیرسی سے میری پنی شکلی پاتھ میری جہت کی
 مشق دویم ہاتھوں سے پاس کر کے کسی تیز چل اور ادھل کر سنے ہاں سو وہ
 کو کہیو کر کے اس کو جنبش دینے اور شکی خابج کرنے کے قابل بنانے کی مشق
 چہا یہ اپنی متقا نہیں واپس لینے کی مشق

عجب ایک بہن چاروں کو اپنے دل میں دوڑا چیتو تو یہ خوب مست ہر شخص
احسوس میں آئی ہے اس کو یاد کرو آپ ایک ایسے مکان میں جو خوشبو سے معمور
کری پر پیچھا جاتا اور اپنی مشوق کے دہریاں میں ایسے خرم ہو جاوے کہ دنیا
خیالات بھول جاویں پھر اپنے سامنے ایک شے جو تمہارے منہ کی

سید سے ایک دوا دینی تھی جو رکھو اور معشوقہ کے بال ایک ٹی ٹو بیاں میں
بند کر جس کو تمہارے موند کی طرف ایک سو رشتہ ذرا سا جو اب تم ایک سے
کی ٹی اس میں بچھینا دوا دے گی ٹی کی دوسری طرف اپنے منہ میں رکھو
اچانک تھیں بند کر لو اور اپنے منہ میں کھینچ کر دینی مطلوب ہمارے
مکان پر جلدی آباد ہے۔ جلدی آجاء فریڈریش پریشان ہو کر مطلوب آباد
پریشان ہو کر آجاء یہ بھی یاد رہے کہ کبھی ایک خیال کرنا اور کبھی دوسرا
اس طرح تاثیر دیر کے بعد ہوتی ہے اگر صرف ایک ہی خیال ان چاروں سے
کیا جاوے تو جلدی کامیابی ہوتی ہے ہمارا تجربہ ہے کہ جب اس طرح کر کے
تھک جاؤ تو نلی کو اور ڈبیا کے ڈھکنے کو پر سے رکھ دو اور ڈبیا اپنے بائیں
ہاتھ میں لے لو اور بالو پر پاس کر کے مقناطیس بھر دو اور ٹنگنی باندھ کر مقناطیس
بھرنی شروع کر دو اور خیال کرتے جاؤ کہ ہماری مقناطیس برسوں تک مطلوب
کے اندر ہے لہذا ہرگز واپس و خارج نہ ہو اور جلدی جلدی ہم سے ٹکڑا کر مطلوب
میں چلی جاوے۔ پس اگر مقناطیس معمولی یا ذرا سی آہستہ آہستہ نکلی تو

[illegible]

ہر طرح کے بنجار کا علاج پذیر ہے وود



ایک تیلی بوتل بازار سے خریدو خواہ گاڑھی
 میں جو خواہ تیلی اور تم بوتل میں مصفا پانی
 ڈالو اور اس میں ایک گلاس قطرے کاٹکے

ایک دودھ کے ڈالو۔ اس طرح کہ کچی سی و ہر صحت و زامانیہ ہر صحت کر کے
 ہو بہو سے اب نیلا کا غذا کو کھانے کی جگہ چسپاں کر کے پوسھ کو زرد و دودھ
 ایک ہو بہو پخت میں رکھیں اور پندرہ پندرہ منٹ کے بعد پوسھ کو پخت سے
 جب وقت پورا ہو جائے تو سایہ پر رکھیں اور جب ایک گھنٹہ گزر جائے تو
 پخت کر لیں کر تیار کر دیں پخت چھوٹا ہو جاوے اور پخت کی ترقی نہ
 سے تیسرے ہو جاوے گی۔

پکھی مسان یا مسان جگانا

یوں تو بہت جڑی لہاروں اور فقیروں نے بہت سے مسان
 جگانا کی ہوں گی۔ مگر پھاڑی علاقہ بمالیہ کے واس میں دو عجیب و غریب
 ہونے ہیں جو پکھی بات ہے اور حیرانی آتی ہے۔ ایک یوگی کسی
 گاؤں میں جا نکلا۔ چند دن باس کیا۔ اتفاق سے ایک کنواری لڑکی وہاں
 رہ گئی۔ جب اس کو چلائے آئے تو رات کو یوگی وہاں پہنچا۔ ریاستوں یہ
 کٹر اس طرح کے فقیر بہت رہتے ہیں اور گریہ ہستی ان سے ڈرتے ہیں
 اور اپنی طرف سے کئی طرح کا انتظام ان کی روک کا کرتے ہیں۔
 چنانچہ مرگھٹ پر پہلے سے ہی چند جوان آدمی نگہبان تھے کہ شاید کوئی
 مسان کو چپتن نہ کر لیں۔ اور ہمیشہ کے لئے اس کو اپنے تابع کر کے رکھ
 دیوے۔ جب جوگی کس ترکیب کو چکا اور لڑکی اٹھ کھڑی ہوئی اور فراتے
 کہ حکم کر دیوں حاضر کیا ہے۔ اتنے میں فوراً نگہبان آپہنچے اور جوگی
 پکڑ لیا اور خوب مارا۔ جوگی تو بھاگ گیا۔ مگر لڑکی کھڑی کھڑی تکرار بہت

تو بہت گریہ کرتی تھی اور اس کی باتیں نہیں ہورہی تھیں کہ بہت کر کے
 لگی کہ میں جیتی ہوں مجھ کو میاں سے آگے ہوتے دو اس کو کھانے کے لئے اور
 وہ اسے کھانے لگی اور اس کی غلامی میں ہوئی وہ لڑکے جی رہا ہوئے
 وہ چون کہ وہ ایک مسلمان لڑکی کی زبانی معلوم ہوا کہ وہ ایک ہی زبانی
 سے اور وہ خود دیکھ سکتے ہیں۔
 اسی میں ایک ایک بات ہے کہ برہمنوں میں ایک ذات کو ان میں
 ہر اچھوتوں کے پرہیز ہوتے ہیں اور برہمن کرمانی اور سہ ہوتے
 ہیں ایک کول برہمن کے ایک ایک کی ماں کا مسان چھوٹا جب وہ ہوا
 تو وہ بولی حکم کر دیا کروں کول ہمارا جگہ لگا کر راجہ کے گھر جا اور
 یہاں کے مگر کر یا کریم ہو رہی تھی اور اس کی ماں بھائی اور کھنے لگی
 ان میں جیتی ہوں کیوں کر یا کریم کر رہے ہو سب ڈرتے اور میرا ان ہونے
 تب راجہ کے مرگھٹ کی طرف آدمی دوڑا۔ جا دیکھو کیا۔ جہاں
 جب راجہ کو معلوم ہوا کہ وہاں ایک برہمن کول بیٹھا ہے اور کچھ پڑھ رہا ہے
 فوراً اپنے پاؤں وہاں دوڑا اور عرض کی کہ ہمارا جگہ اس طرح برادر ہی
 میں ہمارا سخت بدنامی ہوئی ہندی عزت رکھئے۔ کول ہمارا جگہ لے کھا
 کہ بدس ہزار روپیہ دے تاکہ اس کا سر جن کروں تب راجہ نے اسی
 وقت دس ہزار کی سیلی منگوا کر نذر کی۔ کول ہمارا جگہ لے اس کو وہیں ہمیشہ
 کے لیے میں یعنی غائب کر دیا اور کہا کہ تم لوگ استیخان منی پھول چنے تک
 پر دیتے رہو۔ کہیں اب نظر نہ ملے گی لیکن یاد رہے کہ دہرم شانتی تک
 مسان جاگ سکتا ہے۔ بس اسی دن سے امیر لوگ دہرم شانتی تک نگہبان
 چھوڑنے لگے۔

شرد سہ ماہ جون سنہ ۱۸۵۷ء میں ایک ناقد صاحب جو تھے تو منہ نہ کرنا
متر متر سے بڑے شوقین حسن ابدال میں وارد ہوئے کسی نے ہمارا
ذکر ان سے کر دیا پھر تو خوب ملاقات ہوئی اور ہمیشہ کے لئے سمجھ ہو گئے
ایک دوسرے کا محققہ سہا احوال بھی بیان کیا بن ایام میں وہ میاں آسن
رکھتے تھے ان کے ساتھ ایک ہما تیار ہم چاری بھی رہتا تھا اور سوتی
وغیرہ کا انتظام اسی برہم چاری کے سپرد تھا اگرچہ پڑا چاری ان کا ہمیشہ
کا ساتھ تھا صرف حسن ابدال میں ہی اگر داخل ہوئی مگر تو بھی ناواقف
یہی معلوم کرتا تھا کہ دونوں ہمیشہ کا ساتھ رکھتے ہیں ایک دن ایک کنوارا
لڑکا مر گیا ناقد نے مسان جگہ کے لئے برہم چاری کو تیار کیا اور ترکیب
بتلائی لیکن ہم کو اس بات کی آگاہی نہ تھی جب مردہ چوک بازار میں پہنچا
تو ہم نے ایک اپنے دلی دوست سے کہا کہ ہم مسان جگہ ناظر آگاہ سمجھتے
ہیں درندہ کج خوب موقع تھا اس نے کہا گو سائیں جی! آپ خاموش
رہیں ایک شخص اب بھی مردہ کے ساتھ ساتھ ننگے پاؤں آ رہا ہے اور
صرف ایک دھوٹی باندھی ہوئی ہے ایک جل کی گڑوی ہاتھ میں ہے
اس میں ماش کی ثابت دال پڑی ہوئی ہے برابر متر پڑتا جاتا ہے
دروے گے گے آگے چلتا ہوا ماش دامے پھینکتا جاتا ہے ہم نے
ماتلاؤ تب اس نے کہا کہ آپ خود سمجھ لیں میں اشارہ نہیں کرتا کیونکہ
اس نے صرف ہم کو ہمارا بنایا ہے تب ہم نے غور کر کے دیکھا اور آئندہ
س کی طرف نگہ کرنے گئے تو وہ گھر سے توڑنے کی جگہ سے آگے
بیٹھا اور متر پڑہ پڑہ کر ماش کے دالے گھر سے کوڑے کے مقام پر پھینکنے
جب مردہ وہاں آگیا تو وہ الگ کرنے میں جا بیٹھا جب لوگ مردہ گھٹ

پہلے چلے تب اس نے وہاں سے ایک ٹھیکری ان کی بیگن کسی نے اس کو
ایک لیا جب سب لوگ مکت پر پہنچ گئے تو خبر سے سب کو ان کی کر کے اس سے
انٹیکری برآمد کر دئی اس کا بیان تھا کہ میں نے یہ اس واسطے ان کی
سے کہ ان کی کھن کر دوں یعنی دریا میں ان کو پھینکنے سے جان سدھ
دینا کی بات دوستانہ چل کی اور اس کی دست بے عزتی ہوئی مگر
سبب یہی ہونے کے ہم دل بندوں نے اس کو چھوڑ دیا بوقت
ات چھنا تھا تیار ہوا کہ میں خود مل کرتا ہوں غریب اس نے سنا کہ
چہہ بیچہ کیا خاموش رہا۔ دوسرے دن ناقد نے برہم چاری کو کہا
کہ اگر چوک سے پانچ دانے ماش کے لے آؤ تو بھی کام ہو سکتا ہے
مگر اس وقت چوک صاف ہو چکا تھا غرضیکہ دیکھن ہو گیا یہ اس واسطے
کہا گیا کہ ہر نام والے علم کے سچے عامل اب بھی موجود ہیں چونکہ دنیا
زور بندی کی حیرت زیادہ ہے اور دن بدن نئے نام کی بیڑیاں ایجاد
ہوتی جاتی ہیں اور بد معاش ٹی ٹی سوچتے رہتے ہیں اسی واسطے
ہماری قلم پختہ رہتے ہوئے بھی کہ یہاں مسان جگہ کا قاعدہ
اور پوری ٹھیک تجربہ شدہ ترکیب لکھی جاوے رک گئی ہے۔

تسخیر بھوت اور سیلمانی ٹوپی



کسی دن کوئی بڑا آدمی چپ چاپ ... کے ساتھ بیٹھ کر ...
 بڑا ہندو شکرست توڑنے کی جگہ تھی جہاں وہ چپ چاپ کھڑے رہا۔
 مطلب یہ تھا کہ وہ کسی کے ساتھ نہیں آ رہی تھی وہاں ان کے تھوڑے
 کام ہوں وہ بے یقینی گھڑائی توڑ کر کھٹ کو ... ہو جاویں تو کھڑائی
 کا گول سر یا گردن جو عموماً نہیں ٹوٹا کرتی اور ثابت رہتی ہے اٹھایا
 مگر یہ ضروری ہے کہ گھڑے کی گردن ثابت ہو اور پیڑ پیچھے دیکھنے کے اندر
 کسی کے ساتھ بولنے کے لیے گھڑے کی طرف آ جاویں اور گھڑے کے پیڑ سے
 اس پر بیٹ کر رکھ چھوڑے اور ایسا کہ آواز دہریہ بخوردیجئے ہوئے ساتھ
 بکڑی شکرست ہو چھا اب وہ بے یقینی ہو جاوے اور اس سے
 سے گھوڑوں آتی تھیں تو وہاں سے گھوڑے لٹھیرینگ بگھو

کا جو معاملہ چھپنے اصول میں مذکور تھا وہاں سے وہاں سے اس کا بہت فرق
 کھڑے آتا ہوتا ہے کہ ایک یا دو روزہ خشک میں پیار پیار تھی سبب اسٹیا
 کی جاتی ہیں اور یہاں سے کسی مائیں سے کرجت ڈالنی ہوتی ہے
 یہ کہ رنگ شیش کا خوب سیاہ ہو جاوے اور بھی خیال رکھنا ضروری ہے
 کہ ہر روز خشک بل نہ ہو اس کو جلتی آگ پر ہرگز نہ رکھنا۔ جگہ کو مٹا
 ہر رکھنا ہو گا جب ہر روز وکیل جاوے تم بات کی سبب اسٹیا خوب
 باریک کر کے ڈال دو جب سب ملائے سے ایک ذات ہو جاویں تو
 ایک پتیل کا یا بوسے کا یا تہ بنے یا تین کا غنیمت میں طرح کا چا میں
 ڈال کر گھڑے کو اور اس کو ہموار جگہ رکھ کر وہ پکا ہوا مسافہ اس میں
 ڈالیں اور سو کھنے دجئے تک اسکو اسی ہموار جگہ رہنے دیں۔
 لیکن یہ بھی یہ درست کہ بہت گرم نہ ڈالیں ورنہ شیشہ مریضہ آویگا
 لیے لیے قائم ہو جاویں گے اور بہت ٹھنڈا بھی نہ ڈالیں ورنہ ہموار
 نہ ہو گا یہ وہی شیشہ ہے جس کی ترکیب سیکھنے کے لیے بڑے بڑے
 سادہ جو ہر پاس آئے اور شش جگہ ترکیب سیکھ کر لیتے اور جھوٹی
 بنی عمر میں جبکہ شروع شروع ہم کو اس اور علم کے سیکھنے کا شوق ہوتا تھا
 تو ایک سادہ ہو کے پاس دلچا۔ جو ساسی تھا اور بڑا جھاری ٹاٹھا ہاتھ
 دھتا تھا ہر جگہ آتے ہی ہم شہر کے لڑکوں اور لڑکیوں کی رسوائی
 کرتا تھا اور ان کی پوجا کر کے ان کو دکھنا بھی دیتا تھا۔ جلد ہی ہی
 یہ صورت کو اس کے ولٹ لائے کہ ہمارا اس کو کھڑا ہے
 جو اس کو تنگ کرتی ہے ہمارا سنے اس کے خاندان کے
 ساتھ تو مقرر کی اور اس صورت کو برقی پر نجا کر شیشہ سے آگے

معنی ہوا

لگا کر گھوڑوں کے سینگوں پر دیکھ دیے بیان کرتے ہی ایک گھوڑے کے سر پر ایک چھوٹا سا جھوٹا دکھائی دیا جب گھوڑے کو ایک آواز سے تم جھپٹ کر کے سر سے ٹوپی اتار لو جب وہ دھڑک کر پھینکے آواز سے تمام زمین پر اور اس کے اوپر بخود پھینک دو پس وہ چھوٹے چرن سے لگ جادو سے ہ اور تم کو سانس نہ نظر آوے گا جب بخود جلدی جلدی ختم کرے گا پھر تمہاری طرف دوڑ کر آوے گا خواہ کتنی دور چلے جاؤ تم بغل سے آکر نکال کر اس کو دکھا دو پس وہ دیکھتے ہی بھاگ جاوے گا اور پھر رگن نہ آوے گا وہ ٹوپی تم پر تھمت عمل سر پرین لو تم کسی کو نظر نہ آوے گا جو سر پر کپڑا رہیگا وہ بھی نظر نہ آوے گا اور خوش ہاتھ میں اٹھالے گے دو شے بھی لوگوں کی نظر سے غائب ہو جاوے گی :

جادو کا شہبشہ

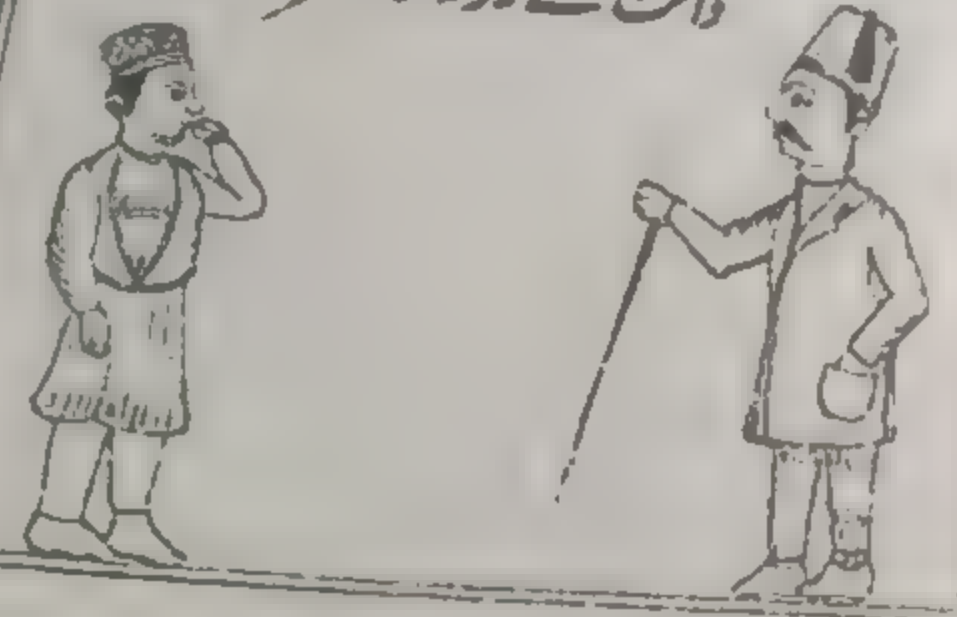
یہ بھی ہیناڑم کی ایک شاخ ہے جادو کی انگوشی یا مقناطیسی گوشی



خود یاد دیکھتے ہی بیان کرتے لگی۔ فلاں گزر رہا ہے فلاں کا پڑا اور وہ کھڑا ہے فریاد سی جھج دیکھتی گئی پھر بولی کہ وہ مسلی جس نے مجھ کو پکڑا ہے فلاں سا نہ رکالت ہے مگر یہ تجھے پہن جاتا ہے پھر مہاراج نے کہا کہ اس کو کہو کہ جلا دوں گا۔ اور جندوق یا توپ سے آوازوں کا جلدی منظر ہو جاوے گا۔ لیکن جب اس نے ایسا کہا وہ ڈر کر دوسری طرف پھپھ گیا۔ پھر مہاراج نے کہا کہ پھر مہاراج جلاوے اور اس کو آگ لگ جاوے پس فوراً بدلتا تھا عورت بولی شعلہ اُٹھ رہے ہیں اور وہ سانسے جل رہا ہے فوراً مہاراج بولے اس کو کہو کہ تم بھاگ آ جا کہ اب میں چھوڑ دوں گا پس اس نے کان کو بات کہ یا قسم اٹھائی اور بھاگ گیا عورت چیخ مچا ہوئی تازہ تازہ زور زور بول رہی تھی :

نوٹ یہ بھی یاد رہے کہ پھر کو بھانسنے والے بہت ہوتے ہیں اور بہت سببوں سے جاتی ہے مگر پھر آجاتی ہے اور خاص کر بڑوں کی کھالی ہوئی پھر آتی ہے کیونکہ مقناطیس اس کی کم ہوتی ہے اور سینکڑوں سے صرف ایک دو خاص کرنے والے ہوتے ہیں :

وانت کے درد کا مہتر



بیمار کو اپنے سامنے بٹھاؤ اور اس کو کہو کہ تمہارا دانت درد کرتا ہے
اس کو زور سے پکڑو مگر اس کو درد معلوم نہ ہو اور دانت حرکت نہ کرے
جب وہ دانت کو اپنے دائیں انگوٹھے اور اس کے ساتھ کی انگلی سے پکڑ
لیوے تو تم ایک لکڑی کی چھڑا تھیں لے لو اس کو کہو کہ میں جتن کر کے
لگا ہوں بڑی بری تی جھلا اور ایک قلبی سے اوپر دیکھتے رہو اور جو تھی یہ
میں ڈالتا جاؤں: لگاؤ آہستہ آہستہ اس کے ساتھ لے آئے جاؤ اور خیال
برگزاؤ ہر ادھر نہ ہو تب تم جتن میں ۳۲ سانپ یکے بعد دیگرے ڈالو خواہ
ان میں تھوڑا ہی فرق ہو کبھی اس طرح کبھی اس طرح مگر لکڑی سے



جب کسی سانپ کو شروع کرو ہرگز زمین سے اٹھائی نہ جاوے اور
جدھر تمہاری لکڑی لیکر ڈالے لگا بیمار کے پیچھے پیچھے ہو تم توجہ سے اس کے
دند کو زمین میں جذب کرو فوراً آرام ہوگا کئی طرح کے زہر بھی اسی طرح
آتا رہے جاتے ہیں

سیلمانی ٹوپی

آپ کو شش کر کے ڈوڈر کا لہو پیدا کریں اور اس کو سایہ میں سوکھا کر
اور گیدڑ کا پتہ ور پیچھے کے بائیں طرف کی ہڈی خواہ کوئی ہو اور آٹو کے

اور ان طرف کی ہڈی خواہ کوئی ہو سیلمانی ٹوپی کو خون مذکورہ میں خوب
باریک کریں اور خون سے ہی کھل کر یہ سب باریک ہو جاوے
سیلمانی ٹوپی کریں اور اب اس میں نیا ت کو کسی زرگرتے آٹھ دہات
کی ٹوپی تیار کروائیں اسی سنون یا سہ کو اسی خون کے ساتھ ٹوپی پر خوب
مل دیں اور باقی کا ایک گانچ کی ڈیب میں رکھ چھوڑیں بوقت ضرورت ذرا
سار سہ دونوں ہاتھوں کی بتھیلی پر لٹاوے اور فلا سادوں پاؤں کے
لمبوں پر لٹے اور سہ کی طرح آنکھوں میں لگا کر ٹوپی سر پر چن لیوے پس دیکھتے
دیکھتے نظر سے غائب ہو جاوے گا کسی کو نظر نہ آوے گا
گو بات میں قلہ کے پاس ایک یوگی راج بابا رام جی ہیں اور اب سما
یئے ہیں انہوں نے ذکر کیا تھا کہ ایک سیلمانی مسلمان جو عرصہ سے
غائب ہو گئی تہ کبھی چار سے مکان میں اور کبھی کسی اور جگہ ہم کو نظر
آتی ہے یوں نہیں میں دو تین دفعہ ضرور ایسا واقعہ ہوتا ہے اور اور
لوگوں کی زبانی جی ایسا سنایا ہے کہ وہ کسی دفعہ ہم کو بھی نظر آئی ہے
یہ جی یاد رہے کہ پیاری ملاقات میں یہ سب استیلا جلدی ل جاتی ہیں جس
کے سبب یہ کام ٹے ہو جاتا ہے۔

ترنگ سوامی

ناقدین پر واضح ہو کہ چھوٹی ہی عمر سے ہمیں ہر اچھے شے کے سیکھنے
اور نئی شے ایجاد کرنے کا ذہن شوق رہا ہے اسی شوق میں دور دراز
کا سفر اختیار کیا اور منزل بابا اب بھی عمر بہت نہیں گزر گئی لیکن سر کے

فائدہ میں شامل کریں تاکہ جلدی رقم پوری ہو جاوے اور ملک کے پیش
نفع بخش کام شروع ہو اور جو بھی ساٹھ سال کی عمر ماری کا عوض پاوے
اور دیگر ایجادیں ملک کے پیش کر کے گوشہ نشینی اختیار کرے جس کی کسی
بیماری چاہے۔

ملک کا خیر خواہ گوسائیں سوامی دیال شرما حسن ابدال

تمام شد

ریویو اخبارات

اخبار پنجہ فولاد لاہور، جنوری سنہ ۱۳۸۵ھ خزانہ کرامات میں سے اس کتاب
کو عمدہ طور پر شوق سے مطالعہ کیا میرے خیال میں یہ کتاب علم سمرنیم اور علم
تصوف کے شائقینوں کے لئے نہایت کارآمد ہے

گلزار ہند لاہور ۱۳ دسمبر سنہ ۱۳۸۵ھ علم سمرنیم کی بہت سی کتابیں دیکھیں مگر
یہ رسالہ طرز میں سب سے نرالا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سمرنیم ہاشمی
قدیم علم ہے جو ہندوؤں اور مسلمانوں میں ابتدا سے برابر چلا آتا ہے فرض
لے یہ رسالہ بہت عمدہ اور بزرگ ہے۔

سناتن دھرم چندر کالا لاہور ماہ جنوری سنہ ۱۳۸۵ھ اس کتاب میں علم سمرنیم کے
بیدہ چیدہ اصولوں کو عام فہم عبارت میں قلمبند کیا گیا ہے اور اس دویا
جو ابتداء از فریش سے یوگی اور ہاتھوں کے سینہ بسینہ موجود از زمانہ تک
مغنی ہے اور عوام کے فائدے کیلئے اردو زبان کا جامہ پہنایا ہے۔

قیصر ہند ایشی لودیانہ

خزانہ کرامات سے باغیچہ ہند کی غنیمت ہے اور ملاوہ کتب
جو دواغنی اور قسم کی کتابیں دیکھیں ان کتابوں کی فراہمی پر
کمیشن دیکھیں یا اگر ضرورت ہو تو ان کی فراہمی پر
کی اسٹیم بائیں سے بھی منگوائی جاتی ہیں اور ارسال کی جاتی ہیں غنیمت
آپ کو اگر کسی چیز کی ضرورت ہو تو ایک دفعہ اس کا نسخہ اور قیمت دریافت کریں
پھر خواہ اور کسی جگہ سے فراہم کریں یہ آپ کا افت رہے اور جو صاحب
کوئی چیز ایجاد کریں اور خود فروخت کا انتظام نہ کر سکیں وہ بھی اطلاع دیں
ہم دیتے بہت صاف کھو۔ ہر فراہمی کی فیمل نقد قیمت آنے پر یا بذریعہ
دی پی ہوگی جو صاحب مال منگوا کر بلا وجہ واپس کریں گے وہ ہر طرح کے
تکلیف کے خود ذمہ دار ہوں گے۔ محصول وغیرہ ہر حالت میں ذمہ
زیر رہے گا۔ جواب طلب امور کے واسطے جوابی کارڈ لکھو۔ خط و
کتابت بہت ذیل پر ہونی چاہئے۔ فہرست مفت ملے گا۔

مینجہ قیصر ہند ایشی لودیانہ

پنجاب

قیمت خوراک تین ہفتہ ایک روپیہ بارہ آنہ (چھ)

روح بنیاشستی

قیمت خوراک تین ہفتہ ایک روپیہ بارہ آنہ (چھ)

یہ دوائی لالہ بھگت رام ایڈیٹر رسالہ رہنما نے پورے دس سال کے تجربہ کے بعد تیار کی ہے

اعلیٰ درجہ کی ٹانگ اور مفرج دوائی ہے اور داشت بڑا نہیں نہایت کثیر ہے۔ چھ سات روز کے استعمال سے تپن کی بھولی ہوئی باتیں بھی یاد آجاتی ہیں۔ بوجھ پیدا کرنے میں اس کے برابر آجنگ کوئی فیض بخش ثابت نہیں کی۔ اپنی غلط کاریوں کے سبب نامرد ہو یا دیگر عارفہ سے سست و تاخیر ہو گیا ہو تین ہفتہ کے استعمال سے تمام نقص رفع ہو جائیگا اور تباہ لا انتہا پیدا ہوگی تمام جسم کا وزن کر کے روح بنیاشستی کا استعمال کر کے یوم کے اندر اندر تمہارے جسم میں پوند خون بڑھ جائیگا۔ جسم کا رنگ ن کی طرح دیکھنے لگے گا۔ جسم کی چھایاں اور برص و بھق کے ن دور ہو جائیں گے۔ نیز نہر جنابہ و گنٹھ کے دور کر کے لئے یہ تیر ہفتہ کی ہے۔ قیمت تین ہفتہ کی ششی کی صرف ایک روپیہ بارہ آنہ (چھ) محصول اک و فیس دی۔ پی و پکننگ ذمہ خریدار

لے کا پ

مینجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

طب خانگی

یہ دوا درجناب دوا مصنوعات پر باقصور مجبوری تھی ہے اس میں مسنورات کے امراض کی قیمتیں مقرر کی گئی ہیں جو اکثر یونانی و یک طرفہ ہوتے ہیں اور عام فہم عبارت میں بیان نہیں کیا گیا ہے۔ اور اساتذہ علاج ایسی سلیس و درمیانہ عبارت میں بیان کیے گئے ہیں کہ معمولی کچھ کام و صورت میں فائدہ دے سکتا ہے۔ انارڈی ٹیکوں کے علاج کر کے بہتر ہو کر لوگ ہدایات طب کے مطابق خود علاج کریں۔ بیمار دارو کیلئے اس سے بڑی مفید دوا مل سکتی ہے کہ کم سے کم مرض کی علامات و ٹیکہ وہ غلط علاج نہیں ہونے دیتے ہر شخص اس قدر توفیق نہیں رکھتا کہ وہ ڈاکٹروں و دیکھوں کی فیس کا بوجھ اٹھا سکے۔ اس لئے غریب آدمیوں کیلئے یہ بڑے کام کی چیز ہے اور فوری طور پر علاج ہی اس ملک میں جیسا کرنا چاہئے نہیں ہو سکتا اور اگر ہوتا بھی ہے تو معمولی غلطیوں کی بنیادی ہوئی ادویات سے اور اس لئے عموماً بغیر شخص سے اور مرض اور فیس کو دیکھنے کی دوائی دی جاتی ہے وہ بالکل اندھیرے میں تیسرے انارڈی کے مشابہ ہے۔ یہ کتاب گھر میں موجود ہو تو ہر سال بہت سی مسنورات کی باتیں ضائع نہ ہوں اور علاج اور غلطیوں کی ادویات سے عموماً ہوتی ہیں قیمت کو محصول اک صرف ایک روپیہ بارہ آنہ (چھ) ہے۔ مقررہ قیمتیں جدید مجموعہ ضابطہ دیوانی (ادویات) کے تمام ضروری قوانین پر مبنی حال جن سے سب کو کام پڑتا ہے صنمو کوں۔ قیمت مجید محصول اک و فیس دی۔ پی و پکننگ ذمہ خریدار

مینجر قیصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

علاج نونگی

اس کتاب کو مہیا کر پائے رکھنے پھر کسی حکیم ڈاکٹر کی ضرورت رہے گی نہ اشتہاری ادویات میں روپیہ خراب کر نیکی اس میں ہر ایک مرض کا علاج نو نو طرح سے بتلادیا اور ڈاکٹری ہر مریض کو دیکھ کر کشتہ جات سے بڑی ہوتی سے پانی سے خانگی چیزوں سے عطائی تو لگے جس طرح کا پسند ہو یا موقع پر میسر ہو کر کے اپنی اور پیارے دوست احباب کی بیماریوں کا علاج کرو پانچ سو کے قریب نہایت مجرب سہل اور سستے نسخے ایک ہی نسخہ غلط نہ ہو قیمت جلد موہ حصول دس آنہ ہے۔

انگلش ٹیپر

استاد کے انگریزی سکھانی والی سب سے عمدہ کتاب ہے نئی چھپی ہے اس میں لفظوں کے نئی کیساتھ تلفظ بھی بتلایا ہے ہر جگہ کے نئے ہزاروں الفاظ ہر موقع کے متعلق گفتگو کے سے اور ہر قسم کے ہزاروں محاورے ایسے آسان طریقے سے سمجھائے ہیں کہ چند روز میں یاد پائیں لفظوں کی گردان گرامر کے قاعدے چھٹی کھینے کے طریقے سب کچھ اس میں ہو اس کی ہر جگہ پھر کسی اور کتاب کی ضرورت نہ رہی مگر دیکھئے دوسری کتابوں سے مقابلہ کیجئے طلباء کے فکر اور عام لوگوں کیواسطے از حد مفید ہے قیمت جلد موہ حصول ایک روپیہ تین ہے۔ اردو اور ناگری ہر دو زبان میں چھپی ہے۔ جو ضرورت ہو منگاؤ۔

منہج قیصر ہند ایجنسی لوویانہ پنجاب

منہج قیصر ہند ایجنسی لوویانہ پنجاب

درباری کوک شاستر

یہ کتاب تصور قسری و فوجیہ حساب بطور بشری ہو چکی ہے اس کتاب کو کوئی شخص بغیر اجازت مصنف چھاپ دینے سے منع ہے اس میں پختہ ہستی و شکستی پختہ عورتوں کی قسبیل و رگی شناخت کر نیکی تصویریں عورتوں کی جوانی کا آثار و بوج کا بیان و شہد آسنوں کا بیان مل کا بیان پہلے پہلے سے ۹ پینٹنگ۔ جوڑے بچوں کا پیدائش اور مردوں عورتوں کے مخصوص امراض کی تشخیص علاج۔ ہندوستان کی عورتوں کی خوبصورتی کا مقابلہ ان عورتوں کا بیان جن کو حمل نہیں ٹھہرتا، شک و سوزاک کا بیان۔ عورتوں کے حسن لباس اور سنگار اور ناز و احاد کا بیان ہندوستان کی عورتوں کا لباس۔ دلچسپ و رکارآمد معلومات بتا دیرمیں مل جب لڑکا لڑکی پیدا کرنا۔ حمل میں لڑکا لڑکی کی شناخت اور بہت سی ضروری پر لطف خفیہ باتیں جو یہاں کبھی مناسب نہیں۔ بیماری کتاب درباری کوک شاستر میں درج ہیں اور اس کتاب میں ۹۹ صفو نہایت عمدہ اور دلکش تصویریں کے ہیں کہ جگہ و جگہ عقل حیران ہو جائے۔ اس کتاب کا ہر ایک فقرہ اور تصویر آپ کے مطلب کے موافق ہے صرف ایک بار کے ملاحظہ سے آپ اور ہر شخص کے لئے شیا ہو جاوے گی اور دو چار دس بار نہیں بلکہ ہفتہ وار اسکے مطالعہ سے وہ لطف حاصل ہوگا کہ شاید کسی اور کتاب سے نصیب نہوا ہو اس بات کو خوب یاد رکھو اور اچھی طرح ذہن نشین کر لو کہ اس کے مقابلہ میں دوسرے کوک شاستر ایک پیسہ کو بھی نیچے میں قیمت ایک روپیہ گیارہ آنہ حصول ڈاک ۳۲ کل ایک روپیہ چودہ آنے میں طرفہ یہ کہ جلد عمدہ اور خوبصورت بندھی ہوئی ہے تمام کپڑے کی جلدی (فوت) کم قیمت کے خواہشمند وی۔ پی کی انتظار نہ کریں اور معاف فرما دیں۔

منہج قیصر ہند ایجنسی لوویانہ پنجاب

منہج قیصر ہند ایجنسی لوویانہ پنجاب

مترجم

سرپٹ کے چرن نمک سلیمانی

بیمہ کی تندرستی کا ٹیکہ

یہ دگر ممکن ہے اجنا بھالی تمام بیماریوں کی جڑ معدہ کا فساد ہی اور اس حالت میں کہ معدہ اپنی
 حالت میں رہے اور اس میں کسی قسم کا نقص پیدا ہونے نہ دیا جائے بیمار ہونا ہی ناممکن
 اور معدہ اسی حالت میں درست رہ سکتا ہے کہ آپ روزانہ سرپٹ کے چرن چورن کا استعمال
 کیا یہ چورن تمام امراض جو معدہ کی خرابی سے پیدا ہوتے ہیں جی دھن سے اور ان کے
 کیلئے اکیر اعظم ہو۔ بھوک کی کمی بھوک کا نہ لگنا قبض، لالچ کھنے ڈکار آنا، پھپھی
 دور دگر۔ درد دانت یا دوا دھ وغیرہ کیلئے تیر بہدت علاج ہے بار بار کھنے ڈکاروں
 اور دیگر امراض معدہ کیلئے اکیر ہے معدہ کی تمام خرابیاں دور ہو کر کاٹنی اور
 قی دور ہوتی ہے بدن میں چتی آتی ہے بھوک بڑھتی ہے اور غذا ہضم ہو کر خون
 بننے لگتا ہے اور کامل ایک ماہ کے استعمال سے بدن کا وزن بھی بڑھ جاتا ہے
 احتیاط کے ساتھ استعمال کیا جائے تو معمول سے زیادہ صاف اور نیا خون پیدا
 استعمال سے پہلے جسم کا وزن کر لو۔ آجکل نوجوان اکثر کمزوری کی حالت میں مٹری
 کا استعمال کرتے ہیں جس سے بجائے فائدہ کے نقصان ہوتا ہے کیونکہ جب تک
 یہ طور پر کام نہ کر لیا اور غذا ابھی طرح ہضم نہ ہوگی تو کس طرح قوت پیدا ہو سکتی ہے۔
 مان ہند اگر آپ اپنی پوشیدہ کمزوری کو بخیر علاج کرنا چاہتے ہو تو ضرور امتحان کریں
 دیکھیں ہمیشہ منگایا کر دئے قیمت ایک کس جو ایک ماہ کو کافی ہے سو معمول صرف
 ۱۲ روپے جلدی کرو۔

منہج قریصر ہند ایجنسی لودیانہ (پنجاب)

مترجم۔ جو صاحب کوئی کتاب تصنیف کریں اور خود چھپوائیں تو منہج قریصر ہند ایجنسی لودیانہ ان کو

اصلی کشمیری کوک شاستر بالتقویرنگین

جس میں نہایت مفید مطلب اور دلچسپ ۴۰۰ رنگین تصویروں میں بنی ہوئی ہیں۔
 ناظرین خوب یاد رکھیں کہ ہماری کتاب ایک سال میں چار دفعہ تیاروں کی تعداد میں
 چکی جو اس کتاب کی غلطی اسی میں ظاہر ہے کہ جہاں ایک خدیجہ کتاب چلتی ہے وہاں سے
 دوبارہ بار بار چھپو آٹھ آٹھ کتابوں کی یکشت فرمائیں آتی ہیں۔
 خبردار اس۔ اصلی کشمیری کوک شاستر سوائے ہمارے اور کسی سے نہیں مل سکتا جتنی کہ
 کام میں۔ دیکھو کہ کیا نہیں سوچ کر لگوا لیں۔
 اس میں پسنی، چترائی، پسنی، چاروں عورتوں کی قیس، ان کا حلیہ و خاک
 نیک و بد عورت کی پہچان، عورت مرد کا مناسب جوڑا، قربت کرنے کے صحیح قواعد اور
 وقت، بہ آسنوں کا صحیح بیان اور اصلی راز عورت کو مسلط فرمانبرداری اور عکس پر خوبصورت
 جوان بنانے رکنا، خود کا سیاب ہو نیلے راز اپنی جسمانی مشین کو ہر کیل و کشت سے
 ٹھیک رکھنا، پرانیوٹ مشورے، جل میں لڑکا، لڑکی کی شناخت حسب مرضی اولاد
 زینہ پیدا کرنا، بالآخر عورتوں کا نہایت زور و اثر اور مجرب علاج عورتوں کے
 متعلق اور بہت سی پوشیدہ واقفیت جو بیاں کھنے کی گنجائش نہیں ہمارے اصلی
 کوک شاستر میں درج ہیں۔ قیمت صرف ایک روپیہ آٹھ آنہ محصول ڈاک موان۔
 انعام۔ کشمیری کوک شاستر کے خریدار کو رسالہ تصویر نقد برصفت دیے۔

منہج قریصر ہند

منہج قریصر ہند ایجنسی لودیانہ پنجاب

